مقبول
اسرار خطابت
مرتب: حضرت مولانا صاحبزادہ مقبول احمد سرور
۸
شبیر برادرز
مقبول اسرار خطابت
8
مرتب
حضرت مولانا صاحبزادہ مقبول احمد سرور
شبیر
برادرز

واعظین کے لیے بے مثال تحفہ

# اسرارِ خطابت

ہشتم

مرتب:

حضرت مولانا صاحبزادہ مقبول احمد سرور

شبیر برادرز

40 اُردو بازار لاہور فون 7246006

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ



نام کتاب ..... مقبول اسرار خطابت (ہشتم)
مصنف ..... مولانا پیر محمد مقبول احمد سرور
صفحات ..... ٣٦٨
اشاعت ..... فروری ٢٠٠٦ء
کمپوزنگ ..... ورڈز میکر
مطبع ..... اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر ..... ملک شبیر حسین
قیمت ..... 150 روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** اُردو بازار لاہور
☆ **مکتبہ اشرفیہ** مریدکے
☆ **احمد بک کارپوریشن** کمیٹی چوک راولپنڈی
☆ **مکتبہ ضیائیہ** بوہڑ بازار راولپنڈی
☆ **کتبخانہ حاجی مشتاق احمد** اندرون بوہڑ گیٹ ملتان



# انتساب

اسرار خطابت جلد ہشتم کو بندۂ ناچیز اپنے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے جملہ مشائخ کرام خصوصاً امام ربانی حضور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں ہدیۂ پیش کر کے تبرک حاصل کرتا ہے اور اس کے بعد اپنے عظیم برادران جناب محمود احمد مفتی و مسعود اختر عزیزی و جاہت رسول صاحبان کے اسماء گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور ان کے علم و عمل میں برکت کا دعا گو ہوں اس کے ساتھ ساتھ اللہ کریم کے بے پایاں الطاف و اکرم کا شکر گزار ہوں جس نے فقیر کے والد گرامی کے فیض کو آئندہ نسلوں میں بھی باقی رکھا اور حضرت امام خطابت علیہ الرحمت کے تمام صاحبزادگان اور پھر حضرت کے پوتوں میں بھی دینی حمیت و مذہبی غیرت اسی طرح جاگزیں ہے جس طرح حضرت امام خطابت کے وجود مسعود میں تھی اور آپ کی یہی خواہش بھی تھی آپ کے وجود باجود میں جو جو گوہر پنہاں وہ اجتماعی تھے اور انفرادی طور پر علیحدہ علیحدہ آپ کے صاحبزادگان میں موجود ہیں۔

جناب محمود احمد مفتی صاحب حضرت کے جوہر خطابت و سیاست کے

امین ہیں۔

جناب مسعود اختر صاحب حضرت کے طرز تحریر اور شاعری کے مظہر ہیں۔

جناب وجاہت رسول صاحب حضرت کے زہد و اتقاء اور دنیاوی امور کے صحیح جانشین ہیں اور فقیران سب کا خادم ہے۔

حقیقی خوشی و فرحت و سرور حاصل ہوتا ہے کہ میرے حضرت کی تربیت کا اثر انشاء اللہ آئندہ نسلوں میں بھی باقی رہے گا اور اللہ کریم اپنے حبیب پاک علیہ السلام کے طفیل اسے باقی رکھے۔

آمین ثم آمین

دعا گو

**محمد مقبول احمد سرور**

خادم آستانہ عالیہ امام خطابت علیہ الرحمۃ

فیصل آباد



# گزارش احوال واقعی

گرامی قدر قارئین

بحمدہ تعالیٰ جل جلالہٗ وَبِعَونِ رَسُوْلِہِ الْاَعْلیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسرار خطابت کی آٹھویں جلد آپ کے سامنے ہے۔ جس میں مختلف موضوعات پر بارہ تقاریر کو قلمبند کیا گیا ہے ان تمام جلدوں میں جتنے محاسن ہیں وہ میرے خالق کریم جل جلالہ کے لطف وعنایات کے سبب ہیں اور اس میں اگر کچھ خامیاں ہیں تو اس عاجز گناہگار ناچیز کی نالائقی کے سبب

میں ایک تہی دامن انسان ہونے کے ناطے اپنی تمام تر کمزوریوں خامیوں کا اقرار کرتا ہوں اور اللہ کریم سے معافی کا طلبگار رہتے ہوئے اپنے آقا ومولا امام الانبیاء سرور کائنات علیہ السلام کی بارگاہ سے اپنی شفاعت اور اپنے والدین عزیز و اقارب تمام متعلقین پر رحمت کا ملتجی ہوں۔

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ جس ذوق سے گزشتہ سات جلدوں پر مجھے داد تحسین سے نوازتے رہے اور اغلاط سے آگاہ فرماتے رہے اس مرتبہ بھی کرم گستری فرما کر ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کا ازالہ ہو سکے۔

مولا تعالیٰ اس کارِ خیر کے فاعل اور اس کے جملہ معاونین خصوصاً برادرم ملک شبیر احمد صاحب مالک شبیر برادرز لاہور اور حضرت قبلہ پیر سید حمایت الرسول قادری کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

عاجز

**محمد مقبول احمد سرور** (فیصل آباد)

# فہرست مضامین جلد ہشتم

# ابتلاءِ مومنین

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

## یوم عاشورا اور جمعہ کا دن

صاحب صدر گرامی قدر ومحترم حاضرین محفل ذکر شہادت آج کا دن خاص دن ہے شہداء کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت کا دسویں محرم جمعہ کا دن حضرت حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو یوں بیان فرمایا کہ

جمعہ کا دن تھا کتابیں زیست کی طے کر کے آج
کھیلتے ہیں جان پر شہزاد گان اہل بیت
حوریں کرتی ہیں عروسان شہادت کا سنگھار
خوبرو دولہا بنا ہے ہر جوان اہل بیت

دولت دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دکان اہل بیت

## تقاضہ فطرت

حضرات گرامی.....فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ

| | |
|---|---|
| ہر مشکل کے بعد | آسانی ضروری |
| ہر تنگی کے پیچھے | فراوانی لازمی |
| ہر امتحان کے بعد | نتیجہ لابدی |

لیکن

| | |
|---|---|
| مشکل پہلے | آسانی بعد میں |
| تنگی پہلے | فراوانی بعد میں |
| امتحان پہلے | نتیجہ بعد میں |

لیکن تلاوت کردہ آیت کریمہ میں

| | |
|---|---|
| ایمان پہلے | آزمائش بعد میں |

تاکہ پتہ چل جائے کہ صرف زبانی ایمان ہی کافی نہیں بلکہ اس کا اظہار کرتے ہوئے اگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

اگر تنگی سے گزرنا پڑے
اگر ابتلاو آزمائش میں مبتلا ہونا پڑے
تو ایمان کا ثبوت دینے کیلئے یہ سب کچھ کرنا ہوگا

جے کر یار دے نام دا ملے طعنہ جھولی پالیے تھلے سٹیے ناں
جے کر یار دے نام دی ملے سولی چوبنھا لے لیے پچھے ہٹیے ناں

اور کسی عاشق نے کہا کہ

جدوں عشق حقیقی لگ جاوے فر توڑ نبھہناں پیندا اے
ہر شی نوں چھڈ کے تے یارو سجناں ول اوناں پیندا اے



## آزمائش ضرور ہوگی

اسی فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝

(پ ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۲)

الف لام میم کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہیں ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔

پتہ چلا

| | |
|---|---|
| اگر ایمان لائے ہو تو | آزمائش ضرور ہوگی |

اور جتنی کڑی آزمائش سے گزرتے چلے جاؤ گے ایمان پختہ ہوتا چلا جا[ئے گا] اور جتنا ایمان پختہ ہوتا چلا جائے گا اتنے درجات بلند ہوتے چلے جائیں گے

## اینٹ کی مثال

حضرات محترم! [غور] کیجئے میں ایک مثال عرض کرتا ہوں آپ نے [دیکھے ہوں] گے بڑے بڑے خوبصورت مکانات اور بڑی بڑی اعلیٰ کوٹھیاں کبھی آپ نے سوچا کہ یہ جو عمارت آپ کے سامنے خوبصورتی کا مرقع بنے ہوئے موجود ہے کیسے [بنی؟ بنیاد سے] لے کر چھت تک اس میں ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر عمارت تعمیر نہیں ہوسکتی اور اگر اس کے بغیر تعمیر ہوگی تو آندھی اور طوفان کی نذر ہوتی ہوئی گر جائے گی۔

وہ بنیادی چیز ہے اینٹ

ہزاروں اینٹوں کو خوبصورتی سے چن چن کر عمارت بنائی گئی

آیئے اب اسی اینٹ سے سوال کریں کہ اے بی بی اینٹ کیا تو اسی حالت میں اس عمارت میں چن لی گئی تھی یا کہ اس خوبصورت عمارت میں لگنے کیلئے تجھے کچھ کرنا بھی پڑا؟

## صبر کا پھل

تو اینٹ نے جواب دیا کہ

میں اس قابل کہاں تھی کہ اس عمارت کی بنیاد سے چھت تک خوبصورتی کا اہم جز بن سکوں؟

میں تو ایک کچی مٹی تھی

ایک خاص قسم کی مٹی

ایک ایک ذرہ ناچیز جب مل کر...... متحد ہو کر سامنے آیا تو وہ مٹی تھی

پہلے مجھ جمی ہوئی مٹی کو توڑا گیا

اچھی طرح درمٹ سے کوٹا گیا

پھر مجھ میں پانی ڈالا گیا

پھر خوب پیروں سے روندا گیا

پھر کئی دن تک مجھے پانی میں تنہا ہی چھوڑ دیا گیا

اس کے بعد جب دوبارہ میں نے وجود پکڑا تو مجھے سانچے میں ڈال دیا گیا۔

میں کئی دن اس سانچے میں ڈلی ہوئی دیکھتی رہی اب مجھے اس سے رہائی کب ملتی ہے۔ کافی دنوں کے بعد جب میں اس قید سے رہا کی گئی تو میرا وجود بن چکا تھا مگر ابھی کچا تھا پھر مجھے آگ کے بھٹہ میں ڈال دیا گیا۔

میں جلتی رہی حتی کہ میرا وجود آگ نے جلا جلا کر پکا اور مضبوط کر دیا تو میری یہ صورت بنی جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| اتنی اذیتیں | برداشت کیں | مگر صبر کیا |
| کبھی ٹوٹنے کا عذاب | برداشت کیا | مگر صبر کیا |
| کبھی پانی کا عذاب | برداشت کیا | مگر صبر کیا |
| کبھی پیروں تلے روندے جانے کی | اذیت برداشت کی | مگر صبر کیا |
| کبھی تنہائی کا عذاب | برداشت کیا | مگر صبر کیا |
| کبھی سانچے میں ڈھالے جانے کی | اذیت و تکلیف کو جھیلا | مگر صبر کیا |



| | | |
|---|---|---|
| اور پھر آگ کا عذاب | برداشت کیا | مگر صبر کیا |

یہ تمام اذیتیں...... تکلیفیں...... آزمائشیں مجھ پر گزر گئیں مگر میں نے کسی مرحلے پر بے صبری نہ کی تو میں اس قابل ہوگئی کہ ایک خوبصورت عمارت میں چن دی جاؤں۔

## لباس کی مثال

گرامی قدر سامعین بالکل اسی طرح آپ نے اپنے محبوب کو ایک قیمتی اور خوبصورت لباس میں دیکھا تو سوال پیدا ہوا کہ یہ لباس کیسے بن گیا۔

تو لباس نے جواب دیا کہ میں ایسا نہ تھا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

میری تو حیثیت ایک چھوٹے سے دانے کی تھی۔

مجھے زمین میں چھپا دیا گیا۔

لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل بالکل تنہا کر دیا گیا۔

میں نے بڑی ہمت واستقلال سے یہ دن گزارے تو باری تعالیٰ نے مجھے سر نکالنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور میں نے اپنا سر زمین سے نکالا۔

پھر میں ایک تنا بن گیا۔

مجھ پر پھول لگ گئے سفید رنگ کے پھول

وہ پھول اچھی طرح سوکھ گئے تو انہیں ایک ایک کر کے توڑ دیا گیا۔

پھولوں کے بیج نکال کر ان کو مسل مسل کر پونیاں بنائی گئیں۔

ان پونیوں کو چرخے پر کاتا گیا تو وہ دھاگہ بن گیا۔

اس دھاگے کو مشینوں پر چڑھا کر بنا گیا تو میں کپڑا بن گیا۔

اس کپڑے کو سیا گیا تو میں لباس بن گیا۔

اتنی سختیاں برداشت کرنے کے بعد سینہ محبوب کی زینت بنا ہوں...... کوئی ایسے ہی نہیں۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

## کنگھی کی مثال

حضرات گرامی! پھر آپ نے محبوب کی زلفوں کو ملاحظہ کیا تو ان کی خوبصورت میں ایک کنگھی کی صلاحیت نظر آئی کہ یہ کنگھی جب زلف محبوب کو چھوتی ہے تو زلفیں خوبصورتی کا حسین مرقع بن جاتی ہیں۔

اب اس کنگھی سے پوچھئے کہ یہ زلف محبوب تک کیسے پہنچ گئی؟

تو یہ کنگھی بی بی جواب دیتی ہے کہ:

میں نے بھی محبوب کے لباس جیسی بلکہ اس سے بڑھ کر اذیت برداشت کی ہے......

کہ میں ایک تن آور درخت تھی۔

مجھے کاٹ دیا گیا

ٹکڑے ٹکڑے کرنے کیلئے آرے سے چیر دیا گیا

پھر مجھ پر رندا پھیرا گیا اچھی طرح میری کھال اتاری گئی۔

پھر مشینوں سے میرے دندے بنائے گئے

اتنی تکالیف برداشت کرتی چلی گئی تو نتیجہ یہ نکلا کہ آج محبوب کی زلفوں کی زینت مجھ سے ہے۔

جد تک عاجز کنگھی وانگوں آرے ہیٹھ نہ آوے
یار سجن دیاں زلفاں تائیں کیوں کر انگ لگاوے

## تمہیں آزمائشوں سے گزرنا ہوگا

ارشاد فرمایا اے ایمان لانے والو

یہ مت سمجھنا کہ اب ایمان لانے کے بعد

اقرار توحید و رسالت کر لینے کے بعد

تمہیں آزمایا نہ جائے گا

نہیں نہیں بلکہ تمہیں کڑی آزمائشوں سے گزرنا ہوگا۔



| | |
|---|---|
| ایمان والو | تمہارے ایمان کو پرکھا جائے گا |
| عشق والو | تمہارے عشق کو تولا جائے گا |
| محبت کا دعویٰ کرنے والو | تمہاری محبت کو ناپا جائے گا |

## پہلے لوگ بھی آزمائشوں سے گزرے

اور صرف یہ تمہیں ہی نہیں آزمایا جا رہا بلکہ ارشاد فرمایا

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (پ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۳)

اور بے شک ہم نے آزمایا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گزرے

ان پہلے گزرنے والے لوگوں کو بھی آزمایا

| | |
|---|---|
| کسی کو ساڑھے تین صدیاں رُلا کر | آزمایا |
| کسی پر پاؤں سے سر تک پتھر مروا کر | آزمایا |
| کسی کو نار نمرود میں ڈلوا کر | آزمایا |
| کسی کے گلے پر چھری رکھوا کر | آزمایا |
| کسی کے گلے پر چھری رکھوا کر | آزمایا |
| کسی کو آرے سے چروا کر | آزمایا |
| کسی کو اس سے بیٹا چھڑوا کر | آزمایا |
| کسی کو دشمن کے گھر لے جا کر | آزمایا |
| کسی کو وطن چھڑوا کر | آزمایا |
| کسی کو اولاد کی قربانی سے | آزمایا |
| کسی کو مال کی قربانی سے | آزمایا |
| کسی کو جان کی قربانی سے | آزمایا |

فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ان سے پہلوں کو آزمایا

تو یہ بھی آزمائے جائیں گے

## کیوں آزمایا جائے گا

یا اللہ پہلے لوگوں کو کیوں آزمایا؟

ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ○ (پ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت نمبر۳)

اور بے شک ہم نے آزمایا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گزرے پس اللہ تعالیٰ ضرور دیکھے گا انہیں جو (دعوے ایمان میں) سچے تھے اور ضرور دیکھے گا ان کو جو (ایمان کے دعویٰ میں) جھوٹے ہیں

تاکہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے
حق اور باطل میں فرق ہو جائے

## یہ ایک کسوٹی ہے

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ تو جانتا تھا کہ جھوٹا کون ہے اور سچا کون؟ حق پہ کون ہے اور باطل پرست کون؟ تو پھر آزمایا کیوں؟

اسی لئے کہ دنیا والوں کو معلوم ہو جائے
یہ بھی دیکھ لیں

کہ اپنے ایمان کے تحفظ کی خاطر قربانیاں دینے والے لوگ بھی دنیا میں ہوا کرتے ہیں جو کٹ مرنا تو گوارا کرتے ہیں مگر ایمان فروشی نہیں کرتے۔

یہ آزمائشیں ایک کسوٹی ہے
یہ ابتلا ایک معیار ہے
یہ مصائب ایک بھٹی ہے

سونا جب آگ کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے تو کھوٹے کھرے کی پہچان ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تو جانتا ہی ہے



لوگوں کو پتہ چلے

شیطان جھوٹا ہے آدم علیہ السلام سچے ہیں
نمرود جھوٹا ہے خلیل علیہ السلام سچے ہیں
فرعون جھوٹا ہے موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں
ابوجہل جھوٹا ہے میرے حبیب علیہ السلام سچے ہیں
یزید جھوٹا ہے امام حسین علیہ السلام سچے ہیں

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

کربلا کے تپتے ہوئے ریگزار میں امام حسین اسی لئے آئے کہ دنیا والوں کو معلوم ہو جائے۔

میرا تعلق شیطان سے نہیں بلکہ آدم علیہ السلام سے ہے
میرا تعلق نمرود سے نہیں بلکہ خلیل علیہ السلام سے ہے
میرا تعلق فرعون سے نہیں بلکہ موسیٰ علیہ السلام سے ہے
میرا تعلق ابوجہل سے نہیں بلکہ حبیب علیہ السلام سے ہے
میرا تعلق یزید سے نہیں بلکہ اپنے نانا جان سے ہے

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

## رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

میرے امام کربلا کی کسوٹی میں داخل ہوئے تو آواز آئی۔
حسین دیکھنا فسق و فجور عروج پر ہے
فرمایا میں آج بتا دوں گا کہ میرے نانا کا نور عروج پر ہے
آواز آئی یزیدیت پر نکتہ کمال ہے

فرمایا — ذرا ادھر دیکھو یہ بھی فاطمہ کا لال ہے

آواز آئی — ظلم یزید برلب بام ہے

فرمایا — حسین بھی صبر کا امام ہے

آواز آئی — ادھر فوجیں ہیں......اسلحہ ہے......لشکر ہے

فرمایا — ادھر عباس ہیں......اصغر ہے......اکبر ہے

ایک طرف مصائب کا طوفان ہے — ایک طرف وہ ہے جس کا باپ کل ایمان ہے

ایک طرف یزید کی فوجیں ہیں — ایک طرف صبر و رضا کی موجیں ہیں

ایک طرف بے ایمانی کا گند ہے — دوسری طرف کل ایمان کا فرزند ہے

ایک طرف ظلمات کا اندھیرا ہے — دوسری طرف انوار کا سویرا ہے

ایک طرف جابر کی قصیدہ خوانی ہے — دوسری طرف تلاوت قرآن کی روانی ہے

ایک طرف رعونت طاری ہے — دوسری طرف حدیثوں پر عمل جاری ہے

ایک طرف جبر کا جوبن ہے — دوسری طرف عون ومحمد کا بچپن ہے

ایک طرف یزید کا اقتدار ہے — دوسری طرف غازی علمدار ہے

لیکن ہوا کیا؟......ہوا یہ کہ

نہ یزید کا وہ ستم رہا نہ زیاد کی وہ رہی جفا
جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

عباس کی وفا کا صلہ یہ ہے کہ جفا والے نیست و نابود ہو گئے
وفا والے آج بھی موجود ہیں اور تاقیامت موجود رہیں گے

## حسین! ہم تمہیں بھی آزمائیں گے

فرمایا حسین ہم تمہیں بھی آزمائیں گے۔

عرض کیا مولا ضرور آزما

حسین حاضر ہے



میرا جوان اکبر حاضر ہے

میرا معصوم اصغر حاضر ہے

ساری آل نبی اور اولاد علی حاضر ہے

کیونکہ میں دعوئ ایمان میں سچا ہوں اور اپنے عشق میں پکا......اور

معرکہ وجود میں بدرو حنین بھی ہے عشق
صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق
اگر تیرے حبیب کے کندھے پر حسین چڑھا تھا
تو نیزے کی نوک پر بھی حسین ہی چڑھے گا

میرے مولا تو مجھے آزما اور میں
اپنے بیٹوں......بھتیجوں......بھانجوں......بھائیوں......بہنوں......دوستوں
سمیت تیری اس آزمائش کو قبول کرتا ہوں۔

## حضرت عباس امام حسین کے قدموں میں۔

گرامی حضرات! میرے امام عرش مقام علیہ السلام صبر و رضا کا پیکر بن کر اپنے خیمہ میں میدان کی طرف جانے کی تیاری میں مصروف تھے کہ اچانک کسی نے قدموں کو چھولیا۔

جھک کر ملاحظہ فرمایا تو غازی عباس علمدار تھے۔

اٹھا کر سینے سے چمٹایا اور فرمایا

میرے بھائی عباس......تیرا مقام یہ ہے کہ تو سینے سے لگے......تو میرا بھائی ہے
اس لئے آج میرے قدموں کو ساتھ نہ لگا۔

عرض کیا...... بھائی تو میں اس وقت اپنے آپ کو نہ سمجھتا تھا جب مدینہ منورہ میں تھا
تو آج کیوں سمجھوں گا؟

اے میرے امام......میری والدہ نے مجھے آخری لحہ زیست میں وصیت کی تھی کہ

کبھی بھی اپنے آپ کو حسین کا بھائی نہ سمجھا بلکہ اسے اپنا آقا اور امام سمجھا اس لئے کہ وہ علی کا لختِ جگر ہونے کے ساتھ ساتھ فاطمۃ الزاہرا کا نورِ نظر بھی ہے۔

نانا نبی بابا علی اماں ہے فاطمہ
ہور اس تو ودھ کے کہیہ اے بڑائی حسین دی

فرمایا عباس! کیسے آئے ہو؟

عرض کیا تین دن سے بچے پیاسے ہیں بالخصوص میری پیاری سکینہ جو میرے آقا کی صاحبزادی ہے العطش' العطش پکار رہی ہے مجھ سے یہ منظر دیکھا نہیں جاتا مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان کیلئے پانی لے آؤں فرمایا عباس! بچوں کو پیاس سے تڑپنے دو کیونکہ میں نے اللہ کی آزمائش کو قبول کیا ہے اور میرا مقصد وحید صرف حصول رضائے الٰہی ہے۔

عرض کیا! میں پانی مانگنے نہیں بلکہ لینے جا رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کون ہے جگر گوشہ حیدر کو روکنے والا کسی یزیدی کی ہمت ہے کہ وہ مجھے پانی نہ لانے دے۔

فرمایا...... عباس تو میرا علمبردار بھی ہے اور اگر تو شہید ہو گیا تو علم حسین گر جائے گا؟

عرض کیا آقا! یہ علم تو تا قیامت نہیں گر سکتا

وہ علم جو ابو جہل نہ گرا سکا یزیدی اسے کیا گرائیں گے؟

آقا حسین نے اجازت دی تو مشکیزہ اٹھایا اور سکینہ کے پاس گئے

بچی فکر نہ کر! عباس جا رہا ہے تیرے لئے پانی لینے

## عباس میدان کربلا میں

عباس میدان کی طرف چلے سب بچے ایک خیمہ میں جمع ہو کر بیٹھ گئے کہ اب تو پانی ضرور آئے گا...... اصغر جھولے میں پیاسے ہیں۔

تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں
پیاس کی شدت سے تڑپے بے زبان اہل بیت



مشکیزہ اور علم ہاتھوں میں لئے پسر شیر خدا میدان میں فرات کی طرف چلا جا رہا ہے اور یہ فرما رہا ہے یزیدیو! میں آ رہا ہوں پانی لینے کیلئے

ہمت ہے کسی میں تو کوئی روک کے دیکھے
طاقت ہے کسی میں تو کوئی ٹوک کے دیکھے

## سکینہ پیاسی ہے

اسپ تازی دوڑاتے ہوئے نہر فرات کے کنارے پر پہنچ گئے پانی کا چلو بھر کر منہ سے لگایا تو فوراً یاد آیا

میری سکینہ بیٹی پیاسی ہے اور میرا انتظار کر رہی ہے۔

## گھوڑے کو خطاب

اپنے گھوڑے کی لگام کو ڈھیلا کر کے کہا

شاہ فرمایا گھوڑے اپنے کوں گھوڑا ڈاہڈی ظالم دھپ اے
نام خدا دامن دی اوہ گھوڑا تے پی لے پانی دا گھٹ اے

## گھوڑے کا جواب

گھوڑے پانی نوں منہ نہیں لایا شاہ لائی ڈاہڈی مت اے
حسین دے بال ہوون بھکڑے پسڑے مینکوں پانی دسدارت اے

گھوڑے نے عرض کیا اے غازی! ہوا کیا میں جانور ہوں مگر باوفا ہوں ...... اگر آل حسین پیاسی ہے تو میں پانی کیسے پی لوں؟

## مشکیزہ پر تیروں کی بارش

ادھر سب بچے خیمہ سے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت عباس نے مشکیزہ بھر لیا اور واپس چلے اور بچے خوشی سے اچھلنے لگے کہ وہ چچا عباس پانی لا رہے ہیں...... ایک ہاتھ میں مشکیز و علم ہے دوسری ہاتھ میں گھوڑے کی لگام

کسی یزیدی نے کہا

اے فوج یزید! شرم آنی چاہیئے کہ ہزاروں کی فوج کے درمیان سے اکیلا عباس پانی لئے جارہا ہے تیروں کی بارش کردو

فوج اشقیاء نے تیر برسانے شروع کردیئے جو مشکیزے کو چھلنی چھلنی کرگئے

ایک تیر جو بازو پر لگا تو بازو قلم ہوگیا

حیدر کرار کے شہزادے نے مشکیزہ، علم اور لگام ایک ہی ہاتھ میں تھام لئے

ایک اور تیر آیا تو دوسرا بازو کٹ گیا

سارا جسم مبارک تیروں سے لد گیا

سینہ زخموں سے چور چور ہوگیا

سیدہ سکینہ دیکھ رہی ہیں اور رو رو کر کہتی ہیں

چچا جان! واپس آجایئے ہم نے بہت پانی پی لیا ہے

اک اکلا شیر علی دا دشمن سجے کھبے

سینکڑوں تیر بدن وچ جا کے حضرت عباس نوں وجے

بچی سکینہ ویکھ کے مڑ مڑ چاچے عباس نوں سدے

آجا چاچا آجا چاچا اسیں پانی پی پی رجے

## حضرت عباس کی شہادت

بالآخر اتنے زخمی ہوگئے کہ گھوڑے سے نیچے گر گئے اور پکارا اے آقا حسین آؤ اور عباس کو سنبھالو

امام حسین علیہ السلام میدان میں پہنچے تو دیکھا

یزیدی فوج کے گھوڑوں نے حضرت عباس کو روند ڈالا اور لاش پاک کو پامال کردیا۔

حضرت غازی عباس علمبردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ



سکینہ کیلئے پانی لانے والا چل بسا

حسین کا علم اٹھانے والا حیدر کرار کے پاس پہنچ گیا

## سیدہ زینب لاشۂ عباس پر

حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ "میں سوچا کرتی تھی جس بہن کے اٹھارہ بھائی ہوں اور ان میں عباس جیسا شجاع بھی موجود ہو اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔" مگر آج بھائی عباس بھی الوداع ہوگئے...... بھائی کے پاک لاشہ پر رو رو کر یہ کہنے لگیں

لے اوہ ویر حوالے ربّ دے میلے سی چار دناں دے

اس دن عید مبارک ہوسی جس دن فیر ملاں گے

## امام حسین کا ہمشیرہ کو خطاب

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہمشیرہ یاد کرو ارشاد باری تعالیٰ کو کہ

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہیں ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔

میری بہن!

ہم کوئی عام لوگ تو نہیں ہیں

ہم تو نبی اور علی والے ہیں

ہم تو آیت تطہیر کے وارث ہیں

ہم تو صابروں کے امام ہیں

ہم تو بانیان رضاء خدا ہیں

اس لئے ہم نے اپنے معبود حقیقی کی آزمائش کو قبول کیا ہے اور زبان کو شکوہ سے پاک رکھا ہے۔

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی والے کبھی بھی غم سے گھبرایا نہیں کرتے

حضرات گرامی

کون ہے جو مثال پیش کر سکے ان قربانیوں کی؟

کسی نے کہا

شاہ حسینؑ جے شہید نہ ہندے ہر جاندی عشق دی بازی
ہر فاسق فاجر دے حق وچہ لکھ دیندے فتوے قاضی
شاہ جیہا کوئی صابر نا ہیں تے نہیں عباس جیہا کوئی غازی
شاہ حسینؑ نے سب کچھ دے کر جت لئی اسلام دی بازی

## وفا کسے کہتے ہیں

حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہ قیامت تک کی امتِ مصطفویہ کو بتا گئے کہ وفا کسے کہتے ہیں؟

اور امتحان میں پورا کیسے اترا جاتا ہے؟

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ



# اہلِ علم و ذکر

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ لِاَهْلِهَا

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## تین تمہیدی باتیں

گرامی قدر حضرات سامعین آج کے خطبہ جمعہ میں علماء عاملین کا ذکر خیر کیا جائے گا۔ اس سے قبل کہ میں آیت کریمہ کا ترجمہ کروں یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین فرما لیں کہ بغیر عمل کے علم بے کار ہے اس لئے میں نے علماء عاملین کا لفظ عرض کیا ہے اور اپنے علم پر عمل کرنے والے دراصل درجہ ولایت پر فائز ہوتے ہیں۔

اگر علم نہیں تو انسان خدا تعالیٰ کی شناخت بھی نہیں کر سکتا

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

| | |
|---|---|
| علم کا نام ہے | شریعت |
| عمل کا نام ہے | طریقت |

علم وعمل یعنی شریعت وطریقت ایسے ہی لازم وملزوم ہیں جیسے جسم اور روح کیونکہ جسم بھی بغیر روح کے بیکار ہے مردہ ہے

ایسے ہی علم بغیر عمل اور شریعت بغیر طریقت کے مکمل نہیں

ہماری اس تمہید سے تین باتیں سامنے آئیں

## بے علم صوفی

ایسے لوگ جو شریعت کا علم نہیں رکھتے اور اپنے آپ کو صوفی کہلاتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۲۳ سورۃ الزمر آیت نمبر ۹)

کیا کبھی برابر ہوسکتے ہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسے لوگ ہوں گے

فَاَفْتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (بخاری شریف جلد اول ص ۲۰)

بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے

باہجھ علم جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو

یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ لباس صوفیا زیب تن کرتے ہیں اور علماء کے خلاف ہمہ وقت زہر اگلتے رہتے ہیں اور اپنی جاہلانہ گفتگو کو حق اور سچ ثابت کرنے کیلئے صوفیا کرام کے اقوال پیش کرتے رہتے ہیں

## علموں بس کریں اوہ یار

حضرات محترم! یہ لوگ علماء کرام کو طعن وتشنیع کا نشانہ بناتے ہوان کی تحقیر کیلئے کہا کرتے ہیں کہ جی دیکھیے حضرت بابا بلھے شاہ علیہ الرحمت نے فرمایا

علموں بس کریں اوہ یار
اکو الف تیرے درکار



حالانکہ حضرت بابا بلھے شاہ خود ایک بہت بڑے عالم وعامل تھے اسی لئے تو فرماتے ہیں کہ

عالم فاضل میرے بھائی
اہناں پا پڑھیاں میری جند مکائی

تو معلوم ہوا کہ وہ ایک عالم دین تھے اور چاہتے تھے کہ جو "پاپڑھے" لوگ ہیں کاش پورے عالم عامل ہوں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہی وہ جاہل صوفی ہیں جو بغیر علم کے فتوے دیتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

اور اپنے اس شعر

علموں بس کریں اوہ یار
اکو الف تیر درکار

میں بھی آپ نے اپنے علم باطن کا اظہار کیا ہے کہ جب کوئی دریائے وحدت (الف اللہ) میں غرق ہوجائے تو علم کی انتہا ہوجاتی ہے اور معرفت کی ابتداء

حضرت سلطان العارفین نے اسی کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہرجائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلن تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جس اے بوٹی لائی ہو

آپ کی یہ روباعی بھی علوم معرفت اور توحید کا دریا ہے مگر جاہل صوفیاء اسے بھی بوقت ضرورت ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

## یہ لوگ زاہد وعالم نہیں ہیں

حضرات محترم حضرت سلطان باھو علیہ الرحمۃ نے جاہل مولویوں اور صوفیوں یعنی علماء سوء کے متعلق نے فرمایا:

چھے ویکھن چنگا چوکھا پڑھن کلام سوائی ہو

تو جو اپنے آپ کو عالم بھی سمجھے اور لباس صوفیاء بھی پہنے اور نفس کو پالنے کیلئے در در پر جا کر شکم پوری کرتا پھرے اور جہاں کھانے کو خوب ملے وہاں جم کے بیٹھ جائے اور "پڑھے کلام سوائی ہو" وہ عالم ربانی نہیں ہو سکتا بلکہ وہ علماء سوء میں سے ہے۔ ایسے لوگ زاہد و عابد عالم و عامل نہیں ہوا کرتے۔

## زہد و تقویٰ کیا ہے؟

مست بادۂ قیوم حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

زہد و تقوی چیست ایں مرد فقیر
لاطمع بودن ز سلطان و امیر

اے مرد فقیر زہد و تقویٰ یہ ہے کہ ہر بادشاہ و امیر سے بے طمع ہونا۔

میاں محمد صاحب نے فرمایا

تنیں حرف طمع دے یارو تے تنیں نقطیوں خالی
خالی نال پیا واہ میرا تے میں وی رہ گیا خالی

اور حقیقت بات یہ ہے کہ نہ تو ان کے پاس علم ہوتا ہے نہ عمل......نہ ان کے پاس شریعت ہوتی ہے نہ طریقت یہ لوگ اہلسنّت و جماعت کی بدنامی کا سبب ہیں۔

اگر ان کے پاس طریقت ہو تو عمل بھی ہو......اور اگر ان کے پاس شریعت ہو تو علم بھی ہو۔

| نماز کا علم نہیں | نماز پڑھتے بھی نہیں |
| --- | --- |
| وضو کا علم نہیں | وضو کرتے بھی نہیں |

نماز اور وضو کے علم کا نام ہے شریعت' نماز پڑھنے اور وضو کرنے کا نام ہے طریقت

## حیران کن باتیں

حیران کن بات یہ ہے کہ وضو نہ کر کے اور نماز نہ پڑھ کے یہ لوگ پھر بھی اپنے آپ



کو رہبر شریعت کہلواتے ہیں اور یہ رہبر شریعت ہونے کے باوجود بھی یہ کہتے ہیں۔

"جی اساں اکو واری پکا وضو کر لیا اے جیہڑا ٹٹدا اای نئیں"

"جی درویش دی ہر ویلے دی نماز ہندی اے"

"جی اہناں مولویاں دا بار بار وضو ٹٹدا اے"

"جی ایہہ مولوی تے پنج ٹیم مسیتی وڑے ہندے نیں"

"ایسے واسطے درویش دا تے مولوی دا ڈھڈ ھدا او یرائے"

اس قسم کی باتیں ان کی درویشی اور فقیری کے دلائل ہوتے ہیں۔

"جی اساں جسدن سر سجدے تے رکھیا فر چکناں ای نئیں"

کیا مطلب؟ کہ سجدہ کرتے ہی موت پڑ جائے گی۔

## گرولی ایں است لعنت بر ولی

کمال کی باتیں ہیں' چاہے دن میں سو مرتبہ ہوا خارج ہو حضرت صاحب کا وضو ٹوٹتا......اتنا پکا وضو ہے کھانا تو حضرت چار ٹائم کا کھاتے ہیں مگر نماز ہر وقت پڑھتے ہیں۔

بھنگ کے پیالے......ڈوڈے کے جام......شراب کے ساغر ہر وقت حضرت کو نشے میں رکھتے ہیں پھر بھی حضرت رہبر شریعت ہیں۔

داڑھی روز رگڑاتے ہیں مگر پیر طریقت ہیں

کار شیطاں می کند نامش ولی
گرولی ایں است لعنت بر ولی

یہ لوگ ہیں جن کے یہ فتوے بغیر علم کے ہیں اور یہ خود بھی گمراہ اور ان کے مریدین بھی گمراہ

اَفْتَوْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (بخاری شریف جلد اول ص ۲۰)

## شریعت کیا ہے؟

دوسری بات یہ کہ شریعت کیا ہے؟

سارے کا سارا قرآن شریعت ہے۔

یہ اوامر و نواہی سب شریعت ہیں۔

اب اگر کسی کو علوم قرآنی سے آگاہی نہیں

اور وہ اوامر و نواہی کو جانتا نہیں تو وہ عالم کیا؟

اور اگر عالم نہیں تو ولی کیسے؟ اور رہبر شریعت کیوں کر؟

## طریقت کیا ہے؟

تیسری بات یہ کہ طریقت کیا ہے؟

اس قرآن اور اس کے اوامر و نواہی پر میرے آقا نے جو عمل فرمایا وہ طریقت ہے۔

اسی طریقہ کو جاننے والا عالم طریقت ہے اور اسے سنت کہتے ہیں۔

اب اگر کوئی طریقت کو جانتا ہی نہیں اور سنت کا عالم نہیں تو عامل کیسے؟

اور اگر عالم طریقت اور عامل سنت نہیں تو ولی اور پیر طریقت کیسے؟

## نتیجہ کیا نکلا

نتیجہ کیا نکلا۔ رہبر شریعت وہ عالم دین ہے جو عالم قرآن ہو اور اوامر و نواہی پر عامل بھی ہو۔

پیر طریقت وہ عالم دین ہے جو سنت کا عالم اور طریقت کا عامل ہو تو پھر اصل میں اولیائے کاملین تو یہ علماء عاملین ہی ہیں جو شریعت و طریقت کو جانتے بھی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔

## ایسے علماء کے متعلق ارشاد فرمایا

گرامی حضرات ان علماء عاملین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۱۱)

اور جن کو علم دیا گیا (اللہ تعالیٰ ان کے) درجات بلند فرمادے گا۔



## علماء کے درجات کی بلندی

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلندی مراتب اور رفع درجات کا ذریعہ ایمان اور علم ہے ایک ایماندار شخص عالم نادار اور مفلس ہی کیوں نہ ہو کافر رئیسوں سے اس کا درجہ اللہ کی جناب میں بہت بلند ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۱۴۶)

## اللہ کے حضور

اللہ کے حضور

رئیس کا درجہ — نیچے

مالدار کا درجہ — نیچے

امیروں کا درجہ — نیچے

کوٹھیوں والوں کا درجہ — نیچے

کاروں والوں کا درجہ — نیچے

اور عالم دین کا درجہ — بلند

## آج کا معاشرہ

گرامی سامعین آج کا معاشرہ جسے سب سے نیچے مقام دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سب سے اوپر مقام دیتا ہے کہ

یہ میرے دین کا سپاہی ہے

یہ میرے دین کا محافظ ہے

یہ میرے دین کا ڈنکا بجاتا ہے

جب سب لوگ دین سے دور ہو رہے ہیں تو یہ عالم دین میرے دین کی آواز بلند کرتا ہے اور جب

ان گھٹا ٹوپ اندھیروں میں

ان ضلالت کی وادیوں میں

ان گمراہی کی بستیوں میں

یہ ایک عالم دین ہی دین کی آواز کو بلند کرتا ہے تو پھر میں اس کے درجے کیوں نہ بلند کروں۔

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۱۱)

## آخر اس کی وجہ کیا ہے

گرامی قدر سامعین اس کی آخر وجہ کیا ہے؟

یہ تنہا ہی دین کا علم کیوں اٹھائے ہوئے ہے؟

جب ساری دنیا کے لوگ دین کی آواز پر کان نہیں دھرتے تو یہ کیوں آواز اٹھاتا ہے

| صبح وشام | دین کی بات |
|---|---|
| شب وروز | دین کی بات |
| بہانے بہانے سے | دین کی بات |
| محفل میلاد میں | دین کی بات |
| جشن معراج میں | دین کی بات |
| عرس کی محافل میں | دین کی بات |
| گیارہویں شریف میں | دین کی بات |
| قل، تیجہ، ساتہ اور چہلم میں | دین کی بات |
| مدارس میں | دین کی بات |
| مساجد میں | دین کی بات |
| گلیوں میں | دین کی بات |
| محلوں میں | دین کی بات |
| بازاروں میں | دین کی بات |



آخر کیوں؟

| لوگ مذاق اڑاتے ہیں | یہ دین کی بات کرتا ہے |
|---|---|
| لوگ تنفر کھاتے ہیں | یہ دین کی بات کرتا ہے |
| لوگ مولوی ملاں کہہ کر تحقیر کرتے ہیں | یہ دین کی بات کرتا ہے |
| لوگ انگشت نمائی کرتے ہیں | یہ دین کی بات کرتا ہے |

## اس کی وجہ یہ ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں باتوں کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ کو اس پر پیار آتا ہے اور وہ اس کے درجے بلند فرماتا ہے۔

| ادھر انگشت نمائی ہوئی | ادھر درجہ بلند ہوا |
|---|---|
| ادھر تحقیر ہوئی | ادھر درجہ بلند ہوا |
| ادھر اظہار نفرت ہوا | ادھر درجہ بلند ہوا |
| ادھر مذاق ہوا | ادھر درجہ بلند ہوا |

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۱۱)

## دوسری وجہ

حضرات گرامی اگر آپ سے سوال کیا جائے کہ رات کو لائٹ کیوں جلاتے ہو؟ دن میں کیوں نہیں جلاتے؟ تو یقیناً آپ کہیں گے کہ اندھیرا رات کو ہوتا ہے اور لائٹ کی ضرورت اندھیرے میں ہوا کرتی ہے اس لئے رات کو لائٹ جلاتے ہیں اور یہ لائٹ جتنی بلند ہوگی روشنی اتنی ہی پھیلے گی۔

سورج بہت بلند ہے اسی لئے اس کی روشنی ہر طرف پھیلتی ہے۔

## علم نور ہے

اسی لئے فرمایا کہ تم جہالت کے اندھیروں میں ہو اور علم نور ہے اَلْعِلْمُ نُوْرٌ تو عالم اس علم کے نور سے جہالت کے اندھیروں میں روشنی کرتا ہے اس لئے میں اس کے درجے بلند کرتا ہوں کہ جتنا وہ بلند ہوگا روشنی اتنی ہی زیادہ پھیلے گی۔

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت نمبر۱۱)

## اللہ سے ڈرنے والے

اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (پ۲۲ سورۃ فاطر آیت نمبر۲۸)

اللہ کے بندوں سے صرف علماء ہی (پوری طرح) اس سے ڈرتے ہیں

اور جس کے دل میں خوف و خشیت الٰہی ہو اس کے متعلق فرمایا

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○ (پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت نمبر۴۶)

اور جو ڈرتا ہے اپنے ربّ کے روبرو کھڑا ہونے سے اس کو دو باغ ملیں گے۔

علماء دین کی باتیں اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

درجہ تو بلند ہوگیا

| | |
|---|---|
| چودھری صاحب کیلئے | ایک جنت |
| مرزا صاحب کیلئے | ایک جنت |
| مالدار کیلئے | ایک جنت |
| امیروں اور وزیروں کیلئے | ایک جنت |
| اور دین کے خادموں کیلئے | دو جنتیں |

کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔



## اللہ بلند فرماتا ہے علماء کے درجات

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت نمبر۱۱)

| | |
|---|---|
| عالم کے درجات | کسی دنیا دار نے بلند نہیں کئے |
| عالم کے درجات | کسی وزیر و امیر نے بلند نہیں کئے |

کیونکہ یہ لوگ جس کو بلند کریں پھر نیچے بھی اتار دیتے ہیں۔

عالم کے درجات اس نے بلند کئے جو فرماتا ہے

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ (پ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر۶۵)

نہیں بدلتیں اللہ تعالیٰ کی باتیں[1]

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (پ سورۃ الاحزاب آیت نمبر۶۲)

(ترجمہ) اور آپ سنت الٰہی میں ہرگز کوئی تغیر و تبدل نہیں پائیں گے۔

| | |
|---|---|
| آج بھی بلند ہیں | کل بھی بلند رہیں گے |

## علم ظاہر اور علم باطن

حضرات گرامی!

ایک ہوتا ہے علم ظاہر

ایک ہوتا ہے علم باطن

قرآن کریم کے الفاظ و معنی کو جاننے والا عالم ظاہر ہے۔

قرآن کریم کے باطنی اسرار کو جاننے والا عالم باطن ہے۔

اس عالم رنگ و بو میں علماء ظاہر بھی ہیں اور علماء باطن بھی

---

[1] ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب رقمطراز ہیں کہ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کے ساتھ جن انعامات کے وعدے کئے ہیں اور جن بے پایاں عنایات اور نوازشات کی بشارتیں دی ہیں ان میں ردو بدل نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ ضرور اپنے مقبول ولیوں کو ان نوازشات سے سرفراز فرمائے گا۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم ص۳۱۶)

ظاہری علوم رکھنے والے کو کہا جاتا ہے    عالم

باطنی علم رکھنے والے کو کہا جاتا ہے    ولی

ولی دونوں علوم رکھتا ہے کیونکہ وہ ڈائریکٹ انوار الٰہی سے اسرار حاصل کرتا ہے اور پھر یادِالٰہی سے ان انوار و اسرار کو سینے میں آباد رکھتا ہے اسی لئے ارشاد فرمایا

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷)

پس (اے منکرو) پوچھو اہل (علم) ذکر سے اگر تم (خود حقیقت حال کو) نہیں جانتے۔[1]

اگر تم بے علم ہو

اگر تم اسرار و رموز کو نہیں پا سکے

اگر تم علم باطن سے ناآشنا ہو

تو پوچھو ان اہل ذکر سے

پوچھو ان سے جو اسرار و رموز کو پا چکے ہیں

پوچھو ان سے جو سینوں میں علم باطن کا دریا موجزن رکھتے ہیں۔

## ان سے پوچھو

فَاسْئَلُوْٓا    سوال کرو

حضرات محترم

اگر ان کو جواب نہ آتا ہو

اگر وہ بول کر جواب نہ دے سکتے ہوں

تو اللہ کیوں فرمائے کہ ان سے پوچھو

[1] اہل ذکر سے مراد یا تو کتب سابقہ کے علماء ہیں اور یا اس سے مراد اہل اللہ اور عارفین ہیں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: نَحْنُ اَهْلُ الذِّكْرِ (قرطبی)
یعنی ہم اہل ذکر ہیں ہم سے پوچھو ہم تمہیں حقائق سے باخبر کریں گے (ضیاء القرآن جلد سوم ص ۱۵۵)



یہی الفاظ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی ارشاد فرمائے تھے جبکہ سب بتوں کو ٹوٹے ہوئے دیکھ کر ان نمرودیوں نے کہا تھا کہ یہ کس نے توڑے ہیں تو فرمایا جس کے کندھے پر کلہاڑا ہے۔

فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۶۳)

پوچھو انہی سے اگر یہ بولتے ہیں

اگر بولتے ہیں تو پوچھ لو

وہ نہ بولتے تھے نہ بول سکتے تھے کیونکہ وہ تو تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مگر اللہ فرماتا ہے ان سے پوچھو۔

یہ پہلے بھی بولتے تھے اب بھی بولیں گے کیونکہ یہ ہیں اولیاء اللہ

## پتہ چل گیا

پتہ چل گیا

اولیاء اللہ    اور ہوتے ہیں

من دون اللہ    اور ہوتے ہیں

من دون اللہ نے کبھی کسی کے سوال کا جواب    نہیں دیا

اولیاء اللہ نے کبھی کسی کا سوال رد    نہیں کیا

## یہ کیسے لوگ ہیں؟

یہ کیسے لوگ ہیں جو

ان اہل ذکر کو    مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہتے ہیں

ان اولیاء اللہ کو    بتوں سے تشبیہ دیتے ہیں

یہ کہتے ہیں کہ

داتا ہجویری    مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

خواجہ اجمیری    مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

باواصاحب مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

صابر پیا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

میں کہتا ہوں عقل کے اندھو!

اگر یہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ہوتے تو اللہ کیوں فرماتا؟

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

پوچھو اہل ذکر سے

## کیا حضرت خضر علیہ السلام من دون اللہ تھے؟

اگر یہ اہل ذکر جو علوم باطن کے حامل ہیں اور جن کے علم کو قرآن کریم میں علم لدنی فرمایا گیا ہے مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو ان کے پاس علم حاصل کرنے کیلئے کبھی نہ بھیجتا۔

مولویو! کیا تم نے قرآن میں حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کا واقعہ نہ پڑھا؟

حضرت خضر علیہ السلام کے پاس علم لدنی تھا...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (پ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۵)

ہم نے اس (خضر علیہ السلام) کو اپنے پاس سے علم (لدنی) عطا فرمایا۔

بتاؤ کیا خضر علیہ السلام "مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ" تھے یا کہ ولی اللہ؟

## تفصیل اس اجمال کی

حضرات گرامی قدر اس قرآنی واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے خطاب فرما رہے تھے تو آپ سے پوچھا گیا کہ حضور فرمایئے سب سے بڑا عالم کون ہے؟

فرمایا...... سب سے بڑا عالم میں ہوں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا ایک بندہ ہے جو آپ سے بھی بڑا عالم ہے...... عرض کیا یا اللہ وہ کون ہے؟ کہاں ہے؟ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔



فرمایا...... اپنے ساتھ ایک مچھلی ٹوکری میں رکھو اور چل پڑو۔

جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے گی وہ میرے اس بندے کی قیام گاہ ہوگی چنانچہ آپ مچھلی اور حضرت یوشع بن نون کو ہمراہ لے کر چل دیئے۔

قرآن فرماتا ہے

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا (پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۱)

پھر جب وہ دونوں پہنچے جہاں آپس میں دو دریا ملتے ہیں دونوں بھول گئے اپنی مچھلی کو تو بنالیا اس نے اپنا راستہ دریا میں سرنگ کی طرح

اب اس مقام پر موسیٰ علیہ السلام نے آرام فرمایا اور یوشع جاگتے رہے...... جب حضرت کلیم اللہ علیہ السلام بیدار ہوئے تو سفر آگے شروع کر دیا اور مچھلی بھول گئے۔

آگے پہنچ کر جب بھوک محسوس ہوئی تو آپ نے یوشع سے مچھلی کا پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا

(پ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۲)

پس جب وہاں سے آگے بڑھ گئے آپ نے اپنے جوان ساتھی (یوشع) سے کہا لے آؤ ہمارا صبح کا کھانا بے شک ہمیں برداشت کرنی پڑی ہے اپنے سفر میں بڑی مشقت

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا

(پ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۳)

اس ساتھی نے کہا (اے کلیم) آپ نے ملاحظہ فرمایا جب ہم (ستانے کیلئے) اس چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں بھول گیا مچھلی کو اور نہیں

فراموش کرائی مجھے وہ مچھلی مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے بنالیا تھا اپنا راستہ دریا میں بڑے تعجب کی بات ہے۔

## دو اہم مسائل

گرامی حضرات یہاں تک دو اہم مسئلے معلوم ہوئے۔

ایک تو یہ کہ جس مقام کو کسی اہل اللہ سے نسبت ہو وہاں باذن اللہ تعالیٰ مردے زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

دیکھیے وہ مچھلی جو اپنی زیست کھو چکی تھی جب حضرت خضر کی قیامگاہ پر پہنچی تو جھٹ سے زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی کیونکہ

یہ مقام تھا — اللہ کے ولی کا

یہ جگہ تھی — خضر علیہ السلام سے منسوب

اس متبرک و مشرف جگہ پر مردہ مچھلی زندہ ہوگئی۔

دوسرا اہم مسئلہ کہ اللہ والے خود نہیں بھولتے انہیں مصلحت کے تحت بھلایا جاتا ہے

نبی کریم علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (پ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیت نمبر ۶-۷)

(اے حبیب) عنقریب ہم آپ کو ایسا پڑھائیں گے کہ پھر آپ کبھی نہیں بھولیں گے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ جب چاہے

## عقیدہ باطلہ

یہاں سے ان بے وقوفوں کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ ”نبی بھی ہمارے جیسے ہیں جیسے ہم بھولتے ہیں نبی بھی بھول جاتے ہیں“

اور دلیل دیتے ہیں کہ

”دیکھیں جی یہ بخاری شریف میں ہے سرکار نے چار کی جگہ دو رکعت پر بھول کر سلام پھیر دیا“



## پوری حدیث نہیں پڑھتے

حضرات محترم! منکرین عظمت نبوت کی پیش کردہ اس حدیث کو حدیث ذوالیدین کہتے ہیں اور یہ صحاح میں موجود ہے مگر یہ حدیث چور پوری حدیث نہیں پڑھتے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل حدیث ہیں

بے حب نبی کے جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار اُن کو نہیں آتی بخاری

## ہم پوری حدیث پیش کرتے ہیں

ہم پوری حدیث پیش کرتے ہیں غور فرمایئے اور توجہ سے سنیے جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو صحابہ نے کیا عرض کیا؟

## چیلنج

پوری ذریت نجدیہ کو چیلنج کرتا ہوں ثابت کیجیے

کیا صحابہ نے عرض کیا کہ آپ بھول گئے ہیں یا رسول اللہ؟

کیا نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ میں بھول گیا ہوں؟

ایک حدیث پیش کرو

ایک ضعیف سے ضعیف روایت پیش کرو فقیر فی روایت نقد

## ایک ایک لاکھ روپیہ انعام

دینے کو تیار ہے مگر

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

## صحابہ کرام کا پیارا نورانی عقیدہ

فقیر تمام کتب صحاح سے روایت دکھانے کو تیار ہے کہ اس موقع پر صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ

اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃ (بخاری شریف جلد اول نمبر ۶۹)

کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کچھ کم ہوگئی ہے۔

قربان جائیں صحابہ کرام کے عقیدہ پر کہ لفظ اَمْ سے جملہ تشکیکیہ کردیا گو کہ ان کا عقیدہ تھا کہ ضروری نہیں حضور بھول گئے ہوں بلکہ نماز بھی کم ہوسکتی ہے

وہ تھے — صحابی

اگر ہوتا کوئی — وہابی

تو آداب نبوت کا لحاظ نہ کرتے ہوئے گستاخانہ جملہ بولتا کہ "بھل گئے اوناں جی"

مگر صحابہ تو اس قسم کے عقائد باطلہ سے پاک تھے۔

## نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد پاک

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَر (بخاری شریف جلد اول ص ۶۹)

نہ تو میں ہی بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی ہے۔

اصل بات کیا تھی؟

کیونکہ افعال نبوت تعلیم امت کیلئے ہوا کرتے ہیں اس لئے یہ بتانا تھا کہ امت اگر بھول جائے تو نماز کس طرح مکمل کرے لہٰذا اس کا طریقہ سجدۂ سہو تعلیم کیا گیا۔

حضرات محترم...... عرض یہ کررہا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ناشتہ طلب کیا تو حضرت یوشع نے عرض کیا وہ مچھلی تو اس مقام پر کہ جہاں آپ نے آرام فرمایا تھا دریا میں گھس گئی ہے تو

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝

(پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۴)

آپ نے فرمایا یہی تو وہ ہے جس کی ہم جستجو کررہے تھے پس وہ دونوں لوٹے



اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے۔

## سفر کلیم بنیت خضر علیہما السلام

حضرات گرامی اس آیت سے یہ سارا سفر بالخصوص یہ دوسری مرتبہ پھر پلٹ کر سفر کرنا اور نیت حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی کرنا ثابت ہوا۔

یہ منکرین کہتے ہیں مدینہ پاک کی نیت پر سفر کرنا شرک ہے بس بیت اللہ ہی کی نیت سے سفر کرنا چاہئے ان سے پوچھو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کیلئے کیا فتویٰ ہے؟ آپ کے سفر کی نیت حضرت خضر کی ملاقات کی تھی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا کسی نے ہم سے جو کہ نہضت کدھر کی ہے

## ہم نے اسے علم لدنی سکھایا تھا

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ جب آپ پلٹ کر چلے تو اس جگہ پہنچے جہاں مجمع البحرین تھا تو

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ (پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۵)

تو پایا انہوں نے ایک بندے کو ہمارے بندوں میں سے جسے ہم نے عطا فرمائی تھی رحمت اپنی جانب سے اور ہم نے سکھایا تھا اسے اپنے پاس سے (خاص) علم

## مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بت ہیں

حضرات محترم میں نے پورا واقعہ بیان نہیں کرنا تھا بلکہ صرف حوالہ یہ دینا تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام علم باطن کے حامل علم لدنی کے عامل اور اہل ذکر تھے ان سے سیکھنے

اور سوالات کرنے کیلئے حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو بھیجا گیا۔

اگر یہ اولیاء وانبیاء مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس آپ کو کیوں بھیجا؟

معلوم ہوا

| | |
|---|---|
| مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ | بت ہیں |
| اہلِ ذکر | اولیاء اللہ ہیں |

اسی طرح...... یہ علماء سو صرف علماء ظاہر ہیں اور یہ اولیاء کرام علماء باطن ہیں فرمایا

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۴۳)

پس دریافت کرلو تم اہل (علم) ذکر سے اگر تم خود نہیں جانتے

## اہلِ ذکر کون ہیں؟

آیئے اب معلوم کریں اہل ذکر کون ہیں۔ حضرات...... آپ میں سے جو عربی زبان سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اہل کا معنی ہے ''والا'' تو اَهْلَ الذِّكْرِ کا معنی ہوا ہوا ذکر والا جیسے اَهْلَ الْمَالِ یعنی مال والا اور اَهْلِ الْبَيْتِ یعنی گھر والا

## اہل ذکر قرآن والے ہیں

اب جبکہ معلوم ہوگیا کہ اَهْلَ الذِّكْرِ کا مطلب ذکر والا ہے تو ذکر کیا؟ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

بے شک ہم نے ہی ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ ذکر قرآن کریم کو فرمایا گیا تو پھر اَهْلَ الذِّكْرِ کا معنی ہوا کہ قرآن والے

یعنی کہ...... دریافت کرو تم قرآن والوں سے اگر تم نہیں جانتے...... اور قرآن والے وہی ہیں جو صاحب قرآن والے ہیں۔



لہٰذا

| | | |
|---|---|---|
| پوچھیے ان سے جو | اہل ذکر ہیں | ذکر والے ہیں |
| پوچھیے ان سے جو | اہل قرآن ہیں | قرآن والے ہیں |
| پوچھیے ان سے جو | صاحب قرآن | والے ہیں |

قرآن والوں سے پوچھو...... مصطفیٰ والوں سے پوچھو...... ذکر والوں سے پوچھو

کیونکہ دراصل یہی اہل علم ہیں اور ان کے ہی درجات اللہ تعالیٰ بلند فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

## اہل علم کی عزت افزائی

ضیاء الامت حضرت پیر کرم شاہ الازہری آف بھیرہ شریف فرماتے ہیں کہ ''حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء صحابہ کو خواہ وہ عمر میں چھوٹے ہی کیوں نہ ہوتے بوڑھوں پر ترجیح دیتے ان کو اپنے قریب بٹھاتے اور ان کی عزت افزائی فرماتے۔'' (تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۱۴۷)

## جو دین کی بقا کیلئے علم حاصل کرے

تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ (تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۱۴۷)

جو شخص علم حاصل کر رہا ہے تا کہ وہ اس علم سے اسلام کو زندہ کرے اس اثنا میں اسے موت آجائے تو اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

## سلیمان علیہ السلام نے علم اختیار کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا کہ علم، حکومت اور مال میں سے ایک چیز پسند کرلو آپ نے علم کو پسند

کیا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے آپ کو بادشاہی اور مال بھی عطا فرمائے۔(تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۱۴۷)

## سب کچھ ملتا ہے علماء کو

فقیر کہتا ہے:

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

اگر آج بھی علم حاصل کیا جائے — دین کی بقا کیلئے
اگر آج بھی علم حاصل کیا جائے — رضائے خدا کیلئے
اگر آج بھی علم حاصل کیا جائے — ثنائے مصطفیٰ کیلئے

تو اس کی برکت سے آج بھی سب کچھ ملتا ہے۔

عزت بھی — ملتی ہے
دولت بھی — ملتی ہے
شہرت بھی — ملتی ہے

اور کل قیامت کے میدان میں اذن شفاعت بھی ملے گا۔

## علماء شفاعت کریں گے

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

(ابن ماجہ شریف و تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۱۴۷)

قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے پہلے انبیاء پھر علماء پھر شہداء

## علم کی بدولت غوثیت عظمیٰ

گرامی حضرات حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا (قصیدہ غوثیہ)



میں نے علم کا درس لیا تو قطب بن گیا

## ارشاد مولائے کائنات

حضرت مولائے کائنات شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا
لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْجُهَّالِ مَالٌ

(دیوان علی المرتضیٰ)

ہم جبار (اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو گئے کہ اس نے ہمیں علم عطا فرمایا اور جہلا کو مال

جاہلوں کیلئے — دولت
عالموں کیلئے — علم
عالموں کیلئے — قطبیت
عالموں کیلئے — ولایت

## حضور علیہ السلام کی دعا

گرامی حضرات میرے آقا علیہ السلام باوجود عالم کل ہونے کے دعا فرماتے رہے۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (مشکوۃ شریف بخاری شریف جلد اول ص ۱۴)

## تمام اولیاء علماء دین ہیں

یہی وجہ ہے کہ تمام اولیاء علماء ہیں

داتا صاحب — عالم دین
خواجہ صاحب — عالم دین
گولڑہ والے — عالم دین
سیال والے — عالم دین

علی پور والے — عالم دین
مجدد پاک — عالم دین
اعلیٰ حضرت — عالم دین
محدث اعظم — عالم دین
مفسر اعظم ہزاروی — عالم دین
امام خطابت — عالم دین

ان میں سے کوئی بھی جاہل صوفی نہیں۔

## حضرت خواجہ اجمیری

حضرات محترم! یہ لاکھوں جاہل صوفی ایک غیر مسلم کو مسلمان نہ بنا سکے مگر ایک ولی عامل عالم دین لاکھوں غیر مسلموں کو مسلمان کر گیا۔

خواجہ خواجگاں والی ہند عطاء رسول حضرت خواجہ معین الملت والدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نگاہ پاک سے نناوے لاکھ ہندوؤں کو کلمہ پڑھا دیا۔

## یہ ملاں بھی تبلیغ کرتے ہیں

آج کل بھی مولوی تبلیغ کرتے ہیں کلمہ پڑھواتے ہیں۔

سر پہ بوجھ اٹھائے ہوئے
ہاتھوں میں لوٹا لئے ہوئے
سر کو گنجا کروائے ہوئے
مگر وہ والی ہند اکیلے کفر گڑھ میں آئے
آئے تو اکیلے تھے
مگر جب جنازہ اٹھا تو نناوے لاکھ کلمہ پڑھنے والے کندھا دینے کو بیقرار تھے......
اور پھر مزار مبارک بھی سرزمین اجمیر میں بنا۔



## پرتھوی راج کی کوششیں

پرتھوی راج پریشان تھا کہ یہ بابا کسی طریقہ سے یہاں سے چلا جائے اس نے لاکھ جتن کئے مگر میرے خواجہ نے بڑے صبر وتحمل سے سب ظلم وتشدد برداشت فرمایا بالآخر اس نے میٹنگ بلائی اپنے مشیروں اور وزیروں کی۔ کسی نے کوئی مشورہ دیا' کسی نے کوئی۔

ایک وزیر نے کہا راجہ! یہ مسئلہ مجھ پر چھوڑ دے میں حل کر لوں گا اور دیکھوں گا یہ کیسے یہاں سے نہیں جاتے؟ راجہ نے پوچھا کیا کرو گے؟

وزیر باتدبیر نے بھرے دربار میں کہا کل تمام ہندو میدان میں جمع ہو جائیں اور دیکھیں تماشہ

فطرت نے مسکرا کر کہا

؎ تماشا خود نہ بن جانا تماشہ دیکھنے والو

رات کا وقت ہے
نناوے لاکھ ہندو بہت بڑے میدان میں جمع ہیں
وزیر اپنی بیٹی سے کہتا ہے بیٹی
تو بڑی حسینہ جمیلہ ہے
یہ لے...... یہ اتنا سونے کا زیور ہے کہ تو اس سے لد جائے گی
اور یہ زرق برق لباس بھی پہن
اور جا بابا کے پاس
میں دس بیس مشٹنڈے تیرے ساتھ بھیج دیتا ہوں وہ باہر کھڑے ہوں گے
تو بابا کو ورغلا لے گی تو وہ شور مچا دیں گے
بس کام تمام ہو جائے گا

## وزیر زادی کی آمد

حضرات سامعین پروگرام کے مطابق وزیر زادی نے زرق برق بھڑکیلا لباس اور

زیورات پہن لئے اور ان جوانوں کے ساتھ حضرت کی طرف چلی

## چالیس راتیں گزر گئیں

ادھر حضرت خواجہ علیہ الرحمت عبادت میں مصروف ہیں نوافل ادا کر رہے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (پ۱۹ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۴)

کے مصداق

اپنے ربّ کیلئے سجدہ و قیام میں شب خیزی فرما رہے ہیں۔

لڑکی آئی

ساری رات گزر گئی حضور نے توجہ نہ فرمائی

دوسری رات آئی

دس راتیں

بیس راتیں

چالیس راتیں

جب چلہ پورا ہو گیا تو وزیرزادی غصہ میں آ گئی اور کہنے لگی

بابا! تو عجیب مرد ہے

لوگ تو ایک رات میں ہی پھسل جاتے ہیں تو نے میری طرف دیکھا بھی نہیں

چالیس راتیں گزر چکی ہیں

بابا! دیکھ میرا حسن و جمال

میرا خد و خال

میرے وجود کی پھرتیاں دیکھ

مجھے دیکھنے کیلئے بڑے بڑے شہزادے ترستے ہیں اور آپ آنکھ نہیں ملاتے

کہا بابا!

تسیں تکدے کیوں نئیں حسن میرا کدی مرد جواں انج جھکدے نئیں



فرمایا: جہاں حسن نبی دا ویکھ لیا کسے ہور دلوں کدی تکدے نئیں

کہا بابا! ہمارے ہندو دھرم کا رواج ہے کہ

معشوق جے آپے ای آ جاوے فر عاشق اوس توں نسدے نئیں

فرمایا: اسیں قیدی ہاں زلف محمد دے کسے جال اندر کدی پھسدے نئیں

اس نے کلائی پکڑ کر مروڑ دی اور کہا بابا!

میں عام عورت نہیں وزیرزادی ہوں جانتے ہو اگر میری طرف توجہ نہ کی تو مروا دوں گی۔

تسیں من دے کیوں نئیں حکم میرا تسیں موت کولوں کیوں ڈردے نئیں

فرمایا: اسیں بروے زندہ نبی دے ہاں کوئی ماروی دیوے تے مردے نئیں

لڑکی نے تڑپ کر کہا بابا جی! وہ کونسا نبی ہے جو آپ کو مرنے نہیں دیتا ذرا مجھے بھی تو زیارت کروا دو۔

فرمایا..... میرا محبوب علیہ السلام وہ ہے

جس کا چہرہ — وَالضُّحٰی

جس کی زلف عز — وَالَّيْلِ۔

جس کی پیشانی — طٰهٰ

جس کی آنکھیں — مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

جس کا سینہ — اَلَمْ نَشْرَحْ

جس کے ہاتھ — يَدُ اللّٰهِ

جس کا وطن — مِنَ اللّٰهِ

جس کی سیر — مَعَ اللّٰهِ

جس کی گفتگو — لِسَانُ اللّٰهِ

جسے دیکھو تو یاد آتا ہے — اَللّٰهُ

اگر تو دیکھنا چاہتی ہے تو آنکھیں بند کر لے۔

## زیارت محبوب کروادی

جب اس وزیرزادی نے آنکھیں بند کیں تو کیا نظر آیا آیئے اعلیٰ حضرت گولڑوی سے پوچھیں کیونکہ وہ بھی تو چشتی قادری ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اسے یہ نظر آیا کہ:

مکھ چن بدر شعشانی ایں متھے چمکدی لاٹ نورانی ایں
کالی زلف تے اکھ مستانی ایں مخمور اکھیں ہن مدبھریاں

لڑکی نے دیکھا تو پکار اٹھی

ایہو صورت شالا پیش نظر رہوے وقت نزع تے روز حشر
دن حشر دے پل تھیں جدوں ہووے گزر سب کھوئیاں تھیسن تدکھریاں

## وزیرزادی مسلمان ہوگئی

گرامی قدر حضرات کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئی۔

وزیرزادی آئی تو — بے ایمان
جب واپس ہوئی تو — باایمان

زبان پہ جاری ہے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

جب ان مشٹنڈوں بدمعاشوں کے پاس سے گزری تو وہ بھی کلمہ پڑھنے لگے۔

## ننانوے لاکھ ہندو مسلمان ہوگئے

اور جب اس میدان میں پہنچی جہاں تماشہ دیکھنے کے لئے ننانوے لاکھ ہندو موجود تھے اسے دیکھتے ہی بے ساختہ کلمہ پڑھنے لگے۔

پوچھا شہزادی تجھے کیا ہوگیا؟

کہا سمجھ تو آج آئی ہے کہ

بن پانیوں بوٹا پھلدا ناں



بن تیل دے دیوا بلدا ناں
بن مرشد کلمہ چلدا ناں
پڑھو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے محمد پاک رسول اللہ
بن مرشد زندگی تاں
بن مرشد بندگی تاں
بن مرشد جاندی گندگی تاں
پڑھو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے محمد پاک رسول اللہ

حضرات گرامی یہ ہیں عالم عامل ولی کامل

جاہل صوفیوں سے بچو اور علماء ربانیین اولیاء کاملین کے غلام بن جاؤ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

# معیارِ خلافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## دعائے حق بیانی

صاحب صدر گرامی قدر مہمانان گرامی وحاضرین محفل پاک جھنگ کی سرزمین پر پہلے بھی متعدد مرتبہ حاضری ہوئی اور آج مجھے حکم دیا گیا ہے کہ خلافت الٰہی کے متعلق



قرآن وحدیث سے بیان کروں دعا ہے کہ اللہ کریم بطفیل نبی کریم حق بیان کرنے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

## آج کا معیارِ خلافت

حضرات گرامی آج کل کے خانقاہی نظام میں تو نہ خلافت کا مفہوم سمجھا جاتا ہے اور نہ اہلیت ومعیار دیکھا جاتا ہے آج کل

کسی کو خلافت ملتی ہے — سفارش کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — مال کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — مصلحت کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — وفاداری کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — دھڑا بندی کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — زہد وتقویٰ کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — رشتہ داری کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — دنیاوی جاہ وجلال کی بنیاد پر
کسی کو خلافت ملتی ہے — حقیقی بیٹا ہونے کی بنیاد پر

ان امور میں سے کس ایک امر کو مدنظر رکھ کر ڈھائی گز کپڑا سر پر باندھ دیا جاتا ہے اور وہ خلیفہ بن جاتا ہے۔

خلافت دینے والے اور لینے والے دونوں ہی خلافت اور خلیفہ کے مفہوم ومعیار سے ناواقف ہوتے ہیں اور صرف دکانداریاں آگے چلانے کیلئے بغیر اہلیت کے جسے چاہیں دستار خلافت باندھ دیتے ہیں۔

## خلافت الٰہیہ

گرامی حضرات! خلافت الٰہیہ کا ایک معیار بھی ہے اور اس کا ایک مفہوم بھی جسے میں آج آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو میں ان دونوں

چیزوں کو قرآن کریم سے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

## اللہ تعالیٰ کا ملائیکہ سے خطاب

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو خطاب فرمایا کہ میں خلیفہ بنانا چاہتا ہوں ملاحظہ ہو قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے کہ:

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

(پ ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۰)

(اے حبیب) یاد کیجئے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔

## خلیفہ زمینی اعلان آسمانی

فرمایا خلیفہ بناؤں گا زمین میں اور یہ خطاب ہو رہا ہے زمین کے اوپر بلکہ جنت اور ملاء اعلیٰ میں تو سوال یہ ہے کہ جب خلیفہ زمین میں بنانا تھا تو اس کی خلافت کا اعلان آسمانوں اور جنت اور ملا اعلیٰ میں کیوں؟

اور پھر تخلیق آدم اور اس کے بعد ان کی سکونت اور حضرت حوا سلام اللہ علیہا کی پیدائش و سکونت جنت میں کیوں؟

جب بعد میں حکم دیا کہ

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (پ ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۶)

اور تمہارا زمین میں ٹھکانہ ہے اور فائدہ اٹھانا ہے وقت مقررہ تک

تو اللہ تعالیٰ انہیں پہلے ہی زمین میں پیدا فرما کر خلیفہ فرمانے کا اعلان فرما دیتا...... یا پھر زمین میں خلیفہ بنانے کا ذکر نہ فرماتا بلکہ یوں فرما دیتا کہ

اِنِّيْ جَاعِلٌ خَلِيْفَةً

میں خلیفہ بنانے لگا ہوں۔



## خلیفہ کا مقام

حضرات محترم جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ایک قوم ایسی بھی پیدا ہوگی جو آدم علیہ السلام کو گناہگار کہے گی اس لئے جنت میں اور پھر ملائکہ کے سامنے خلیفہ بنانے کا اعلان کیا تاکہ خلیفہ کی عظمت وشان کا پتہ چل سکے کہ جس کی خلافت کا اعلان باری تعالیٰ فرشتوں میں فرما رہا ہے اسی خلیفہ کا مقام کیا ہوگا اور جس کو معصوم فرشتوں پر برتری حاصل ہو وہ گناہگار نہیں ہوسکتا۔

## اگر وہ دانہ نہ کھاتے؟

نائب کا ہر فعل اصل کی طرف منسوب ہوتا ہے جس کا کہ وہ نائب ہو لہٰذا اے آدم علیہ السلام کو گناہگار کہنے والو تم نے تو اس پروردگار کی شان کو سمجھا ہی نہیں اور جس وصف سے تم بوسیلہ نائب اس کو متصف کر رہے ہو وہ اس سے پاک ہے۔

| | |
|---|---|
| آدم علیہ السلام کی خلافت کا فیصلہ فرمانے والا | اللہ تعالیٰ |
| اس خلافت کا ملائکہ میں اعلان کرنے والا | اللہ تعالیٰ |
| پھر شجر ممنوعہ سے دوری کا حکم فرمانے والا | اللہ تعالیٰ |
| پھر اس شجر ممنوعہ سے کھلانے والا | اللہ تعالیٰ |
| پھر زمین پر بھیجنے والا | اللہ تعالیٰ |

لہٰذا حلالی اولاد ہونے کا ثبوت دو اور باپ پر گناہ کا الزام نہ تھوپو ..... اگر وہ یہ دانہ نہ کھاتے تو تم کہاں سے ہوتے۔

| | |
|---|---|
| فرمان تھا کہ دانا | نہ کھانا |
| اور مشیت تھی کہ | کھالینا |
| یہ خلیفۃ اللہ تھے | |
| فرمان کو بھی | سمجھتے تھے |
| مشیت کو بھی | جانتے تھے |

## پیغمبر معصوم ہوتے ہیں

گرامی قدر سامعین! اگر آدم علیہ السلام کو معصوم مانا جائے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ:

فَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۱)

اور حکم عدولی ہوگئی آدم سے اپنے ربّ کی سو وہ بامراد نہ ہوا۔

مولوی محمد جونا گڑھی کے ترجمۃ القرآن کے حاشیہ پر مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ

"یہ جو معصیت کا اطلاق کیا گیا ہے تو محض ان کی عظمت شان اور مقام بلند کی وجہ سے ہے کہ بڑوں کی معمولی غلطی کو بھی بڑا سمجھ لیا جاتا ہے۔"

(حواشی قرآن کریم مطبوعہ سعودیہ عربیہ ص ۸۷۹)

"بھول اور ضعف ارادہ سے ہونے والی غلطی عصمت و کمال نبوت کے منافی نہیں"

(ترجمہ القرآن و حواشی مطبوعہ سعودیہ عربیہ ص ۸۷۷)

معلوم ہوا کہ یہ نافرمانی نہیں تھی کیونکہ نبی خود نہیں بھولتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ ہی بھلاتا ہے اس لئے ان کی بھول عصمت کے منافی نہیں ہوا کرتی اور انبیاء معصوم ہوا کرتے ہیں اور ان کی غلطی ہماری اعلیٰ درجہ کی نیکی سے بھی بہتر ہوا کرتی ہے۔

## لفظ غویٰ کا مفہوم

ضیاء الامت حضرت پیر سید کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "غویٰ کا معنی ہے ضَلَّ عَنِ الْمَقْصُوْدِ یعنی جس مقصد کیلئے انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تھا کہ ہمیشہ زندہ رہیں گے وہ مطلوب حاصل نہ ہوا۔" (تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم ص ۱۳۲)

مزید لکھتے ہیں کہ:

"امام لغت اسماعیل بن حماد الجوہری کی الصحاح دیکھنے کا موقع ملا تو سارے وسوسے دور ہو گے لفظ غویٰ کی تحقیق کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ غویٰ کا معنی صرف گمراہ ہونا نہیں جس طرح ہم عام طور پر خیال کرتے ہیں بلکہ اہل زبان اسے دو معنوں میں



استعمال کرتے ہیں (۱) گمراہ ہونا (۲) حصول مقصد میں ناکام ہونا۔

اَلْغَیُّ - اَلضَّلَالُ وَالْخَیبَةُ اَیْضًا (الصحاح)

اس تحقیق کی روشنی میں ہم یہاں دوسرا معنی لیں گے کیونکہ یہی یہاں مناسب ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آدم علیہ السلام نے بھول کر یہ کام کیا تھا تو پھر عصیٰ آدم (کہ آدم نے نافرمانی کی) کے الفاظ ان کے متعلق کیوں کہے گئے تو اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ کہ نیک لوگوں کی نیکیاں بسا اوقات مقربین بارگاہ الٰہی کی سیئات شمار کی جاتی ہیں۔

خطاء اور نسیان پر اگرچہ انسان سے مواخذہ نہیں ہوگا اور انسان عذاب کا مستحق قرار نہیں پائے گا لیکن خواص کا معاملہ اور ہے ان سے ترک اولیٰ پر بھی مواخذہ ہوتا ہے۔

بود آدم دیدہ نور قدیم　　　موئے در دیدہ بود کوہ عظیم

رومی فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نور قدیم کی آنکھ تھے اور آنکھ میں اگر بال بھی پڑھ جائے تو وہ کوہ عظیم کی طرح ناقابل برداشت ہوتا ہے۔" (تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم ص ۱۳۲)

معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کا اس درخت کا پھل کھالینا نافرمانی نہ تھی بلکہ ترک اولیٰ کا ارتکاب تھا اور وہ بھی مسیت الٰہی کے مطابق تاکہ اس ارتکاب کی بنا پر انہیں زمین میں بھیجا جائے اور سلسلہ اولاد ہو اس سے پھر میری بندگی کرنے والے تخلیق ہو سکیں۔

## فرشتوں کا معیار خلافت

گرامی قدر سامعین بات ذرا دور نکل گئی عرض کر رہا تھا کہ اللہ کریم نے فرشتوں سے فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (پ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۰)

میں مقرر کرنے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ (نائب)

تو فرشتوں نے عرض کیا

قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ (پ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۰)

کہنے لگے کیا تو مقرر کرتا ہے زمین میں جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خونریزیاں کرے گا۔

اے خالق و مالک تو تو اپنی تسبیح وتہلیل چاہتا ہے تو ہم اس کیلئے موجود ہیں ...... فرشتوں نے اپنے آپ کو پیش کردیا۔

## ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں

عرض کیا:

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۰)

حالانکہ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہیں تیرے لئے۔

## علم غیب مصطفیٰ

حضرات محترم فرشتوں نے پہلے دن ہی آدم پر انجکشن لگا دیا اور انہوں نے بالکل سچ کہا کہ انسان خونریزی اور فساد برپا کرے گا۔ ایمانداری سے بتانا کیا ایسا ہی نہیں ہے۔

کیا ایک انسان دوسرے انسان کے خون کا پیاسا نہیں ہے؟

کیا انسان نے زمین میں خونریزیاں نہیں کیں؟

کیا انسان نے زمین میں فساد برپا نہیں کیا؟

توجہ کیجئے اور خوب غور کیجئے

ابھی یہ سب کچھ ہوا نہیں تھا بلکہ ہزارہا سال بعد ہونے والا تھا۔

لوگ کہتے ہیں نبی علیہ السلام کل کی بات نہیں جانتے اور انہیں غیب کا علم نہیں ہے۔

قرآن کہتا ہے فرشتوں نے ہزاروں سال بعد ہونے والے واقعات کو بیان کیا ...تو پھر اگر فرشتے اتنا علم رکھتے ہیں تو نبی کے علم کا کیا مقام ہوگا؟ اور اگر آدم علیہ السلام کے علم کا یہ مقام ہے تو امام الانبیاء کے علم کا کیا مقام ہوگا؟



## خلافت کا معیار علم ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۰)

فرشتو!

| | |
|---|---|
| تمہارے نزدیک معیار خلافت ہے | تسبیح |
| تمہارے نزدیک معیار خلافت ہے | تقدیس |
| اور میرے نزدیک معیار خلافت ہے | علم |
| اور تم نے خلافت کیلئے پیش کیا ہے | اپنا علم |
| میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں | آدم کا علم |

## بتاؤ مجھے ان چیزوں کے نام

گرامی حضرات! اب ملائکہ کو معیار خلافت دکھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ سنیے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۱)

اور اللہ تعالیٰ نے سکھا دیئے آدم کو تمام اشیاء کے نام[1] پھر پیش کیا انہیں فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے ان چیزوں کے نام اگر تم (اپنے اس خیال میں) سچے ہو۔

---

[1] حضرت پیر کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

''حضرت ابن عباس عکرمہ قتادہ اور ابن جبیر رضی اللہ عنہم نے اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے کہ عَلَّمَهٗ اَسْمَآءَ جَمِیْعِ الْاَشْیَآءِ كُلِّهَا جَلِیْلِهَا وَ حَقِیْرِهَا (القرطبی) یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چھوٹی بڑی تمام اشیاء کے سب نام سکھا دیئے اور خلافت کے منصب کا تقاضا بھی یہی تھا ان تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا جاتا جب آدم علیہ السلام کے علم کی یہ کیفیت ہے تو سید بنی آدم خلیفۃ اللہ فی العالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف کا کیا کہنا (تفسیر ضیاء القرآن جلد اول ص ۴۷)

فرمایا فرشتو!

اگر تم خلافت کا حصول چاہتے ہو تو پھر میرا معیار ہے علم لہٰذا بتاؤ مجھے ان چیزوں کے نام...... کیونکہ میرے نزدیک خلافت کا معیار ہے علم ...... اگر تم نے مجھے یہ نام بتا دیئے تو خلیفہ تم میں سے اور اگر آدم نے بتا دیئے تو خلیفہ آدم (علیہ السلام)

### ہمیں کچھ علم نہیں

کیونکہ فرشتوں کے پاس یہ علم نہ تھا اس لئے عاجز آ گئے اور عرض کیا:

**قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝** (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۲)

عرض کرنے لگے ہر عیب سے پاک تو ہی ہے کچھ علم نہیں ہمیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

یا اللہ ہم تو ان اشیاء کا نام نہیں جانتے...... ہم تو وہی کچھ جانتے ہیں جو تو نے ہمیں سکھایا ہے یعنی ہم صرف تیری تسبیح و تقدیس جانتے ہیں۔

### آدم تم بتاؤ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا

**قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ**

(پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۳)

فرمایا: اے آدم! بتا دو انہیں ان چیزوں کے نام پھر جب آدم نے بتا دیئے فرشتوں کو ان کے نام۔

### کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا؟

گرامی قدر سامعین اب جبکہ آدم علیہ السلام نے ان فرشتوں کو ان تمام اشیاء کے نام بتا دیئے تو فرمایا...... فرشتو! بتاؤ

خلافت کا حقدار اور اہل آدم ہے     یا تم؟



تمہارے پاس ہیں     تسبیحات

تمہارے پاس ہیں     تقدیسات

اور آدم کے پاس ہے     علم

تم نے تو صرف     خونریزیاں دیکھیں

تم نے تو صرف     دنگا و فساد دیکھا

اور خلافت آدم کو چیلنج کر دیا...... مگر

**قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝** (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۳)

فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں خوب جانتا ہوں سب چھپی ہوئی چیزیں آسمانوں اور زمین کی اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

### سجدہ کرو آدم کو

گرامی حضرات ثابت ہوا کہ عنداللہ خلافت کا معیار علم ہے۔ اب جب آدم علیہ السلام کی بوجہ علم کے برتری ثابت ہو گئی تو فرمایا

اے تسبیح پڑھنے والے     نوریو

اے تقدیس بیان کرنے والے     معصومو

آدم خلیفہ بن چکے اب تم سارے میرے اس خلیفہ کے سامنے تعظیماً سجدہ کرو

**وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ**

اور یاد کیجئے (اے محبوب) جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا آدم کو سجدہ کرو

سجدہ تھا     آدم کو

آدم تھے خلیفہ     خلافت تھی ان کا علم

### یہ خلیفہ کے علم کی تعظیم تھی

تو پتہ چل گیا کہ۔

| | |
|---|---|
| یہ عظمت | علم کی تھی |
| یہ تعظیم | علم کی تھی |
| یہ سجدہ | علم کو تھا |

اور یہ سجدہ تعظیمی تھا

تعبدی نہ تھا

صرف اس لئے کہ خلیفہ کے مقام رفیع اور علم کی شان وشوکت کا اظہار ہوسکے۔

| | |
|---|---|
| حسن کو سجدہ نہ تھا | ورنہ حسن پرستی ہوجاتی |
| جمال کو سجدہ نہ تھا | ورنہ جمال پرستی |
| جسم کو سجدہ نہ تھا | ورنہ جسم پرستی ہوجاتی |

سجدہ جب کروایا جب علم دے کر خلیفہ بنایا تاکہ پتہ چلے

کہ یہ عبادت نہیں تعظیم ہے

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ

(پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۹)

توجب میں اسے درست فرمادوں اور پھونک دوں اس میں خاص روح اپنی

طرف سے تو گر جانا اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے فرشتو!

جب تک صرف جسم ہی ہو سجدہ نہ کرنا

نوک پلک سنور جائے سجدہ نہ کرنا

حسن وجمال عطا کردیا جائے سجدہ نہ کرنا

سجدہ کب کرنا؟ جب میں اس میں اپنی روح پھونک دوں

## علم کا نور......اللہ کی روح

پتہ چلا جس مقام پر



| | |
|---|---|
| علم کا | نور |
| اور | |
| اللہ کی | روح |

کا اجتماع ہوجائے وہ وہی مقام خلافت اور لائق تعظیم ہوا کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| آدم علیہ السلام میں آیا | علم کا نور |
| اور ساتھ ساتھ آئی | ربّ کی روح |

تو فرمایا اب اسے سجدہ کرو اس کی تعظیم کرو۔

## یہ اضافت تشریفی ہے

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ

علماء مفسرین فرماتے ہیں کہ روحی میں اضافت یعنی روح مضاف اوری ضمیر مضاف الیہ یہ جو اضافت ہے یہ تشریفی ہے تبعیضی نہیں۔

یہ تشریف اور عزت افزائی کیلئے ہے جس طرح بیت اللہ...... ناقۃ اللہ اور شہر اللہ کہا جاتا ہے۔

## روح اسی لئے مستحق خلافت ہے کہ

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمت تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں:

تَشْرِيْفًا لِّكَوْنِهٖ مَخْلُوْقًا بِاَمْرِهٖ مِنْ غَيْرِ مَادَّةٍ اَوْلِاسْتِعْدَادِهٖ قُبُوْلَ التَّجَلِّيَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ مَالَا يَسْتَعِدُ لَهٗ رُوْحٌ غَيْرِ الْاِنْسَانِ

اضافت تشریفی ہے کیونکہ روح اللہ کے امر سے تخلیق کی گئی ہے بغیر کسی مادہ کے یا اس لئے کہ روح تجلیات رحمانیہ کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جو انسانی روح کے علاوہ کوئی اور روح اس کی استعداد نہیں رکھتی کیونکہ یہ روح عالم خلق اور عالم امر دونوں کی خصوصیات کی جامع ہے اسی لئے اسے خلافت کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

(تفسیر مظہری ماتحت آیت مذکورہ)

پتہ چلا کہ

خلافت ہے — روحانی

خلافت ہے — نورانی

اس لئے ملائکہ کو اس کے سامنے سجدہ ریز کروایا گیا اور تمام ملائکہ جھک گئے۔

## تمام ملائکہ جھک گئے

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ (پ ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۰)

پس سجدہ کیا تمام ملائکہ نے اکٹھے ہوکر

ملائکہ — خلافت روحانی کو تسلیم کر گئے

ملائکہ — خلافت نورانی کو تسلیم کر گئے

جبرائیل — نے فوری سجدہ کر دیا

میکائیل — نے فوری سجدہ کر دیا

اسرائیل — نے فوری سجدہ کر دیا

عزرائیل — نے فوری سجدہ کر دیا

## ابلیس نہ جھکا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ (پ ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۱)

مگر ابلیس

ابلیس نے سجدہ نہ کیا...... کیونکہ

باوجود بہت بڑا عالم و معلم ہونے کے وہ توانیت اور روحانیت کو تسلیم نہ کرتا تھا

باوجود بہت بڑا عالم و معلم ہونے کے وہ خلیفہ کی عظمت کا منکر تھا۔

پتہ چلا

عظمت خلافت کا منکر بھی — ابلیس

روحانیت کا منکر بھی — ابلیس



نورانیت کا منکر بھی — ابلیس

اس نے اسی وجہ سے انکار کیا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ (پ ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۱)

اس نے انکار کر دیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو۔

## انکار ابلیس کی وجہ

اور انکار کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کیا کہا ذرا توجہ سے ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝

(پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۲)

فرمایا اے ابلیس کیا وجہ ہے کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیا۔

تو ابلیس نے کہا

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

(پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۳)

(وہ گستاخ) کہنے لگا میں گوارا نہیں کرتا کہ سجدہ کروں اس بشر کو جسے تو نے پیدا کیا ہے بجنے والی مٹی سے جو پہلے سیاہ اور بدبودار تھی۔

## ابلیس نے نور نہ دیکھا

اس نے یہ تو دیکھا کہ اسے بدبودار سیاہ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر یہ نہ دیکھا کہ اس میں

علم کی — نورانیت موجود ہے

اللہ کی — روحانیت موجود ہے

## نور محمد آدم کی پیشانی میں

امام رازی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

كَانَ فِيْ جَبْهَتِهٖ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(تفسیر کبیر امام رازی)

آدم علیہ السلام کی مبارک پیشانی میں نبی اکرم علیہ السلام کا نور چمک رہا تھا

تمام ملائکہ نوری ہونے کے باوجود اس کے سامنے جھک گئے

ابلیس ناری ہو کر بھی اس کے سامنے نہ جھکا

فرمایا ابلیس تو اندر دیکھ کہ اس خلیفہ کے اندر میں نے اپنی روح پھونک دی ہے۔

اس نے کہا

یہ بشر ہے

میں دیکھ رہا ہوں

جو چیز سامنے نظر آ رہی ہے میں اسے کیوں نظر انداز کروں؟

میں اندر کیوں دیکھوں؟

فرمایا پھر سن لے

جس نے اندر دیکھا اور جھک گیا وہ ہے جبریل

جس نے اندر دیکھا اور جھک گیا وہ ہے میکائیل

جس نے اندر دیکھا اور جھک گیا وہ ہے اسرافیل

جس نے اندر دیکھا اور جھک گیا وہ ہے عزرائیل

جس نے اندر دیکھا اور جھک گیا وہ ہے نوری

جس نے اندر دیکھا اور جھک گیا وہ ہے معصوم

اور جس نے اندر نہ دیکھا اور بشر سمجھ کر منکر عظمت خلافت ہو گیا ابلیس

جس نے اندر نہ دیکھا اور بشر سمجھ کر منکر نورانیت آدم ہو گیا وہ ہے ابلیس

جس نے اندر نہ دیکھا اور بشر سمجھ کر منکر روحانیت آدم ہو گیا ہے وہ ابلیس

تعلیم کرنے والے ...... جھکنے والے ...... عظمت خلافت ...... روحانیت و نورانیت



آدم کو تسلیم کرنے والے مستحق رحمت

اور اس کے منکر مستحق لعنت

## نکل جا تو قیامت تک ملعون ہے

ارشاد فرمایا

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (پ ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۵ ۔ ۳۴)

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (اے بے ادب) نکل جا یہاں سے تو مردود ہے اور بلاشبہ تجھ پر لعنت ہے روز جزا تک۔

تکبر عزازیل را خوار کرو

بزندان لعنت گرفتار کرو

## منکرین خلافت راشدہ

گرامی حضرات! غور کیجئے

ایک خلیفہ کا منکر ہے ملعون اور راندۂ درگاہ

تو جو پوری خلافت راشدہ کا منکر ہو

جو صداقت صدیق ...... عدالت فاروق ...... سخاوت ذی النورین ...... شجاعت حیدر کا منکر ہو؟ اس کا کیا حال ہو گا؟

اس لئے ہم بڑے احترام سے گزارش کرتے رہتے ہیں کہ

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا

لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

## خلیفہ خدا و خلفاء مصطفیٰ

حضرات گرامی!

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہیں خلیفہ خدا (جل جلالہ)

| | | |
|---|---|---|
| حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں | خلیفہ مصطفیٰ | (صلی اللہ علیہ وسلم) |
| حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں | خلیفہ مصطفیٰ | (صلی اللہ علیہ وسلم) |
| حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں | خلیفہ مصطفیٰ | (صلی اللہ علیہ وسلم) |
| حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں | خلیفہ مصطفیٰ | (صلی اللہ علیہ وسلم) |

ہم کہتے ہیں کہ

خلیفہ خدا کو بھی تسلیم کرو

خلفاء مصطفیٰ کو بھی تسلیم کرو

کیونکہ جو فیصلہ مصطفیٰ علیہ السلام کا

وہی فیصلہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا

جس زبان سے خدا کلام فرماتا ہے

اسی زبان سے مصطفیٰ کلام فرماتے ہیں

اس لئے جو فیصلہ مصطفیٰ کا منکر

وہ فیصلہ خدا کا منکر

اور مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد یہ خلیفہ ہوں گے۔

## میرے بعد ابوبکر و عمر خلیفہ ہوں گے

حضرات سامعین!

ہم اہلسنت و جماعت تو خلافت صدیقی و فاروقی کو برحق تسلیم کرتے ہی ہیں مگر اس مقام پر میں منکرین خلافت کا ایک حوالہ عرض کرنا چاہتا ہوں جو کہ معتبر شیعہ تفاسیر میں موجود ہے۔ جس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زبانی خلافت صدیقی و فاروقی کو بیان کیا گیا ہے ملاحظہ ہو لکھتے ہیں کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دفعہ کچھ غمگین سی بیٹھی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غمگین بیٹھے دیکھ کر فرمایا کہ میں تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں کہ



اِنَّ اَبَابَکْرٍ یَلِیَ الْخَلَافَۃَ مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ اَبُوْکِ

یقیناً میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے پھر تمہارے باپ (عمر)

یہ سن کر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ تو فرمایا

نَبَّأَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ

مجھے (اللہ) علیم وخبیر نے بتایا ہے۔

(تفسیر قمی ص۳۵۴ تفسیر صافی ص۵۲۳ تفسیر مجمع البحرین ص۳۱۴)

## حضرت علی نے بیعت کی

مشہور شیعہ کتاب ''احتجاج الطبرسی'' میں ہے کہ ''اسامہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے؟

آپ نے فرمایا ہاں اور یہ خلافت کی بیعت تھی۔'' (احتجاج الطبرسی ص۵۶/۵۲)

''حضرت علی نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی''

(احتجاج الطبرسی ص۵۲ روضۃ الکافی ص۱۳۱/۱۱۵)

## چراغ میرا ہے رات تیری

حضرات محترم!

جن کو خلیفہ بنائیں مصطفیٰ علیہ السلام

جن سے بیعت لیں مصطفیٰ علیہ السلام

اور ان دونوں باتوں کو اپنی کتابوں میں لکھیں شیعان مرتضیٰ

تو آج تقریروں اور خطبوں میں اس کا انکار کیوں؟

یا تو یہ لکھنے والے جھوٹے اور یہ خطباء و مقررین سچے

یا یہ خطباء مقررین جھوٹے اور یہ لکھنے والے سچے

فیصلہ خود گھر بیٹھ کے کریں ہم کسی کو کچھ نہیں کہتے

اقرار کرنے والے بھی — یہ خود

انکار کرنے والے بھی — یہ خود

ہم نے تو صرف ان کے گھر سے حوالہ دیا ہے

انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

## آؤ متحد ہو کر تسلیم کر لیں

فقیر کہتا ہے!

باپ سے بیٹے کو — نہ لڑاؤ

ماں سے بیٹی کو — نہ لڑاؤ

بھائی کو بھائی کا دشمن — نہ بناؤ

یہ مذہبی منافرت — نہ پھیلاؤ

یہ تفرقہ بازی — نہ کرو نہ کراؤ

فرقہ کے نام پر قتل و غارت......لوٹ کھسوٹ......دہشت گردی بند کرو اور آؤ اپنی کتابوں پر ہی اعتماد کرتے ہوئے ہمارے ساتھ مل کر......متحد و متفق ہو کر خلافت راشدہ کو تسلیم کر لو اور جن کو حضرت مولائے کائنات نے خلیفہ تسلیم کیا ہے تم بھی کر لو اور جن کی خلافت کو بالاتفاق تسلیم کیا گیا ہے اس کا انکار نہ کرو۔

## حضرت افتخار ملت کا ارشاد

افتخار ملت شاہباز خطابت حضرت صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

ایک خلیفہ بنایا — خدا نے

ایک بنایا — مصطفیٰ نے



خدا نے آدم کو خلیفہ بنایا تو — فرشتوں نے اعتراض کیا

مصطفیٰ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا تو — بولا ہی کوئی نہیں

## یہ حقیقت ہے

فقیر کہتا ہے کہ یہ حقیقت ہے!

میرے آقا کے خلیفہ تو صرف ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں

حضرت عمر تو — حضرت صدیق کے خلیفہ ہیں

حضرت عثمان غنی تو — حضرت عمر کے خلیفہ ہیں

حضرت علی تو — حضرت عثمان کے خلیفہ ہیں

## شیطان کل بھی منکر تھا آج بھی ہے

خلیفۃ الرسول تو ہیں — صدیق اکبر

اور جب وہ خلیفہ بنے تو بیعت کی — علی مرتضیٰ نے

کوئی — جھگڑا نہیں

کوئی — دنگا و فساد نہیں

کوئی — مناظرہ و مجادلہ نہیں

کوئی — اعتراض نہیں

کیونکہ بیعت علی نے کی......بیعت اس نے کی کہ جو

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار

پھر بیعت اس نے کی کہ جس کے سائے سے شیطان بھاگ جائے

جہاں عمر ہو — شیطان بھاگ جائے گا

تو خلافت پر اعتراض تو شیطان کو تھا اور انکار سجدہ تو اسی نے کیا

اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۴)

(شیطان نے) انکار کیا، تکبر کیا اور کافرین میں سے ہو گیا

جب خلیفہ بنایا تھا خدا نے شیطان موجود تھا
جب خلیفہ بنایا تھا مصطفیٰ نے شیطان موجود ہی نہ تھا

کیونکہ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ (الصواعق المحرقہ ص ۹۷)

تو جب شیطان وہاں موجود ہی نہ تھا تو اعتراض کون کرتا

اَنجکشن لگایا فرشتوں نے رب نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے
اسی طرح اگر کسی صحابی نے بات کی بھی ہو تو مصطفیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے
بالآخر ملائکہ نے بھی تسلیم کر لیا
اور صحابہ کرام نے بھی تسلیم کر لیا

شیطان نے نہ اس وقت تسلیم کیا نہ آج تک اور نہ ہی وہ قیامت تک تسلیم کرے گا۔

خلافت سے شیطان کو بیر تھا کل بھی
خلافت سے شیطان کو بیر ہے آج بھی

فرمایا

جس نے تسلیم کیا وہ ہیں ملائکہ
جس نے انکار کیا وہ ہے ابلیس

اور ابلیس پر قیامت تک لعنت پڑتی رہے گی۔

اِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۵)

## قرآن سے پوچھیں

محترم سامعین! عرض کر رہا تھا کہ خلافت کی بنیاد ہے علم۔ آیئے قرآن کریم سے پوچھیں

کتاب اللہ سے سوال کریں
کہ (خلیفہ) بادشاہ بننے کا اہل کون ہے؟
تو جواب آتا ہے کہ



وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (پ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۴۷)

جس کا مطلب سمجھنے کیلئے کچھ تھوڑی سی تفصیل میں جانا پڑے گا۔

## بادشاہ امیر کو کہتے ہیں

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بادشاہ اور بادشاہت سے مراد شاہی نظام حکومت نہیں بلکہ اکثر علماء مفسرین جن میں علامہ بیضاوی بھی شامل ہیں نے "مـلـك" سے مراد "امیر" لیا ہے چنانچہ انہوں نے "ابعث لنا ملکا" کی تفسیر میں فرمایا

اَقِمْ لَنَا اَمِیْرًا نَنْهَضُ مَعَهٗ لِلْقِتَالِ یُدَبِّرُ اَمْرَهٗ

"ہمیں ایک امیر اور قائد عطا فرما جس کے جھنڈے نیچے کھڑے ہو کر ہم جہاد کریں اور جنگ کا سارا نظام اس کی نگرانی میں ہو"

تو اس تصریح سے یہ واضح ہو گیا کہ یہاں ملک سے مراد سپہ سالار ہے اور عربی زبان میں لفظ ملک رئیس اور امیر کے معنی ہیں عام مستعمل ہوتا ہے۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد اول ص ۱۶۲)

اسی لئے خلیفہ کو امیر المومنین کہا جاتا ہے۔

## واقعہ یہ ہے

واقعہ یہ ہے کہ جب قوم عمالقہ فلسطین کے اکثر حصوں پر قابض ہو گئی اور بنی اسرائیل ایک چھوٹے سے علاقہ میں محصور ہو کر رہ گئے تو اس وقت ان کے نبی اور حکمران حضرت شموئیل علیہ السلام تھے جو بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔۔۔ عمالقہ کی ایذا رسانیاں اور زیادتیاں حد سے بڑھنے لگیں بنی اسرائیل کو اپنی کھوئی ہوئی حکومت واقتدار واپس لینے کا خیال آیا تو انہوں نے حضرت شموئیل سے درخواست کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ ان کیلئے ایک بادشاہ (امیر یا خلیفہ) مقرر کر دیا جائے جس کی نگرانی میں وہ جہاد کریں تو شموئیل علیہ السلام نے ان سے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا (پ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۴۷)

بے شک اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہے تمہارے لئے طالوت کو امیر

## قوم عمالقہ کا معیار حکومت

حضرات محترم! اب اس قوم کا معیار تھا مال لہٰذا انہوں نے فوراً کہا

قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۴۷)

بولے کیونکر ہوسکتا ہے اسے حکومت کا حق ہم پر حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں حکومت کے اس سے اور نہیں دی گئی اسے فراخی مال و دولت میں

آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ ان کے نزدیک معیار حکومت مال تھا مگر اللہ کریم نے فرمایا کہ میرے نزدیک معیار مال نہیں

چنانچہ قوم کو حضرت شموئیل علیہ السلام نے جواب میں فرمایا

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۴۷)

فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے اسے تمہارے مقابلہ میں اور زیادہ دی ہے اسے کشادگی علم میں اور جسم میں حضرت شموئیل نے انہیں بتایا کہ حکومت کیلئے تمہارا قائم کردہ معیار درست نہیں بلکہ اس کا صحیح معیار تو علم و شجاعت ہے اور ان دونوں باتوں میں وہ تم سے ممتاز ہے۔

(ضیاء القرآن جلد اول ص ۱۷۱)

## معیار خلافت علم ہے

گرامی حضرات اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ

معیار خلافت — مال نہیں

معیار خلافت — دولت نہیں

معیار خلافت — ثروت نہیں



معیار خلافت — ساز و سامان نہیں

بلکہ معیار خلافت علم ہے

طالوت کے پاس علم تھا — اللہ نے انہیں چن لیا

آدم علیہ السلام کے پاس علم تھا — اللہ نے انہیں چن لیا

## حکومت علماء کی ہے

تو یہ بات بخوبی واضح ہوئی کہ

دراصل حکماء — علماء ہیں

حکومت — علماء کی ہے

کیونکہ معیار خلافت علم ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں علم عطا فرمائے اور عمل کی توفیق بھی مرحمت فرمائے آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

# نماز کی اہمیت

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وصدق رسوله النبی الکریم
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

جنت میں مکاں اپنا بناتے ہیں نمازی
مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی

## میدانِ محشر کا پہلا پیپر

معزز حاضرین وسامعین کرام!

آپ سب حضرات اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ یہ فانی زندگی چندروزہ ہے اور ایک دن اس دارفنا کو الوداع کہہ کر دارِ بقا کی طرف سفر کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہنا ہے۔



موت کا استقبال کرنا ہے

قبر میں جانا ہے

پھر حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حضور پیش ہونا ہے اور اس میدان محشر میں سب سے پہلے نماز ہی کا سوال ہونا ہے۔

اس امتحان گاہ میں پہلا پیپر نماز کا ہی ہے باقی پیپر بعد میں ہوں گے۔

## اگر ہم اس میں ہی ناکام ہو گئے؟

ذرا سوچیں کہ اگر اس امتحان میں ہم اپنے آقا و مولیٰ امام الانبیاء علیہ السلام کے سامنے ناکام ہو گئے تو ہم تو مستحق عتاب ٹھہریں گے ہی مگر ہمارے ساتھ محبت کرنے اور ہمارے لئے غاروں میں رونے والے اس آقا علیہ السلام کی کیفیت کیا ہوگی اور ہماری ناکامی سے حضور علیہ السلام کس قدر غمگین ہوں گے کیا آپ لوگ گوارا کرتے ہیں کہ ہماری وجہ سے ہمارے آقا غمگین ہوں اور آپ کے قلب مبارک کو ٹھیس پہنچے؟ یقیناً کوئی بھی عاشق رسول ایسا نہیں چاہتا۔

تو پھر ایسا نہ چاہتے ہوئے بھی ہم اس فعل کے مرتکب کیوں ہوتے ہیں اور نماز کا اہتمام کیوں نہیں کرتے؟ کیا آپ نے کبھی غور و فکر فرمایا کہ

جس محبوب علیہ السلام کی ہم غلامی کا دم بھرتے ہیں اور دعویٰ عشق رسول کرتے ہیں، صبح و شام جس آقا کی نعتیں پڑھتے ہیں اور ان کی خوشنودی کا حصول سمجھتے ہوئے صرف اور صرف ان نعتوں پر ہی انحصار کر بیٹھتے ہیں۔

اگر وہ آقا و مولا ہماری وجہ سے پریشان ہوں؟

اگر وہ محبوب علیہ السلام ہماری ناکامی کے سبب میدان محشر میں غمگین ہوں؟

تو اس زبانی دعویٰ کا کیا فائدہ؟

پھر اس نعت خوانی سے کیا حاصل ہوگا؟

محبوب علیہ السلام کی ناراضگی کیا ہمیں جنتی بنا دے گی؟

اگر کملی والے آقا ناراض ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا؟

جب وہ پوچھیں گے سرِ محشر بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے مصطفیٰ کے سامنے

## علامہ اقبال کی درخواست

حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمت جیسے لوگ اسی خوف کے باعث بارگاہ ربّ العزت میں عرض کرتے ہیں کہ اے خداوند قدوس

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اے میرے مولا......تو صمد ہے
دو عالم سے بے پرواہ ہے اور میں فقیر محتاج ہوں
اگر چاہے تو چھوٹی سی نیکی قبول کرلے اور معاف فرمادے اور اگر چاہے تو چھوٹی سی بدی پر مستحق عذاب نار بنادے۔
اسی لئے میں معافی کا خواستگار ہوں مجھے بروز محشر معافی قبول کرتے ہوئے اپنی پناہ میں لے لینا اور اگر میرا حساب و کتاب تو ضرور ہی لینا چاہے تو ایک مہربانی فرمانا کہ جب حساب ہو تو

از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

میرے آقا علیہ السلام کی نگاہ ناز سے پوشیدہ پوشیدہ حساب لے لینا تا کہ میرے جرائم و گناہ میرے آقا کو پریشان نہ کرسکیں۔
میری کوتاہیاں میرے حبیب کے قلب مبارک کی ٹھیس کا باعث نہ بن سکیں۔
وہ اقبال......ہاں ہاں وہی علامہ اقبال جن کا عقیدہ یہ ہے کہ



نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

وہی اقبال مرحوم یہ گزارش کرتے ہیں کہ مولا اگر میرا حساب تیری بارگاہ میں اتنا ہی ناگزیر ہو تو پھر حساب ضرور لینا مگر نگاہ مصطفیٰ سے پنہاں رکھنا۔
کہیں میرا اعمال نامہ
میرے گناہ اور جرائم
میری بداعمالیاں و سیہ کاریاں
میرے آقا ملاحظہ نہ فرمالیں اور میں آپ کیلئے باعث ایذا نہ بن جاؤں۔
کیا کبھی ہم نے بھی سوچا؟
کیا کبھی ہم نے بھی غور وفکر کیا؟
کہیں ہم ایذائے رسول کا باعث تو نہیں بن رہے؟

## نماز آنکھوں کی ٹھنڈک

گرامی قدر سامعین!
حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
اور ہم نمازیں چھوڑ کر سرکار کی آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں چھین رہے؟
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ذرہ برابر تکلیف دینے والا مستحق جہنم ہے تو جو آپ کی آنکھوں سے ٹھنڈک چھیننے کا مرتکب ہو؟
خدارا سوچئے
کیا ہم جان بوجھ کر اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہیں بنا رہے۔
کیا یہ گرم گرم بستر

کیا یہ نرم نرم تکیے

کیا یہ راحت و آرام

کیا یہ دنیا کا سامان

ہمیں اس میدان محشر میں غضب خدائے جبار سے بچالیں گے؟

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے

باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر

ہووے گا ایک دن مردہ اسے کرموں نے کھانا ہے

## کیا یہ لوگ غضب خدا سے بچالیں گے

اور پھر اس قبر سے خوفناک حشر کا میدان بتایئے کہ:

جن دوستوں کی صحبت اور مجلس پر ہم نماز قربان کردیتے ہیں۔

جن بیٹوں' بیٹیوں اور رشتہ داروں میں بیٹھے ہوں تو نماز چھوڑ دیتے ہیں۔

کیا یہ دوست احباب ہمیں عذاب نار سے بچالیں گے؟

کیا یہ بیٹے' بیٹیاں اور رشتہ دار غضب جبار سے بچالیں گے؟

## نقشہ محشر

جس دن کا نقشہ کچھ یوں ہوگا کہ

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ○ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ○

(پ۳۰ سورہ عبس آیت نمبر ۳۴'۳۵'۳۶)

اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے

اور اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے

کیوں بھاگیں گے؟

یہ جن کیلئے ہم شب و روز ایک کرکے کماتے ہیں اور نماز کا وقت نکال نہیں پاتے



...... یہ سب بھاگیں گے تو کیوں؟ سنیئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ○ (پ۳۰ سورہ عبس آیت نمبر ۳۷)

ہر شخص کو ان میں سے اس دن ایسی فکر لاحق ہوگی جو اسے (سب سے) بے پرواہ کردے گی۔

افراتفری کا عالم

نفسا نفسی کا دور

کسی شخص کو دوسرے شخص کی ہوش نہ ہوگی

ہر ایک اپنی مصیبت میں پھنسا ہوگا

اس دن لمحہ بھر جدائی برداشت کرنے والے دوست اپنے دوستوں کو

یہ شفقت و محبت فرمانے والے ماں باپ اپنی اولاد کو

یہ خدمت میں لگے رہنے والے بیٹے اور بیٹیاں اپنے ماں باپ کو

یہ تمام کے تمام رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کو

چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرلیں گے (یفر) فرار ہوں گے اور کوئی بھی کسی کا بوجھ اٹھانے کو تیار نہ ہوگا۔

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ

(پ۸ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۶۴)

اور نہیں کماتا کوئی شخص (کوئی چیز) مگر وہ اسی کے ذمہ ہوتی ہے اور نہ اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ

یعنی کہ ہر کسی کو اپنا بوجھ خود اٹھانا پڑے گا اور ہر کوئی اپنے اعمال کا خود جوابدہ ہوگا کسی کے بدلے دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

جب دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا

جب والدین اولاد کا بوجھ نہ اٹھائیں گے

جب اولاد والدین کا سہارا نہ بنے گی

## تمہیں کس چیز نے جہنم پہنچایا

ایسے عالم میں کچھ ایسے لوگوں کو

جو دنیا میں بڑے معزز تھے

جو دنیا میں بڑے مکرم تھے

جو دنیا میں بڑے محترم تھے۔

جنہیں دیکھ کر لوگ مارے خوف کے چھپ جایا کرتے تھے

جن کی دولت وثروت ان کی وجہ تعظیم بنی ہوئی تھی

جس کے آگے پیچھے نوکر چاکر خدمت کو ہمہ وقت حاضر رہا کرتے تھے

جو کاریں' کوٹھیاں' بنگلے اور لاتعداد دراہم ودینار رکھنے والے تھے۔

جو نماز پڑھنے والوں کو بے وقوف دقیانوس فرسودہ خیالات رکھنے والے تصور کرتے تھے جہنم میں دیکھ کر پوچھنے والے پوچھیں گے۔

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَ لُوْنَ ○ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ○ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ○ (پ ۳۰ سورۃ المدثر آیت نمبر ۴۲' ۴۱' ۴۰)

جنتوں میں اہل جنت پوچھیں گے مجرموں سے کس جرم نے تم کو دوزخ میں داخل کیا۔

تم تو بہت بڑے جاگیردار تھے

تم تو بہت بڑے سرمایہ دار تھے

تم تو بہت بڑے مالدار تھے

تم تو بہت بڑے چودھری صاحب تھے

اور تم تو بہت بڑے معزز ومکرم ومحترم تھے

آج یہ کیا ہوا؟



آج تم جہنمی کیسے ہو گئے ہو؟

## ہم نمازی نہ تھے

تو جواب آئے گا۔

قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ○ (پ ۳۰ سورۃ المدثر آیت نمبر ۴۳)

وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے

اپنے ربِّ کریم کو سجدہ نہیں کرتے تھے

اکڑے اکڑے رہتے تھے

کبھی بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آتا تھا کہ جس کریم کے کرم کے صدقے یہ زندگی عزت وآرام سے گزر رہی ہے اسے سجدہ بھی کرنا چاہئے۔

جس خالق ومالک کے فضل بے پایاں سے یہ عزت وعظمت' مال ومنال' جاہ وجلال' رشتہ داریاں اور اولاد نصیب ہوئی ہے اس کی عبادت بھی کرنی چاہئے۔

ادھر اذان ہوتی تھی ہم ریڈیو چلاتے تھے

ادھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کی ندا آتی تھی ہم ٹیلی ویژن کھول لیتے تھے

اگر کوئی بھلا آدمی ہمیں کہتا کہ اگر نماز نہیں پڑھتے تو کم از کم اذان ہی سن لو اور یہ آوازیں پست کردو تو بجائے پست کرنے کے ضد میں ریڈیو' ٹی وی کی آواز مزید بلند کر دیتے تھے۔

## اذان......اللہ کا بلاوا

گرامی حضرات!

اگر آپ کو آج کوئی معزز آدمی آواز دے تو آپ بھاگے بھاگے جاتے ہیں .....مگر ربّ العالمین کے گھر سے پانچ مرتبہ دن میں آواز آتی ہے "آؤ نماز کی طرف" مگر کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

یہ بابو صاحب حمام پر داڑھی منڈھوا رہے ہوں .....بیٹا آکر کہہ دے ... ابو جی

ٹیلیفون آیا ہے سن لیں۔

موبائل کی آواز آ گئی تو بابو صاحب آدھی داڑھی چھوڑ کر آدھی منڈھوا کر درمیان میں نائی کو روک کر پہلے ٹیلیفون سنتے ہیں...... پہلے موبائل اٹینڈ کرتے ہیں مگر گھر میں بیٹھے مسجد سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بلاوا آئے تو ان کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔

یہی بابو صاحب کہیں گے۔

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ

آج ہم اس لیے جہنم میں ہیں کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے

ہم نمازیوں کو مذاق کیا کرتے تھے۔

ہمیں چودھری صاحب کے بلاوے کی تو پرواہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کے بلاوے کی پرواہ نہ تھی۔

## گریجوایٹ اور ملاں

میں نے ایک گریجوایٹ بابو صاحب سے پوچھا

بابو جی اذان ہوتی ہے تو آپ کو خیال نہیں آتا کہ ہم مسلمان ہیں نماز پڑھنی چاہیے؟

جواب آیا۔

''یہ ملاؤں کا کام ہے۔''

میں آج تک سوچ رہا ہوں کہ

کیا اس معاشرہ میں مسلمان      صرف ملاں ہی ہے؟

کیا نماز صرف اور صرف      ملاں پر ہی فرض ہے؟

کیا دین صرف اور صرف      ملاں کیلئے آیا ہے؟

کیا قرآن صرف اور صرف      ملاں کیلئے اترا ہے؟

یا پھر

کوئی عضو ملاں کا      عام لوگوں سے زیادہ ہے؟



کوئی نماز ملاں پر      عام لوگوں سے زیادہ فرض ہے؟

سمجھ نہ آئی کہ ملاں کے پاس کونسی چیز عام لوگوں سے زیادہ ہے۔

## ایمان اور داڑھی

ایک دن ایک عارف کامل نے سمجھایا کہ شکر خدا کرو کہ تم میں دو چیزیں عام لوگوں سے زیادہ ہیں۔

ایک ہے      ایمان

دوسری ہے      داڑھی

ملاں اگرچہ ان گریجوایٹ ہے مگر      ایمان کا پکا ہے

ملاں اگرچہ ان گریجوایٹ ہے مگر      محبوب کی سنت کا متوالا ہے

اسی لیے وہ نمازی ہے اور صاحب حیاء کیونکہ ارشاد باری ہے کہ

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

(پ ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۵)

اور نماز صحیح صحیح ادا کیجئے بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے

نمازی ہوگا تو حیاء والا ہوگا

اسی لیے ملاں...... صاحب حیا ہے کیونکہ...... ملاں نمازی ہے

اور حضور علیہ السلام نے فرمایا

فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ (بخاری شریف جلد اول ص ۸)

بے شک حیا ایمان میں سے ہے یعنی ایمان کا حصہ ہے

ملاں صاحب حیا ہے تو      پھر      ملاں صاحب ایمان بھی ہے

پتہ یہ چلا

نمازی ہے تو      ملاں

برائی سے بچتا ہے تو      ملاں

صاحب حیاء ہے تو ملاں

صاحب ایمان ہے تو ملاں

تو پھر ملاں کو مبارک ہو اس شکر گزار اطاعت شعار ملاں پر اللہ اتنا راضی ہے کہ وہ فرشتوں میں اس کا فخریہ انداز سے ذکر کرتا ہے۔

## اللہ فخر فرماتا ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے تو اپنے صحابہ کو حلقہ بنائے ہوئے ملاحظہ فرمایا پوچھا کیوں اس طرح بیٹھے ہو؟ عرض کیا

جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَاهَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا

یارسول اللہ! ہم اس لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور جو اس نے اسلام کی دولت سے ہمیں مال مال فرمایا ہے اس کے اس احسان پر اس کا شکریہ ادا کریں۔

حضور نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ (مظہری)

اے اللہ کے ذکر و شکر کیلئے بیٹھنے والو! اللہ تم پر فرشتوں سے فخر کر رہا ہے۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم ص ۵۲۸)

## پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا

حضرات محترم!

گریجوایٹ بابو پر فخر کرتا ہے انگریز

نماز پڑھنے والے ملاں پر فخر کرتا ہے اللہ تعالیٰ

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا

گرامی قدر سامعین! فقیر عرض کر رہا تھا کہ نماز بے حیائی سے روکتی ہے۔ جناب



دائم اقبال دائم مرحوم نے خوب فرمایا

ایہہ نماز نیاز کمال تحفہ لکھاں اوگناں تے پردے پا دیوے

ایہہ نماز گندیاں منہ کالیاں نوں دھو مانج کے ثقل چڑھا دیوے

## ایک بہترین حکایت

بزرگوں نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ کچھ چور رات کو چوری کر کے نکلنے لگے تو گھر والے جاگ گئے اور انہوں نے چوروں کو دیکھ لیا چور بھاگ کھڑے ہوئے۔

گھر والے بھی پیچھے پیچھے بھاگے اور شور مچنے لگا... لوگو پکڑو چور ہیں... چور ادھر چوروں نے دیکھا کہ مسجد آ گئی چوک میں مڑتے ہی وہ مسجد میں گھس گئے اور لوگوں کے پہنچنے تک وہ نماز کی نیت باندھ چکے تھے۔

اب جو لوگوں نے دیکھا تو کہنے لگے چور تو غائب ہو گئے ہیں کہیں دور نکل چکے ہیں...... کسی نے کہا کہ ابھی موڑ مڑنے سے پہلے اسی چوک میں تو تھے... ایک بولا میرے سامنے مسجد میں گھسے ہیں سب لوگ کہنے لگے! تو پاگل ہے؟

مسجد میں اس وقت تہجد پڑھنے والے نمازی آتے ہیں چوروں کا وہاں کیا کام؟ لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے اور چور اللہ کے گھر میں

ضمیر نے جھنجوڑا ..... دل نے آواز دی..... غیرت ایمانی کو جوش آیا اور سوچا کہ

ابھی تو تم جھوٹی موٹی کے نمازی بنے ہو تو سزا سے بچ گئے ہو

اگر سچ مچ کے بن جاؤ گے تو جہنم کی سزا سے بچ جاؤ گے

سب چوروں نے توبہ کی اور مقربین خدا کی فہرست میں شامل ہو گئے۔

ایہہ نماز نیاز کمال تحفہ لکھاں اوگناں تے پردے پا دیوے

ایہہ نماز گندیاں منہ کالیاں نوں دھو مانج کے ثقل چڑھا دیوے

اللہ فرماتا ہے کہ

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (پ۲۱ سورۃ عنکبوت آیت نمبر ۴۵)

بے شک نماز بے حیائی اور گناہ سے روکتی ہے۔

## خشوع وخضوع

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا

مَنْ لَّمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهٗ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ

(تفسیر درمنثور)

جس شخص کی نماز اس کو بے حیائی اور گناہ سے نہ روک سکی وہ نماز نہیں

آج کل یہ مشاہدہ عام ہے کہ ایک شخص

بہت نمازی بھی ہے — اور بلیکیا بھی
بڑا نمازی بھی ہے — اور دوسروں کا حق کھانے والا بھی
بڑا نمازی بھی ہے — اور بہت بڑا جھوٹا بھی
بڑا نمازی بھی ہے — اور کم تولنے والا بھی

تو سرکار علیہ السلام کا یہ ارشاد اس کیلئے تازیانہ عبرت ہے کیونکہ اس میں نماز کا کمال خشوع وخضوع نہیں آسکا۔

اگر خشیت الٰہی اور محبت خدا میں مستغرق ہو کر نماز پڑھتا تو کیفیت وہی ہوتی جو آیت مبارکہ میں بیان کی گئی ہے۔

جے کر پڑھے محبت دی جاگ لا کے باطن ملک دے سیر کرادیوے
ولی پیر فقیر نماز کر دی غوث قطب ابدال بنا دیوے

## نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھو

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ نبی کریم علیہ السلام سے پوچھا یا رسول اللہ

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟



ارشاد فرمایا کہ

یہ شیطان کا نماز میں سے اچک لینا ہے جو لوگ نماز میں اوپر دیکھتے ہیں وہ اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ نگاہیں اوپر کی اوپر ہی رہ جائیں گی (تفسیر درمنثور)

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

نماز اس طرح پڑھا کرو گویا کہ یہ آخری نماز ہے (جامع صغیر)

بعض لوگ نماز پڑھتے ہیں تو ایک ایک منٹ میں چار چار رکعت ادا کر لیتے ہیں نہ قیام پورا نہ رکوع وسجود صحیح

## تعدیل ارکان

حضرات گرامی یاد رکھیے

تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے نماز کے ہر ہر رکن کو صحیح اور تسلی سے ادا کرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسم کے سامنے ایک شخص نے اس طرح جلدی جلدی سے نماز ادا کی تو سرکار نے اسے بلا کر فرمایا۔

صَلِّ اِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (مشکوۃ شریف)

نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا نماز ایسے پڑھو کہ گویا تم نماز میں اپنے رب کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ رہے تو وہ تو تمہیں ملاحظہ فرما رہا ہے۔

## بس نمازی دیکھ لی تیری نماز

ایک نمازی نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کے آگے سے مجنوں گزرا اس نے نماز توڑ کر مجنوں کو ڈانٹ پلائی اور کہا تجھے معلوم نہیں نمازی کے آگے سے گزرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔

مجنوں نے کف افسوس ملتے ہوئے کہا

عشق لیلیٰ میں میری حالت تباہ
وصل حق میں غیر پر تیری نگاہ

کیا اسی کو کہتے ہیں راز و نیاز
بس نمازی دیکھ لی تیری نماز

## نماز معراج مومن ہے

حضرات گرامی!

مجنوں نے نبی کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد یاد دلایا کہ

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

نماز مومن کی معراج ہے۔

اگر نماز میں حق تعالیٰ سے راز و نیاز نہ ہوا تو معراج کیسی؟

اگر معراج مومن نہ ہوا تو پھر یہ نماز کیسی؟

نماز کو عادت نہ بنا
نماز کو عبادت بنا

اور عبادت نام ہے غایت تذلل کا..... یعنی اس معبود حقیقی کے سامنے اپنے آپ کو انتہائی ذلیل کر کے پیش کرنا..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (پ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۳۸)

کھڑے رہو (نماز میں) اللہ کیلئے عاجزی کرتے ہوئے۔

آکڑ آکڑ کے..... ٹانگیں چوڑی کر کے..... تکبر کے ساتھ نماز میں کھڑے نہ ہوا کرو کیونکہ یہ شیطان کا طریقہ ہے۔

نماز پڑھ خشوع و خضوع سے
نماز پڑھ غائت تذلل سے
نماز پڑھ عاجزی سے
نماز پڑھ گویا کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے
نماز پڑھ گویا کہ یہ آخری نماز ہے



نماز پڑھ گویا کہ یہ تیری معراج ہے
نماز پڑھ گویا کہ تو اپنے رب سے راز و نیاز کر رہا ہے

## خاشعین کی نماز

ایسی نماز بے حیائی اور گناہ سے روکتی ہے اور ایسی نماز خاشعین کی نماز ہے۔ فرمایا

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۴۵)

اور بے شک وہ (نماز) ضرور بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر (بھاری نہیں)

یعنی کہ

منافق پر نماز بھاری ہے
اور مومن پر نماز آسان ہے کیونکہ اس کی معراج ہے

## تحفہ معراج

اور نماز تو ہے بھی تحفہ معراج مصطفیٰ (علیہ السلام) اور یہ اس نماز کی سب سے اہم اور افضل عبادت ہونے کی دلیل ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کو تمام عبادات ملیں زمیں پر نماز ملی عرش بریں پر

روزہ ملا زمیں پر
حج ملا زمیں پر
زکوۃ ملی زمیں پر
لیکن
نماز ملی عرش بریں پر

محبوب کے معراج کا تقاضا امت کی معراج قرار دیا گیا

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

نماز معراج مومنین ہے۔

## آسمانی فرشتوں کی یادگار

میرے آقا علیہ السلام نے شب معراج آسمان اول پر تمام ملائکہ کو جو کہ پہلے آسمان والے ملائکہ ہیں قیام میں حمد وثناء خداوند قدوس میں رطب اللسان پایا تو حضور کو بہت ہی لطف آیا۔محبوب کو لطف اندوز جب اللہ تعالیٰ نے ملاحظہ فرمایا......تو ارشاد ہوا جبریل! میرے حبیب کو یہ خوشخبری سنادو کہ:

ہم نے محبوب کی پسندیدگی ولطف اندوزی کی خاطر یہ قیام تحفہ معراج یعنی نماز میں فرض کردیا۔

اسی طرح دوسرے آسمان کے تمام ملائکہ کو دیکھا کہ وہ سب حالت رکوع میں ذات باری تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس میں مصروف ہیں تو میرے آقا کو بہت پیارے معلوم ہوئے۔فرمان خالق ہوا کہ جبریل! ہمارے محبوب سے کہہ دو ہم نے آپ کی اس پسندیدگی کو دوام بخشتے ہوئے یہ رکوع بھی نماز میں فرض کردیا۔

تیسرے آسمان کے ملائکہ کو سجدہ میں اور چوتھے آسمان کے فرشتوں کو التحیات میں دیکھ کر اظہار پسندیدگی فرمایا تو نماز کا سجدہ اور التحیات کی فرضیت کا سبب بن گیا۔

یہ تمام ملائکہ کی ادائیں اپنے حبیب علیہ السلام کی رضا کو مدنظر رکھ کر اللہ کریم نے نماز میں جمع فرمادیں اب جو شخص ان کی پابندی کرے گا وہ درجہ میں تمام ملائکہ کے برابر یا ان سے افضل ہوگا۔(تفسیر نعیمی مفصل پارہ نمبر ۱ ص ۸۲ مطبوعہ گجرات)

## امت مصطفویہ کا اعزاز

مختلف نمازوں کو مختلف پیغمبروں نے ادا فرمایا

حضرت آدم علیہ السلام نے — نماز فجر ادا فرمائی
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے — نماز ظہر ادا فرمائی
حضرت یونس علیہ السلام نے — نماز عصر ادا فرمائی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے — نماز مغرب ادا فرمائی



حضرت موسیٰ علیہ السلام نے — نماز عشاء ادا فرمائی

(تفسیر روح البیان پارہ نمبر ۱ زیر آیت ویقیمون الصلوٰۃ)

اللہ تعالیٰ نے امت مصطفویہ کو اعزاز بخشا کہ جب وہ ایک نماز ادا کرے تو چار آسمانوں کے فرشتوں کی سنت پوری ہو اور اگر وہ دن کی پانچوں نمازیں ادا کرے تو پانچ اولوالعزم پیغمبروں کی سنت ادا ہو۔

نماز — یادگار ملائکہ
نماز — سنت انبیاء
نماز — تحفہ معراج مصطفیٰ

ایہہ نماز نہ چھڈی پیغمبراں نے ہووے کون جو سِس اٹھاوے
اج کل بے نمازی بنے مرشد اہناں پایاں نرگ جلا دیوے

## بے نماز پیر

روزمرہ کا عام مشاہدہ ہے کہ

یہ ہیں تو حضرت صاحب — مگر نماز نہیں پڑھتے
یہ ہیں تو پیر ومرشد — مگر نماز نہیں پڑھتے
یہ ہیں تو ولی کامل — مگر نماز نہیں پڑھتے
یہ ہیں تو امام المشائخ — مگر نماز ایک بھی نہیں پڑھتے

یہ پیر ومرشد نہیں بلکہ اہلسنّت وجماعت کی پیشانی پر بدنما دھبہ ہیں......خدا کیلئے ان پیروں اور جاہل صوفیوں سے بچو ورنہ

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یہ شیطان کے کارندے ہیں

بے نماز — پیر نہیں ہوسکتا
بے نماز — مرشد نہیں ہوسکتا

بے نماز ولی نہیں ہوسکتا

بے نماز شیخ نہیں ہوسکتا

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

خلاف پیمبر کسے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

پیغمبر کے طریقہ کے خلاف اگر کسی نے اپنی علیحدہ راہ نکالی تو وہ ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔

آج کل بے نمازی بنے مرشد اہناں پاپیاں نرگ جلا دیوے

بے نماز دا قلب سیاہ مردا بھانویں پیریاں لکھ جگا دیوے

یہ پیران بھنگ یہ مرشدان ڈوڈا

نہ پڑھیں نماز نہ رکھیں روزہ

لوگ کہتے ہیں جی حضرت صاحب تو پہنچے ہوئے ہیں مگر کہاں؟ ...... یہ نہیں بتاتے کیونکہ جیسے پیر ویسے ہی مرید

ہم بتاتے ہیں کہ حضرت صاحب پہنچے ہوئے ہیں...... کہاں؟ ... بالکل جہنم کے درمیان

## اشرف المخلوقات کی افضل عبادت

انسان اشرف المخلوقات ہے ...فرمایا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (پ۳۰ سورۃ التین آیت نمبر۴)

بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (عقل وشکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر

یہ سب مخلوقات سے اعلیٰ

اس کی عبادت سب کی عبادات سے اعلیٰ



اور وہ ہے نماز کیونکہ اس میں تمام مخلوقات کی عبادات جمع کر دی گئی ہیں توجہ فرمائیں۔

تمام درخت ہروقت ہیں قیام میں

تمام چوپائے ہمہ وقت ہیں رکوع میں

تمام سانپ بچھو وغیرہ ہروقت ہیں سجدہ میں

تمام مینڈک وغیرہ ہروقت ہیں قعدہ میں

انسان چونکہ ان سب سے افضل ہے اس لئے اس کی عبادت ان تمام عبادات کا مجموعہ اور ان تمام سے افضل ہے۔

## نماز ہر مصیبت سے نجات

گرامی حضرات!

تمام مصائب کا خاتمہ نماز

تمام مشکلات کا حل ہے نماز

تمام بیماریوں کا علاج ہے نماز

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر۴۵)

مدد مانگو صبر اور نماز کے ساتھ

بارش نہ ہو تو نماز پڑھو نماز استسقاء

سورج گرہن ہو تو نماز پڑھو نماز کسوف

چاند گرہن ہو تو نماز پڑھو نماز خسوف

حاجت پیش آئے تو نماز پڑھو نماز حاجت

نماز ... وہ ایسا نسخہ کیمیا ہے کہ جب اس کے ساتھ اللہ کی بارگاہ سے مانگے گا تو رد نہ کیا جائے گا۔

نماز پڑھ — اللہ راضی

اللہ راضی — سارا جگ راضی

اللہ ناراض — سارا جگ ناراض

## نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

گرامی حضرات! بات کتنی دور نکل گئی عرض کر رہا تھا کہ نماز کو خشوع وخضوع کے ساتھ......صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں کہ

ایک بزرگ گزرے ہیں حضرت حاتم زاہد رحمۃ اللہ علیہ......ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟

فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو

اچھی طرح وضو کرتا ہوں

پھر مصلی پر سیدھا کھڑا کرتا ہوں اور

دل میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ

کعبہ معظمہ میرے چہرے کے سامنے ہے

مقام ابراہیم میرے سینے کے آگے ہے

اللہ میرے پاس ہے جو میرے حال کو دیکھ رہا ہے......گویا کہ

میرے قدم پل صراط ہیں

جنت میری داہنی طرف ہے

دوزخ میرے بائیں طرف ہے

ملک الموت میرے پیچھے کھڑے ہیں . . . اور ہر نماز کے متعلق یہ خیال کرتا ہوں کہ

یہ میری آخری نماز ہے پھر

تکبیر تحریمہ کہتا ہوں ....پھر



قرآن کی تلاوت اس طرح کرتا ہوں کہ

ایک ایک لفظ کے معنی پر غور کرتا ہوں

عاجزی کے ساتھ رکوع کرتا ہوں

گریہ وزاری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں

قبولیت کی امید پر التحیات پڑھتا ہوں

سنت کے طریقہ پر سلام پھیرتا ہوں......پھر

جب فارغ ہوتا ہوں تو اس نماز کے قبول ہونے کی امید اور مردود ہونے کے خوف میں مشغول ہوتا ہوں۔

اسی طریقہ سے میں عرصہ تیس سال سے نماز پڑھ رہا ہوں۔

(تفسیر روح البین، بحوالہ تفسیر نعیمی پارہ اول ص ۸۳ مطبوعہ گجرات)

## غافل وریاکار نمازی

گرامی حضرات!

ایسے ایسے لوگ جو اس خشوع وخضوع سے تیس تیس برس نماز ادا کرتے ہیں گویا کہ سارا وقت نماز میں ہی صرف کر دیا ایک نماز ادا کر لی تو دوسری کا وقت قریب ہو چکا اس کی ادائیگی کا فکر دامنگیر ہو جاتا ہے اور کچھ ایسے بھی نمازی ہیں جن کے متعلق اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ○ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ○ (پ ۳۰ سورة الماعون آيت نمبر ۶ ۔ ۵ ۔ ۴)

پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کیلئے جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں وہ جو ریاکاری کرتے ہیں۔

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیروی ثم الازہری علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ ”کھلے بندوں جو آخرت کا انکار کرتے تھے ان کا حال تو آپ نے سنا اب

ذرا ان منافقین کا حال بھی سنیے جنہوں نے بظاہر تو اپنے آپ کو مسلمانوں کے زمرے میں شامل کر رکھا ہے لیکن ان کے دلوں میں قیامت پر ایمان نہیں اس لئے نماز کے بارے میں بڑی غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ سَاهُوْنَ: غَافِلُوْنَ یعنی نماز کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں نماز ادا ہوگئی تو ہوگئی نہ ہوئی تو انہیں ذرا دکھ نہیں۔

اگر نماز پڑھتے ہیں تو کسی ثواب کے امیدوار نہیں ہوتے اور اگر نہیں پڑھتے تو کسی عذاب کا اندیشہ نہیں ہوتا اگر لوگوں میں گھر گئے تو نماز پڑھ لی تنہا ہوئے تو ہضم کر گئے یا نماز پڑھتے تو ہیں لیکن صحیح وقت پر ادا نہیں کرتے یونہی بیٹھے گپیں ہانکتے رہتے ہیں اور جب وقت ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو تیزی سے اٹھتے ہیں اور تین چار ٹھونگے مار کے فارغ ہو جاتے ہیں یا نماز میں جس خشوع و خضوع کی ضرورت ہے اس کی انہیں ہوا تک نہیں لگی ہوتی کھڑے تو نماز میں ہوتے ہیں لیکن دل افکار غیر سے پر ہوتے ہیں عبادت و ذکر الٰہی کی لذت سے کبھی سرشار نہیں ہوتے غفلت کی یہ سب قسمیں ہیں سچے مومن کو چاہئے کہ ان تمام سے پرہیز کی پوری پوری کوشش کرے۔

عطا نے بڑی پیاری بات کہی ہے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَالَ عَنْ صَلٰوتِهِمْ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ یعنی اللہ کا شکر ہے کہ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فرمایا فِيْ صَلٰوتِهِمْ نہیں فرمایا ورنہ شاید ہی کوئی نمازی اس ویل سے محفوظ رہتا ہر مسلمان کو اثنائے نماز میں سہو ونسیان سے سابقہ پڑتا رہتا ہے اس کی تلافی کیلئے سجدہ سہو کا حکم دیا گیا۔

نماز کے معاملہ میں غافل ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ریاکار بھی ہیں جو کوئی کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نہیں کرتے خلوص نیت سے یکسر محروم ہیں جو نیکی کرتے ہیں اس خیال سے کرتے ہیں کہ لوگ انہیں نیک کہیں گے ان کی عبادتوں کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت پیدا ہو جائے گی انہیں شہرت و ناموری حاصل ہوگی اور اس طرح وہ دنیوی منفعتیں اور مفادات آسانی سے حاصل کر سکیں گے۔"

(تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۶۸۱۔۶۸۰)



## ایسا شخص منافق ہے

حضرات محترم! اس تفسیر سے پتہ چلا کہ جو شخص مومن ہو اور اپنے ایمان میں سچا بھی ہو تو اس میں ریاکاری اور غفلت نہ ہوگی بلکہ وہ ہر نماز کو اپنے صحیح وقت میں درست طریقہ سے ادا کرے گا خواہ وہ اکیلا ہو یا اجتماع میں وہ کبھی بھی نماز میں بغیر کسی وجہ کے سستی نہ کرے گا اور نماز اس لئے نہ پڑھے گا کہ وہ لوگوں میں پارسا مشہور ہو بلکہ صرف اور صرف اپنے رب سے ڈرتے ہوئے آخرت کے عقیدہ پر یقین رکھتے ہوئے پڑھے گا اگر ایسا نہیں تو وہ مسلمان نہیں بلکہ منافق ہے۔

## مومن اور کافر کے درمیان فرق

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (احمد و مسلم شریف)

اور ارشاد فرمایا

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ (مشکوٰۃ وابن ماجہ شریف)

جس شخص نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا پس تحقیق اس نے انکار کیا

اور یہ انکار پر اصرار یعنی نمازوں کو جان بوجھ کر چھوڑتے رہنا ایمان و اسلام سے نکال کر کفر و شرک میں مبتلا کر دیتا ہے۔

جان بجھ جو ترک نماز کردا رب کافراں نال سزا دیوے

| | |
|---|---|
| نماز میں کاہلی و سستی کا مرتکب | منافق |
| نماز جان بوجھ کر چھوڑنے والا | کافر |
| نماز دکھلاوے کی پڑھنے والا | ریاکار |
| جبکہ | |
| نماز اپنے وقت میں صحیح ادا کرنے والا | مومن |

نماز ہر حال میں پڑھنے والا — مومن

ریاکاری سے بچنے والا — مومن

## ہمیں اپنا احتساب خود کرنا ہے

اب ہمیں اپنا احتساب خود کرنا ہے کہ کہیں ہم خود ایمان کی حدود پھلانگ کر کفر کی حدود میں داخل تو نہیں ہو رہے ہیں۔

کیا ہم وقت پر نماز کی صحیح ادائیگی کرتے ہیں؟

کیا ہم جان بوجھ کر نماز قضا تو نہیں کرتے؟

کیا ہم لوگوں کو دکھلانے کیلئے تو نماز نہیں پڑھتے؟

اگر ہم میں یہ صفات نہیں ہیں تو سچی توبہ کرکے ان صفات کو اپنے اندر پیدا کریں۔

اگر ہم میں یہ صفات موجود ہیں تو دوبارہ اپنے آپ کو احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کرکے دیکھیں کہ

کیا ہماری نماز نے ہمیں بے حیائی سے روکا؟

کیا ہماری نماز نے ہمیں گناہوں سے دور کیا؟

اگر نہیں کیا تو پھر سمجھیں کہ

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

اگر نماز نے ہمیں فحاشی' عریانی اور جرائم و گناہ سے محفوظ نہیں کیا تو یقیناً

ہم نے سچے دل اور اخلاصِ نیت سے نہیں پڑھی۔

ہم نے اپنے اندر خوفِ خدا اور عقیدۂ آخرت کی پختگی پیدا نہیں کی۔

ہم نے پھر نماز صرف اور صرف دکھلاوے کی پڑھی۔

ہم نے نماز قائم نہ کی اور اَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ کو نہیں سمجھا۔

پھر ہمیں سچے دل سے توبہ کرکے



اپنے اندر اخلاص پیدا کرنا ہوگا۔

اپنے اندر خوف وخشیت الٰہی کو پیدا کرنا ہوگا۔

اپنے اندر عقیدۂ آخرت وقیامت پر یقین پیدا کرنا ہوگا۔

اور جب یہ پیدا ہوگیا تو پھر آپ دیکھیں گے کہ واقعی یہ فرمان الٰہی کہ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (پ۲۱ سورۂ عنکبوت آیت نمبر ۴۵)

بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے۔

حق اور سچ ہے۔

## نماز کی تبلیغ

حضرات محترم! آج کل لوگوں کی اکثریت یہ کہتی ہوئی نظر آتی ہے کہ

ہماری اولاد گستاخ ہے۔

ہمارے کہنے میں نہیں ہے۔

بے حیا ہو چکی ہے۔

کبھی ہم نے یہ نہیں سوچا کہ ہم اپنی اولاد کو نماز کی تلقین کرتے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ جب ہم خود نمازی نہیں تو اولاد کو نماز کی تلقین کیونکر کریں گے؟

اور جب اولاد نمازی نہ ہوگی تو باحیا کیسے ہوگی؟

جبکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ فرمان الٰہی ہے کہ

''بے شک نماز بے حیائی اور گناہ سے روکتی ہے۔''

نماز نہ پڑھی جائے تو بے حیائی کیسے رکے گی؟

آپ تجربہ کرلیں کہ آج ہی سے اگر آپ اپنی اولاد کو نماز کی تبلیغ شروع کردیں تو آپ چند روز میں اولاد کو تابع فرمان اور باحیا پائیں گے کیونکہ ارشاد ربانی ہے کہ

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا

(پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۲)

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرتے رہیے اور خود بھی اس کا اہتمام کیجئے نہیں سوال کرتے ہم آپ سے روزی کا۔

### حضور اہل بیت کو نماز کیلئے ارشاد فرماتے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم خداوندی ہے کہ اپنے اہل کو نماز کا حکم فرماتے رہیے اور مفسرین و محدثین نے تصریح فرمائی کہ یہاں اہل سے مراد اہلخانہ تو ہیں ہی مگر اس سے مراد حضور علیہ السلام کے تمام غلام بھی ہیں۔ نبی اکرم علیہ السلام اپنے غلاموں کو تو نماز کی تلقین و تبلیغ فرماتے ہیں مگر اہل بیت کو خصوصاً نماز کا ارشاد فرماتے حضرات شیر خدا اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہما کو خود نماز صبح کیلئے بیدار فرماتے۔

### ہم سے رزق کا سوال نہ ہوگا

آج ہم سارا سارا دن محنت مشقت مزدوری کیلئے بھاگے پھرتے ہیں تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے مگر جب اللہ تعالیٰ کے گھر سے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کی آواز آئے تو نماز کیلئے جانے کے بجائے ہمیں تھکاوٹ محسوس ہونے لگتی ہے حالانکہ جس رزق کیلئے ہم شب و روز کوشاں رہتے ہیں اس کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا۔

لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۲)

ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کریں گے (بلکہ) ہم آپ کو رزق عطا کریں گے۔

بلکہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر)

یقیناً اللہ جسے چاہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

اگر ہم اس ارشاد کو برحق سمجھتے ہیں تو ہمیں یقین ہونا چاہئے کہ جس رزق کیلئے ہم دن رات ایک کرتے ہیں وہ تو ہمیں ہمارا رازق عطا فرمائے گا اور بے حساب جسے چاہے دے گا۔

اور اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں تو پھر ہمیں یہ بھی یقین رکھنا چاہئے کہ ہم سے اس رزق



کا سوال نہ کیا جائے گا۔

تو پھر ہمیں اس امر کی خاطر کمربستہ ہونا چاہئے جس کا سوال کیا جائے گا اور وہ ہے نماز

اور سب سے پہلے نماز کا سوال کیا جائے گا۔

مگر افسوس صد افسوس

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں وہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

اور

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

ہماری اولادیں تابع فرمان اور باحیا ہو سکتی ہیں کہ

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

### کچھ سامان آخرت بھی کیجئے

محترم سامعین کرام!

ہم اس چند سالہ فانی زندگی کیلئے دن رات کوشاں ہیں کہ ہم نے اس دنیا میں رہنا ہے تو سامان زیست بھی پیدا کرلیں۔

کوٹھیاں بنالیں
بنگلے تعمیر کرلیے
کاریں خریدلیں

تا کہ یہ زندگی بحسن و خوبی تمام ہو..... مگر ذرا خیال کیجئے کہ وہ اخروی زندگی جہاں ہم نے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے

اس کیلئے کبھی ہمیں ذرا سا خیال نہیں آتا کہ کچھ سامان آخرت کی بھی فکر کر لیں
حالانکہ یہ ساٹھ' ستر' اسی' نوے یا سو دو سو سالہ زندگی کا تناسب اس اخروی زندگی
کے لحاظ سے ایک سیکنڈ بھی نہیں بنتا۔

کل نمازوں کا دن رات میں وقت ہی کتنا بنتا ہے۔

چوبیس گھنٹوں میں سے بمشکل ایک گھنٹہ

جہاں ایک سیکنڈ رہنا ہے اس کیلئے تو ہماری چوبیس گھنٹے دوڑ لگی ہوئی ہے اور جہاں
ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اس کیلئے ہم ایک گھنٹہ بھی نہیں نکال پا رہے اور ہم نے غلامی رسول
کے دعویدار بھی سب سے زیادہ ہیں اور عاشق رسول بھی بہت بڑے۔

## سرکار دو عالم علیہ السلام کی نماز

گرامی سامعین! ہم جس نبی علیہ السلام کے غلام ہیں ان کی نماز کا تو یہ عالم تھا کہ
ایک شخص نے ام المومنین سیدہ عائشہ الصدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما سے
پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنا دیں۔

فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی کونسی بات عجیب نہ تھی...... ہر بات ہی عجیب تھی.....

ایک شب میں نے دیکھا کہ میرے آقا نماز کیلئے قیام فرما ہوئے اور گریہ شروع فرما دیا۔

اس قدر روئے کہ آنسو مبارک سینہ بے کینہ پر بہنے لگ

پھر سجدہ فرمایا تو ایسا ہی منظر رہا سجدے سے اٹھے تو روتے ہوئے

یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر صبح کی نماز کیلئے عرض کر دیا

میں نے عرض کیا یارسول اللہ

آپ تو معصوم ہیں

بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں تو
آپ اس قدر کیوں گریہ فرماتے ہیں...... ارشاد فرمایا

کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں (اقامت الحجتہ)



## سوا چھ پارے چار رکعات میں

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں میں سرکار علیہ السلام
کے ساتھ تھا۔ حضور نے مسواک فرمائی۔ وضو فرمایا اور نماز کی نیت باندھ لی۔ میں بھی
حضور کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔

حضور علیہ السلام نے ایک ہی رکعت میں سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی

جہاں کہیں آیت رحمت آتی تو حضور اس مقام پر دیر تک رحمت کی دعا فرماتے اور
جب آیت عذاب آتی تو سرکار دیر تک عذاب سے پناہ مانگتے۔

سورۃ البقرہ ختم فرما کے رکوع فرمایا

رکوع بھی اسی قدر فرمایا جتنی طویل مدت میں سورۃ البقرہ تلاوت فرمائی تھی اور
رکوع میں

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْعَظْمَةِ پڑھتے رہے۔

پھر اتنا ہی طویل سجدہ فرمایا

پھر حسب سابق دوسری رکعت میں پوری سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی۔

میرے آقا ایک ایک رکعت میں ایک ایک سورۃ تلاوت فرماتے رہے۔

اس طرح چار رکعات میں آپ نے      پاروں کی تلاوت فرمائی اور سورۂ مائدہ
کو چوتھی رکعت میں ختم فرمایا

اسی طرح ہر آیت رحمت پر طلب رحمت اور ہر آیت عذاب پر عذاب سے پناہ
مانگتے رہے اور اسی قدر طویل رکوع و سجود فرماتے رہے۔

## یہ حبیب کبریا کی نماز ہے

گرامی قدر سامعین!

یہ کس کی نماز ہے؟

یہ امام الانبیاء کی نماز ہے۔

یہ سید المرسلین کی نماز ہے۔

یہ حبیب کبریا کی نماز ہے۔

یہ اس کی نماز ہے جس کی خاطر دو عالم کو تخلیق کیا گیا۔

اور جب یہ حبیب اس قدر طویل قیام فرماتے تو مبارک قدموں پر ورم آجاتا......

تبھی تو ارشاد ربانی ہوا......اے مزمل کی کملی اڑھنے والے محبوب

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

رات کو قیام فرمائیے لیکن قلیل

نہ کہ اس قدر طویل

کہ پاؤں متورم ہو جائیں

آدھی یا آدھی سے کچھ زیادہ یا کچھ کم رات قیام فرمائیے

میں یہ بھی نہیں فرماتا کہ قیام نہ فرمائیے

کیونکہ

ساری کائنات کا قیام ایک طرف ......اور اے محبوب آپ کا قیام ایک طرف

ساری کائنات کہے: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تو میں وہ لطف نہیں پاتا جو آپ کے کہنے سے پاتا ہوں۔

اور ساری کائنات کی قرآن خوانی سے وہ مزہ نہیں آتا جو آپ کی قرآن خوانی سے آتا ہے۔

اس لئے

آدھی رات یا

آدھی رات رات سے کچھ کم یا

آدھی رات سے کچھ زیادہ قیام کیجئے



اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرمائیے۔

تاکہ آپ کی عبادت کا ذوق بھی پورا ہو

اور میری سماعت کا شوق بھی پورا ہو۔

اور میری سماعت کا شوق بھی پورا ہو

دنیا والوں کو پتہ چل جائے کہ

میں آپ کا معبود ہوں

اور آپ میرے محبوب ہیں

اور یہ نماز میرے محبوب کی نماز ہے

نمازیو! نماز کا طریقہ وہ اپناؤ جو میرے حبیب کا ہے۔

سرکار نے فرمایا

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ

نماز پڑھو اس طرح جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

## اللہ کے محبوب بندے بن جاؤ

گرامی حضرات! لوگ تو کہتے ہیں کہ نماز میں نبی کا خیال آنے سے نماز نہیں ہوتی۔

مگر حبیب خدا کا ارشاد ہے کہ صرف خیال ہی نہ لاؤ بلکہ اپنی نماز کو میری نماز کے مشابہ بنالو یقین جان لو کہ

اگر تمہاری نماز میری نماز کے مشابہ ہو گئی تو تم بھی اللہ کے محبوب بندے بن جاؤ گے۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

مجھے کیا خبر تھی قیام کی مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی کہ جھکا رہا میں نماز میں

## ان لوگوں سے پوچھئے

یہ جو لوگ سرکار کے خیال سے نماز کا فساد تصور کرتے ہیں ان سے پوچھیے کہ کیا یہ التحیات ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

پڑھتے ہیں؟ کہ نہیں

اور کیا یہ درود شریف میں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

پڑھتے ہیں؟ یا کہ نہیں

اگر نہیں پڑھتے تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

اگر ہو جاتی ہے تو آج سے یہ پڑھنا چھوڑ دیں

اگر نہیں ہوتی اور یقیناً نہیں ہوتی تو بتائیں کہ

یہ پڑھتے ہوئے نبی کریم علیہ السلام کا خیال آتا ہے یا نہیں؟

اگر نہیں آتا تو یہ سلام کس پر پڑھتے ہو اور یہ درود کس پر بھیجتے ہو؟

اگر آتا ہے تو تمہارے فتوے کے مطابق تمہاری نماز نہ ہوئی

اگر تمہاری نماز ہو جاتی ہے تو فتویٰ غلط

اگر فتویٰ بھی درست ہے اور تمہاری نماز بھی ہو جاتی ہے تو بتاؤ کہ یہ وہی چال نہیں کہ

رند کے اندر ہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

دعا ہے کہ اللہ کریم محبت رسول سے سرشار ہو کر نماز ادا کرنے کی توفیق رحمت فرمائے آمین



دائم منگ نماز حسین والی جھڑا سجدے وچہ سیس کٹا دیوے

اے خالق و مالک اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مقدس کے طفیل ہمیں سچا اور پکا نمازی بنادے آمین ثم آمین

بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمِ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

# یزید ملعون

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## یزید کے حمایتیوں کی تقریریں

صاحب صدر و حاضرین محفل! مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں پر کچھ روز پہلے یزید کے بہی خواہوں نے اس کے حق میں تقریریں کی ہیں اور ان تقاریر میں خصوصی طور پر وہ ان مسائل پر زور دیتے رہے کہ

یزید صحابی رسول تھا    جو یزید کو مسمان نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں ہے



یزید امیر المومنین تھا

یزید پیدائشی جنتی تھا

یزید امام حسین کا رشتہ دار تھا

قبل اس کے کہ میں اس موضوع پر کوئی وضاحت آپ کے سامنے عرض کروں آیئے ہم سب مل کر ایک دعا مانگتے ہیں۔

## سب دعا مانگیں

غلامانِ یزید بھی اور غلامانِ حسین بھی یہ دعا مانگیں

"یا اللہ ہم میں سے جو امام حسین علیہ السلام کے غلام ہیں ان کا حشر بروز قیامت امام حسین علیہ السلام کے قدموں میں فرما اور انہیں بروز محشر غلامانِ حسین میں اٹھا اور جو غلامانِ یزید ہیں ان کا حشر بروز قیامت یزید کے ساتھ کر اور انہیں قیامت کے دن یزید کے غلاموں میں اٹھا۔

## اے محشر والو

جس وقت کہ ایک ندا آئے گی۔

يَا اَهْلَ الْمَحْشَرِ غضوا ابصاركم وَنكسوا رُؤُوْسَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَى الصِّرَاطِ

اے محشر والو! گردنیں جھکا دو اور آنکھیں بند کر لو حتیٰ کہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزر جائے۔

## شہید کربلا کا خون جب خاتون مانگے گی

پھر جب داور محشر ایک ایک اہل محشر کو بلا بلا کر فرمائے گا۔

قاری صاحب کیا لائے ہو آج میری بارگاہ میں تو قاری صاحب پیش کریں گے    تلاوت

حافظ صاحب کیا لائے ہو آج میری بارگاہ میں تو حافظ صاحب پیش کریں گے    قرآن

عالم صاحب کیالائے ہو آج میری بارگاہ میں تو عالم پیش کریں گے اپنا — علم
محدث صاحب کیالائے ہو میر بارگاہ میں تو محدث پیش کریں گے اپنی — حدیث دانیاں
مفسرین صاحبان کیالائے ہو میری گاہ میں تو مفسرین پیش کریں گے اپنی — تفسیری روانیاں
مجتہد صاحب کیالائے ہو میری بارگاہ میں تو مجتہد پیش کریں گے اپنا — اجتہاد

اور جب باری آئے گی — مخدومہ کونین کی
جب باری آئے گی — والدہ حسنین کی
جب باری آئے گی — نبی کی نور عین کی
جب باری آئے گی — راحت جان مصطفیٰ کی
جب باری آئے گی — ام شہیدان وفا کی

ارشاد ہو گا میرے نبی کی شہزادی آپ آج میری بارگاہ میں کیا لائی ہو تو وہ پیش کریں گی۔

علی اصغر کا خون سے بھیگا ہوا چھوٹا سا کرتہ
علی اکبر کی خونی سرخ روائے مبارکہ
عباس علمبردار کے کٹے ہوئے بازو
جناب قاسم کے سینے سے نکلا ہوا برچھ
امام حسین کا خنجر سے کٹا ہوا گلوئے نازنین

اور بارگاہ الٰہی میں پیش کر کے

شہید کربلا کا خون جب خاتون مانگے گی
خدا جانے وہاں اس وقت کیا کچھ ماجرا ہو گا

حضرت خاتون جنت سلام اللہ علیہا ایک ماں ہونے کی حیثیت سے جب یہ فرمائیں گی میرے مولا آج مجھے بتایا جائے۔

میرے اس شیر خوار نے کس کے شیر خوار کو خون میں نہلایا تھا



میرے شہزادہ علی اکبر کو کس جرم کی سزا میں تیروں سے چھلنی چھلنی کیا گیا تھا۔
میرے عباس علمبردار نے کس کے بازو توڑے تھے۔
میرے قاسم نے کس کے جوان کو برچھے مارے تھے
اور میرے اس حسین نے کس کا گلا کاٹا تھا
بتا...... تیرے حبیب کے خاندان کو خون کی ندیوں کے سپرد کیوں کیا گیا تھا۔
تو ہم دعا کرتے ہیں
اے داور محشر...... اس وقت ہمارا حشر امام حسین کے قدموں میں فرمانا اور ان یزیدیوں کا حشر اس یزید کے ساتھ فرمانا

ہم کسی سے — کیوں لڑیں؟
ہم مناظرہ — کیوں کریں؟
ہم مجادلہ — کیوں کریں؟

عقائد میں کسی کے دخل دینے کی ضرورت کیا
قیامت پر بھی کوئی فیصلہ باقی تو رہنے دو

### پھر معلوم ہو جائے گا

گرامی حضرات! اس وقت پھر قرآن کی آواز آئے گی سنو

مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا

جو کوئی (شخص کسی) مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے گا۔

بس پھر

قاتل ایک طرف ہو جائیں گے — مقتول ایک طرف
قاتلوں کا سردار اپنی ذریت کے ساتھ — مقتولوں کا سردار اپنے غلاموں کے ساتھ
جدھر یزید جائیگا ادھر ہی اسکے ماننے والے — جدھر حسین جائیں گے ادھر ہی ان کے غلام

پھر معلوم ہو جائے گا کہ

| | | |
|---|---|---|
| یزید امیر المومنین ہے | یا | امیر الملعونین |
| یزید خلیفۃ المسلمین ہے | یا | خلیفۃ الجن مین |
| یزید پیدائشی جنتی ہے | یا | دائمی جہنم کا ایندھن |
| یزید صحابی رسول ہے | یا | موذی رسول |
| یزید حسین کا رشتہ دار ہے | یا | عظمت حسین کا غدار |

## کیا یزید صحابی رسول تھا

یہ مولوی ملاں بڑی ڈھٹائی سے کہتے رہے ہیں کہ یزید تو صحابی رسول تھا اور اس نام کے ایک اور صحابی رسول سے مخلوط کر کے دھوکہ دیتے رہے ہیں۔

میں کہتا ہوں

میرے حبیب علیہ السلام کے تمام صحابہ کرام علیہم کی سوانح طیبات منصۂ شہود پر آ چکی ہیں کسی ایک ان سوانح میں سے کتاب کے اندر یزید کا ذکر دکھاؤ بشرطیکہ نام یزید ابن معاویہ ہو نہ کہ یزید ابن ابی سفیان

## بہت بڑا دھوکہ اور فراڈ

حضرات گرامی! یہ کتنا بڑا دھوکہ ہے اور فراڈ کہ تمام صحابہ کرام میں یزید ابن معاویہ کا نام نہیں ہے۔ اگر ہے تو یزید ابن ابی سفیان کا نام ہے یہ لوگ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یزید بن ابی سفیان کے نام سے ابن ابی سفیان کاٹ کر یزید کو صحابیت کی صف میں کھڑا کرنے کی ملعون کوشش کرتے ہیں۔

## یزید ۲۵ میں پیدا ہوا

غور فرمایئے! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارکہ ۱۰ھ بروز پیر ہوا جیسا کہ سیرت طیبہ کی تمام کتب میں موجود ہے حتیٰ کہ ولادت کی تاریخ میں تو اختلاف ہے مگر



وصال کی تاریخ میں کسی بھی مکتب فکر کا اختلاف نہیں ہے۔

اسی طرح یزید کی پیدائش کے سنہ میں کسی کو اختلاف نہیں ہے حتیٰ کہ حافظ الحدیث امام سیوطی علیہ الرحمت نے تاریخ الخلفاء میں حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے سوانح کربلا میں یزید کا سن پیدائش ۲۵ھ تحریر کیا ہے۔

## جو ابھی ماں کے رحم میں نہ آیا تھا صحابی بن گیا

انتقال رسول علیہ السلام سے پندرہ سال بعد میں پیدا ہونے والے یزید کو صحابی رسول کہنا ان مقررین و جہلاء خطباء کی تاریخ دانی کا ہی کمال ہو سکتا ہے کہ جو ابھی باپ کی صلب سے ماں کے رحم میں نہ آیا تھا وہ بھی صحابی رسول بنا دیا گیا۔

جو بھی چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

## دراصل یہ لوگ دشمنان صحابہ ہیں

حضرات محترم! یزید کو صحابی ثابت کرنے والے دراصل صحابہ کرام کے صاف و پاک دامن پر غلاظت کے چھینٹے اڑانا چاہتے ہیں تاکہ دشمنان صحابہ کو یہ کہنے کا موقع فراہم ہو کہ معاذ اللہ صحابہ بھی ایسے ہی تھے جیسا یزید۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کیلئے اگر تم مسلمان ہو اور عظمت صحابہ پر جان و دل سے فدا ہونے والے ہو تو معیار صحابیت کو یزیدی آلودگیوں سے داغدار نہ کرو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنا دھن من تن سب کچھ آل رسول پر قربان کرنے والے
یزید اقتدار فانی کی خاطر اہل بیت کو شہید کرنے والا

چہ نسبت خاک را بعالم پاک

| | |
|---|---|
| اصحاب رسول شراب سے دور دور | یزید ہر وقت نشہ شراب میں مخمور |
| اصحاب کے ہاتھوں میں کتاب اللہ کا نور | یزید زناکاری میں رہا بدستور |

اصحاب کے حق میں كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى کا ارشاد دائر ہے۔

یزید سب سے بڑا فاسق و فاجر ہے۔

صحابہ کے جنگ بدر میں رؤسا قریش کو اسلام اور بانی اسلام کیلئے نی النا کیا۔ یزید نے اہل بیت سے بدر کے مقتولین کا انتقام لیا۔

## بدر کا بدلہ

الصواعق المحرقہ...... تاریخ الخلفاء...... تسطر مظہری میں موجود ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قافلہ مقدس یزید کے دربار میں پہنچا تو سونے کے طشت میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرانور اس کے سامنے رکھا گیا تو میرے آقا کے ان لبوں پر چھڑی مارنے لگا جو بوسہ گاہ مصطفیٰ تھے اور اشعار پڑھتا تا کہ

یٰلَیْتَ اَشْیَاخِیْ بِبَدْرٍ شَھِدُوْا
وَلَسْتَ مِنْ جُنْدُبٍ اِنْ لَّمْ تَنْقَمْ
مِنْ بَنِیْ اَحْمَدَ مَا کَانَ قَدْ فَعَلَ

(مہر منیر گولڑہ شریف ص ۴۶۳)

## اس کے باوجود یزید صحابی ہے

حضرات بتایئے! معرکہ بدر میں کون آمنے سامنے تھا

| | |
|---|---|
| ادھر حق | ادھر باطل |
| ادھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ والے | ادھر لَاتُ مَنَات وعزیٰ والے |
| ادھر نور توحید و رسالت والے | ادھر کفر و ضلالت والے |
| ادھر امام الانبیاء جیسی سرکار | ادھر کفر کی یلغار |

تو شخص یہ کہے کہ میں نے آل مصطفیٰ سے بدر کا بدلہ لے لیا ہے آج میرے وہ اشیاخ جو فی النار ہو چکے موجود ہوں تو میں انہیں خوش کرتا اور یہ خوشخبری سناتا کہ میں نے بدر کا بدلہ آل مصطفیٰ سے لے لیا ہے اس کے باوجود یزید صحابی ہے معاذ اللہ۔

## معیار صحابیت

تمام مکاتیب کے نزدیک انبیاء کرام کے بعد صحابہ کرام تمام کے تمام معیار حق ہیں



اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد ان کے معیار حق ہونے پر شاہد عادل ہے کہ۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ (مشکوٰۃ شریف)

میرا صحابی ستارہ کی مثل ہے ان میں سے کسی ایک کا دامن پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

## اگر یزید صحابی ہے تو کیجئے اس کی اقتدا

اب میں ان یزید کے حبداروں کو چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ اگر یزید بھی صحابی ہے تو کرو اس کی اقتدا معاذ اللہ

| | |
|---|---|
| وہ بے نماز تھا | بنو تم بھی بے نماز |
| وہ شراب پیتا دین میں فسق کرتا تھا | کرو تم بھی دین میں فسق اور شراب پیو |
| وہ زناء کا ارتکاب کرتا تھا | کرو تم بھی زنا کا ارتکاب |
| وہ محارم (ماں بہن بیٹی سے نکاح کرنے) کو حلال جانتا تھا | کرو تم بھی ان محرمات ابدی سے نکاح |
| اس نے مسجد نبوی اور شہر مدینہ کی بے حرمتی کی | کرو تم بھی اس کی پیروی |
| یزید راگ گانے سننے کے ساتھ ساتھ شراب پیتا تھا | آپ بھی اس کی اقتدا کریں |
| اپنے پاس چھوٹے چھوٹے امرد لڑکے اور داشتائیں رکھتا تھا | کریں اس کی اقتدا |
| کوئی دن ایسا نہ ہوتا کہ یزید نے اس دن نشہ کی حالت میں صبح نہ کی ہو | آپ بھی اس کی اقتدا کریں |
| جب کوئی بندر مرتا تو یزید اس پر غمگین ہوتا تھا | آپ بھی غمگین ہوا کریں |
| یزید نے بیت اللہ کو جلایا | آپ بھی ہمت کریں |

مدینہ منورہ میں اتنی عورتوں سے بدکاری          آپ بھی اس کی اقتدا کریں
کی کہ ایک ہزار بچہ حرام کا پیدا ہوا

تو اگر تم خوان شنیعات سے توبہ توبہ پکارتے ہو تو یزید کو صحابی کہتے ہوئے تمہیں شرم آنی چاہیے۔

صحابہ کرام بے شک و شبہ معیار حق ہیں اس لئے ہم ان کی کف پا کی مٹی کو آنکھوں کا سرمہ بنانے کیلئے تیار ہیں۔

اسلام کی عظمت کے مینارے ہیں صحابہ
گر چاند محمد ہیں تو ستارے ہیں صحابہ
سنی کو دل و جان سے پیارے ہیں صحابہ
ہم فخر سے کہتے ہیں ہمارے ہیں صحابہ

## یزید صحابی نہیں ہے

گرامی حضرات میں ثابت کر چکا ہوں کہ یزید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پندرہ سال بعد پیدا ہوا..... لہٰذا وہ صحابی نہیں ہے۔

## صحابی کا بیٹا ہونا دلیل عصمت نہیں

رہی یہ بات کہ وہ صحابی کا بیٹا ہے تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی تو بے ایمان ہو گیا تھا جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔

یَا نُوحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ

اے نوح یہ تیرے اہل سے نہیں ہے کیونکہ اس کا عمل غیر صالح ہے۔

نیک باپ کی وجہ سے بے ایمان بیٹے کی بخشش نہ ہوگی اور وہ عذاب سے محفوظ نہ ہوگا۔ ہر ایک نے اپنا اپنا حساب دینا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

(پ۳۰ سورۃ زلزال آیات آخری)



پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

اس لئے نیکی کا حساب نیکوکاروں سے ہوگا اور ذرہ ذرہ برابر ہوگا۔

بدوں کا حساب بدی کرنے والوں سے ہوگا اور ذرہ ذرہ برابر ہوگا۔

لہٰذا امیر شام کی جگہ اس ناخلف بیٹے کو نہ بٹھایا جائے گا اور اس ناہنجار بیٹے کا جرم امیر شام کے کھاتے میں ڈالا نہ جائے گا۔

## یزید ملعون صحابی رسول تھا

گرامی حضرات اب تو ان تصریحات سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یزید کسی زاویے سے بھی صحابی نہیں ہے۔

## جو یزید کو مسلمان نہ سمجھے

رہی یہ بات کہ ایک عالم نما جاہل پروفیسر نے یہ کلمات بھی ارشاد فرمائے کہ "جو شخص حضرت یزید کو مسلمان نہیں سمجھتا وہ خود مسلمان نہیں۔"

## فتویٰ امام اہلسنّت

امام اہلسنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں۔

"یزید قطعاً یقیناً باجماعِ سنت فاسق و فاجر جری علی الکبائر تھا اور اس قدر پر علماء اہلسنّت کا اطباق و اتفاق ہے صرف اس کی تکفیر اور لعن میں اختلاف فرمایا۔"

## امام احمد بن حنبل

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں۔

## امام اعظم کا سکوت احتیاطی ہے

ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ لعنت و تکفیر سے احتیاطاً سکوت کرتے ہیں

(عرفان شریعت ص ۵۷)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اپنے ملفوظات جلد..... پر ارشاد فرمایا۔

''اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں'' (الملفوظ جلد اول ص ۱۲۴)

## شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

حجۃ الاسلام شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''کاش یہ ارباب تاویل جانتے کہ احادیث نبوی میں جو کہ اس بارے میں ناطق ہیں ہے کہ سیدہ فاطمہ اور ان کی اولاد سے بغض عداوت اور ایذاء و اہانت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عداوت اور ایذاؤ اہانت کا موجب ہے۔ یہ لوگ کیا کہتے ہیں حالانکہ یہ سب کفر موجب لعن اور خلود نار جہنم ہے بلاشبہ یہ اس آیت کا موجب ہے۔

(اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الخ)

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کیلئے رسوائی کا عذاب ہے۔

(ترجمہ تکمیل الایمان ص ۱۳۰ تا ۱۳۲ مطبوعہ لاہور)

## مفتی اکرم الدین دہلوی کا فرمان

نبیرہ حضرت شیخ محقق مولانا مفتی اکرم الدین دہلوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں۔

''یزید پلید اور اس کے اعوان و انصار جنہوں نے امام حسین کو شہید کیا ان کی جگہ دوزخ ہے۔'' (سعادت الکونین فی فضائل حسنین ص ۳۱)

## شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی

شیخ القرآن ابوالحقائق مفسر اعظم پاکستان علامہ پیر خواجہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''اگر یزید جنتی ہے تو پھر دنیا میں کوئی جہنم نہیں'' (حیات شیخ القرآن ص ۲۳۵)



## امام ابوالشکور سالمی ماتریدی

امام ابوالشکور سالمی ماتریدی فرماتے ہیں

قَالَ بَعْضُهُمْ یَجُوْزُ لِاَنَّهٗ کَفَرَ بِاللّٰهِ حَیْثُ اَجَازَ قَتْلَ الْحُسَیْنِ وَرَضِیَ بِذٰلِکَ (تمہید شریف لابی سالم ماتریدی ص ۱۷۰ مطبوعہ لاہور)

بعض ائمہ دین علماء ملت نے فرمایا ہے کہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے کیونکہ اس نے کفر باللہ کیا ہے کیونکہ اس نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنا جائز رکھا اور اس قتل کے ساتھ راضی ہوا۔

## خود امام حسین رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شہادت سے قبل میدان کربلا میں اپنے خاندان اہل بیت کی لاشوں کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اس فرمان کے ابتدائی کلمات قابل غور ہیں۔

یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰی سُلْطَانًا جَائِرًا مُسْتَحِلًّا لِحَرَمِ اللّٰهِ نَاکِثًا لِعَهْدِ اللّٰهِ مُخَالِفًا لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْمَلُ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (تاریخ طبری جلد ششم ص ۲۲۹ تاریخ کامل جلد چہارم ص ۴۲)

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے ظالم سلطان کو دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے کو حلال کرنے والا ہے اللہ کے عہد کو توڑنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ گناہ اور زیادتیوں کا برتاؤ کرنے والا ہے۔ الخ

اس خطبہ سے ثابت ہوا کہ وہ یزید! اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال کرنے والا تھا اور یہ کفر ہے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یزید کافر ہوا۔

ایک روایت اس کے کفر کی یہ بھی ہے کہ جب آپ کا سر مبارک یزید خبیث کے پاس دمشق میں پہنچا تو آپ کے دندان مبارک پر یزید نے چھڑی مار کر کہا۔

"یہ وہ بدلہ ہے جو جنگ بدر میں تمہارے باپ دادا نے ہمارے باپ دادا کے ساتھ کیا تھا"

معاذ اللہ حالانکہ جنگ بدر تو کفر و اسلام کی جنگ تھی۔

(فتویٰ مولانا شیخ الحدیث محمد عبداللہ قصور رحمۃ اللہ علیہ)

## ان تمام اکابرین کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

حضرات محترم! "اگر یزید کو مسلمان نہ سمجھنے والا مسلمان نہیں رہتا" تو امام احمد رضا فاضل بریلوی امام احمد بن حنبل، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مفتی اکرم الدین دہلوی، شیخ القرآن ہزاروی، امام ابوالشکور سالم ماتریدی اور خود امام حسین کے متعلق کیا فتویٰ ہوگا؟

## امام اعظم کے سکوت کی وجہ حضرت گولڑوی سے

تاجدار گولڑہ حضور پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کے استفسار پر فرمایا کہ سب آیات و احادیث صحیحہ (مندرجہ ذیل) یزید شقی اور اس کے تابعین کے مستحق لعنت ہونے پر شاہد ہیں کوئی اہل ایمان اس گروہ اشقیاء کی غیر ملعونیت کا قائل نہیں جن لوگوں نے یزید پر لعنت سے منع کیا ہے یزید کو اچھا سمجھ کر نہیں کیا۔ (مہر منیر ص ۲۶۳)

## وجہ یہ تھی

جن لوگوں نے یزید پر لعنت سے منع کیا ہے یزید کو اچھا سمجھ کر نہیں بلکہ اس خیال سے بجائے اس کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلِیٍّ وَّ حَسَنٍ وَّحُسَیْنٍ وَّفَاطِمَةَ پڑھنا بہتر ہے شیطان کو اگر کوئی دن رات لعنت کرلے بجائے اس کے تلاوت ذکر اور درود پڑھنا بہتر ہے۔



آیت استخلاف کا آخری جملہ[1] اور نیز یزید شقی کا بعد شہادت سید الشہداء علیہ السلام سے کمال خوشی میں آکر یہ کہنا کہ آج ہم نے آل محمد سے روز بدر کا انتقام اور بدلہ لے لیا کما قال

وَلَسْتَ مِنْ جُنْدُبٍ اِنْ لَّمْ تَنْتَقِمِ
مِنْ نَّبِیِّ اَحْمَدِ مَا کَانَ قَدْ فَعَلْ

یزید کے کفر پر دال ہے جس طرح کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تصریح فرمائی الغرض یزید کے مستحق لعن ہونے میں بتصریح ثقات کوئی شک نہیں (اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ مِنَ الْاِیْمَانِ) ان گروہ اشقیاء پر لعنت بھیجنے کے بغیر نہیں رہ سکتے بفضلہ ہم بوجہ اعتقاد حقیت خلافت خلفاء اربعہ علیہم الرضوان و محبت اہل بیت علیہم السلام روافض یا خوارج سے علیحدہ ہیں آیات و احادیث یہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ○ (۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۷)

بے شک جن لوگوں نے ایذا پہنچائی اللہ اور اس کے رسول کو ان پر لعنت کی اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اور ان کیلئے ذلت والا عذاب تیار ہے۔

---

[1] آیت استخلاف یہ ہے جس کی طرف پیر صاحب نے اشارہ فرمایا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۵۵)

وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک عمل کئے کہ وہ ضرور خلیفہ بنائے گا انہیں زمین میں جس طرح اس نے خلیفہ بنایا ان کو جو ان سے پہلے تھے اور مستحکم کر دے گا ان کیلئے ان کے دین کو جسے اس نے پسند فرمایا ہے ان کیلئے اور وہ ضرور بدل دے گا انہیں ان کی حالت خوف کو امن سے وہ میری عبادت کرتے ہیں کسی کو میرا شریک نہیں بناتے اور جس نے ناشکری کی اس کے بعد تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ○ (پ ۲۶ سورۃ محمد آیت نمبر ۲۳ ۔ ۲۲)

پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم فساد برپا کرو گے زمین میں اور قطع کرو گے اپنی قرابتوں کو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر انہیں (حق سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

نیز متفق علیہ حدیث (فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا)

نیز حدیث (مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ)

نیز حدیث (حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ الْحُسَيْنَ) اور نیز حدیث (اِنَّ اِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِاَرْضٍ مِّنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَمَا كَرْبَلَا فَمَنْ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ)

(مہر منیر از اعلیٰ حضرت گولڑوی ص ۴۶۳)

## عقلمند کو اشارہ کافی ہے

گرامی حضرات! فقیر کہتا ہے کہ کفر یزید ملعون کے اثبات کیلئے یہ ایک فتویٰ ہی کافی ہے۔

عاقل نوں اک نکتہ کافی لوڑ نہیں دفتر دی

## یزید کے لعنتی ہونے پر پہلی دلیل

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یزید امام حسین علیہ السلام کا رشتہ دار تھا وہ اگر اپنے اس موقف پر پکے اور سچے ہیں تو پیر صاحب کی پیش کردہ آیت نے یزید کو کئی سرٹفکیٹ لعنت کے دلوا دیئے ہیں ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا



اَرْحَامَكُمْ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ○ (پ ۲۶ سورۃ محمد آیت نمبر ۲۳ ۔ ۲۲)

پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم فساد برپا کرو گے زمین پر اور قطع کرو گے اپنی قرابتوں کو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر انہیں (حق سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

حضرات گرامی اگر یزید امام حسین علیہ السلام کا رشتہ دار ہے تو

کیا یزید نے اس رشتہ داری کو قطع نہیں کیا؟

کیا یزید نے امام حسین سے جنگ کر کے زمین میں فساد نہیں کیا؟

اور ان دونوں جرائم کا مرتکب ہو کر کیا یزید اللہ کی لعنت کا مستحق نہیں ہوا؟

## دوسری آیت

اور اس دوسری آیت کے مطابق جسے پیر گولڑوی نے اپنے فتویٰ میں پیش کیا ہے جس میں ارشاد باری ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۷)

بے شک جو لوگ ایذا پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی دنیا اور آخرت میں اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کیلئے رسوا کن عذاب

کیا یزید نے نواسہ رسول پر ظلم کر کے اللہ رسول کو ایذا نہیں پہنچائی؟

اگر پہنچائی ہے تو وہ لعنت کا مستحق نہیں ہے؟

اگر لعنت کا مستحق ہے تو اس کیلئے رسوا کن عذاب تیار نہیں ہے؟

## یزید مبغض رسول ہے

محترم سامعین کرام! نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ (جامع الترمذی مشکوٰۃ)

جس نے ان دونوں (حسنین کریمین) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت
کی جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا

بتاؤ یزید کو امیر المومنین کہنے والو
یزید نے امام حسین سے اپنی فوجوں کو لڑوا کر ان سے بغض کی انتہا نہیں کی؟
اور جس نے امام حسین سے انتہائی بغض رکھا وہ رسول اللہ کا مبغض نہیں؟
تو پھر اے یزید کے ترانے گانے والو

مبغض رسول — تمہارا امیر المومنین تمہیں مبارک ہو
نواسہ رسول — ہمارا امیر المومنین ہمیں مبارک ہو

قدرت نے دیا ہر ایک کو جو جس قابل نظر آیا
حضرت حر رضی اللہ عنہ کے نعرۂ کربلا کے مطابق ہم بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ

اَمِیْرٌ حُسَیْنٌ وَنِعْمَ الْاَمِیْرُ
لَهُ لَمْعَةٌ كَالسِّرَاجِ الْمُنِيْرِ

## تیسری آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا
(پ۵ سورۃ آیت نمبر)

جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے پس اس کی جزا جہنم ہے مدتوں
اس میں رہے گا۔

بتایئے

کیا یزید جانتا نہ تھا کہ جسے میں قتل کروا رہا ہوں — یہ نواسہ رسول ہے؟
کیا یزید جانتا نہ تھا کہ جسے میں قتل کروا رہا ہوں — یہ جگر گوشہ بتول ہے؟



کیا یزید جانتا نہ تھا کہ جسے میں قتل کروا رہا ہوں — یہ جوانان جنت کا سردار ہے؟
کیا یزید جانتا نہ تھا کہ جسے میں قتل کروا رہا ہوں — یہ جان مومنین ہے؟
جب جانتا تھا تو اس کے دائمی جہنمی ہونے میں کونسا شک رہ جاتا ہے۔

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنان اہل بیت
باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت

## نواب وحید الزماں کا تبصرہ

یزید کی صفائی میں حد سے زیادہ وکالت کرنے والے نانہجارو! ذرا اپنے گھر کی خبر لو...... یہ تمہارے مفسر قرآن مولوی وحید الزمان اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

''جب ایک ادنیٰ مومن کو جان کر مارنے کی اللہ تعالیٰ نے یہ سزا بیان کی کہ ہمیشہ جہنم میں رہنا غضب اترنا لعنت پڑنا تو جس نے مومنین کے سردار یعنی امام حسین علیہ السلام کو مارا اس کی سزا کس قدر سخت ہوگی اللہ ہی جانتا ہے۔''
(تفسیر وحیدی ص۱۲۲ ع۹ پ۵ نواب وحید الزماں)

بتاؤ کہ تمہارے اس فتویٰ کے مطابق کہ
''یزید کو مسلمان نہ سمجھنے والا خود مسلمان نہیں۔''
مولوی وحید الزمان مسلمان رہا؟

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

## حدیث پاک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا (تفسیر ضیاء القرآن جلد اول ص۳۷۸)

دنیا کے فنا ہونے سے بھی بے گناہ مومن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک شدید ترین ہے۔

## توبہ قبول نہیں

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ جی ہوسکتا ہے یزید نے توبہ کر لی ہو فقیر کہتا ہے کہ اگر اس نے توبہ کر بھی لی ہو تو وہ توبہ ہی قابل قبول نہیں ملاحظہ ہو شاہ عبد القادر لکھتے ہیں کہ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان اگر مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے وہ مقرر دوزخی ہوا اس کی توبہ قبول نہیں۔ (تفسیر موضح القرآن ص ۸۸)

## جس نے قتل حسین کا حکم دیا

بعض لوگ کہتے ہیں یزید خود قاتل حسین نہیں ہے اس لئے یہ حکم اس پر نافذ نہیں ہوتا۔

فقیر کہتا ہے شرح عقائد نسفی پڑھو علامہ تفتازانی لکھتے ہیں کہ

أُطْلِقَ اللَّعْنُ عَلَى الْيَزِيْدِ لِمَا أَنَّهُ كَفَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاتَّفَقُوْا عَلٰى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ وَأَمَرَ بِهِ أَجَازَهُ وَرَضِيَ بِهِ

(شرح عقائد نسفی ص ۱۶۷)

یزید پر لعنت جائز ہے اس لئے کہ اس نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دے کر کفر کیا اور جمہور علماء اس پر متفق ہیں کہ جس نے امام حسین کو قتل کیا' قتل کا حکم دیا' اس کو جائز قرار دیا اور اس پر راضی ہوا اس پر لعنت جائز ہے۔

بتایئے! یزید نے اگرچہ قتل نہیں کیا مگر قتل کا حکم تو دیا تھا کہ نہیں؟

عبید اللہ ابن زیاد کو بصرہ کی گورنری سے ہٹا کر کوفہ کا گورنر کیوں بنایا گیا تھا؟[1]

[1] آپ (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کی روانگی (عراق کی طرف) کی خبر سن کر یزید نے اپنے والئی عراق عبید اللہ ابن زیاد کو لکھا کہ حسین سے مقابلہ کرو اس نے چار ہزار کی نفری پر مشتمل لشکر عمر ابن سعد بن ابی وقاص کی سرکردگی میں آپ کی طرف روانہ کیا۔ (تاریخ الخلفاء اردو ص ۳۰۳)



والی مدینہ ولید بن عقبہ کو کیا احکام صادر کئے تھے؟

کیا ان احکامات میں یہ نہ لکھا تھا کہ حسین سے بیعت لو اگر بیعت کر لیں تو ٹھیک ورنہ انہیں قتل کر دو؟ پھر یزید کا بھرے دربار میں سر حسین کے ہونٹوں پر چھڑی مار کر کہنا کہ میں نے آج آل محمد سے بدر کا بدلہ لے لیا ہے اس کی رضا ظاہر کرتا ہے کہ نہیں؟

جو شخص گورنر بصرہ کو محض قتل حسین کیلئے تبدیل کر کے گورنر کوفہ بنائے

جو شخص گورنر مدینہ کو قتل حسین کا حکم دے۔

جو شخص آل مصطفیٰ سے بدر کے بدلے چکوائے۔

وہ ابھی کافر نہیں ہوا تو کب ہوگا؟

وہ ابھی مستحق لعنت نہیں ہوا تو کب ہوگا؟

وہ ابھی موذی رسول نہیں بنا تو کب بنے گا؟

کیا ایسا شخص بھی صحابی رسول ہے؟

کیا ایسا شخص بھی امیر المومنین ہے؟

کیا ایسا شخص بھی پیدائشی جنتی ہے؟

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

## یزید موذی رسول ہے

حضرات محترم! حدیث پاک میں موجود ہے کہ سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دن اپنی ریش مبارکہ کا ایک موئے مبارک اپنے ید اللہ والے ہاتھ مبارک میں لیا اور ارشاد فرمایا۔

مَنْ اٰذٰى شَعْرَةً مِّنْ شَعْرِىْ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ (کنز العمال)

جس شخص نے میرے موئے متبرکات میں سے ایک بال مبارک کو بھی تکلیف دی' اس پر جنت حرام ہے خدارا بتایئے۔

جو ایک بال کو تکلیف دے وہ تو ہے — جہنمی

اور جو حسین جیسے لال کو تکلیف دے وہ — جنتی کیسے؟

بلکہ جو پوری آل کو تکلیف دے — وہ جنتی کیسے؟

جس یزید کے حکم پر آلِ مصطفیٰ سے شہرِ مصطفیٰ چھڑوایا گیا ہو

جس یزید کے حکم سے معصوموں کا پانی بند کروایا گیا ہو۔

جس یزید کے حکم سے اکبر کی جوانی لوٹی گئی ہو۔

جس یزید کے حکم سے اصغر کے گلوئے ناز پر تیر پیوست کیا گیا ہو۔

جس یزید کے حکم سے قاسم کے سینے میں برچھا لگوایا گیا۔

جس یزید کے حکم سے عباس کے بازو کاٹے گئے ہوں۔

جس یزید کے حکم سے مصطفیٰ علیہ السلام کی چومی ہوئی گردن پہ خنجر چلائے گئے ہوں۔

جس یزید کے حکم سے عابد بیمار کے پیروں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی گئی ہوں۔

جس یزید کے حکم سے نواسہ رسول کا سرِ انور نیزے پہ لٹکایا گیا ہو۔

جس یزید کے حکم سے یہ قیدی قافلہ اور اس کی پردہ دار بیبیوں کو بازاروں اور درباروں میں اونٹوں کی ننگی پشتوں پر پھرایا گیا ہو۔

جس یزید کے حکم سے صغریٰ وسکینہ کو یتیم کر دیا گیا ہو۔

کیا وہ یزید موذیٔ رسول نہیں ہے؟

جو بال کو تکلیف دے — اس پر جنت حرام

جو ساری آل کو تکلیف دے — وہ پیدائشی جنتی ہے؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے



## یزید ملعون پر سلام پڑھنے والو

ایسے ملعون پر اس کی ذریت ہونے کا حق ادا کرتے ہو اور کہتے ہو

اُسَلِّمُ رُوْحَ سَیِّدِنَا یَزِیْدًا (رشید ابن رشید ص ۳۴۰)

اگر تمہارے سینے میں اس کی محبت ہے جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہو تو غیرت ایمانی کو مدنظر رکھ کر بتاؤ کہ ہم اگر کہیں

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

تو تمہیں شرک کا ہیضہ ہو جاتا ہے اور بدعت کی الٹیاں آنے لگ جاتی ہیں اور اس ملعون باغی شریعت تارک الصلوٰۃ قاتل حسین پر سلام پڑھنے سے نہ تو تمہاری توحید کا نقصان ہوتا ہے اور نہ سنت بدعت سے تبدیل ہوتی ہے۔

آپ ہی اپنے تغافل پہ ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

## کیا یزید کے جنتی ہونے میں کوئی شک نہیں؟

اس قدر دلائل وبراہین سے حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہونے کے باوجود بھی یہ یزید کے معنوی فرزند یعنی خارجی ملاں جنت کا پروانہ بلاشک وشبہ اس کے ہاتھ میں دے کر اسے جنت کا ٹھیکیدار گردانتے ہیں جیسا کہ زمانہ ماضی میں ایک ضبط شدہ کتاب رشید ابن رشید کے صفحہ نمبر ۳۴۱ پر مولوی ابوالوحید غلام محمد فاضل مدرسہ دیوبند شہر راجن پور ڈیرہ غازی خان نے تحریر کیا کہ

"مجھے اپنے والد کے متعلق تو اتنا یقین نہیں کہ وہ ضرور بہشتی ہیں لیکن حضرت یزید کے متعلق میرا ایمان ہے کہ وہ ضرور جنتی ہیں۔"

(رشید ابن رشید ص ۳۴۱)

سچ ہے برتن میں سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے اور ممکن ہے والد صاحب

خارجی نہ ہو کیونکہ انہوں نے بیٹے کا نام غلام محمد رکھا ہے مگر یہ بیٹا ہی نوح علیہ السلام کے بیٹے کی طرح ناخلف ہو کر خارجی ہو گیا ہو۔

## اللہ کی نبی کی اطاعت یزید کی

ایک اور مولوی نے پوری منقبت یزید کے حق میں لکھی اس کے دو شعر ملاحظہ ہوں لکھتا ہے۔

لازم تھی مومنین پر قرآن سے پوچھیے — اللہ کی نبی کی اطاعت یزید کی
پہلے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد — زینب کو تھی پسند رفاقت یزید کی

(حیات سیدنا یزید مصنف مولوی عظیم الدین کراچی ص ۳)

## خارجیوں نے خلافت راشدہ گول کر دی

گرامی حضرات! ان خارجی ملاؤں نے اس نظم میں خلافت راشدہ کو بھی گول کر کے یزید پلید کی اطاعت اللہ رسول کے بعد لازم قرار دے دی۔

یعنی کہ اپنے اس باپ کی وکالت میں بھول گئے کہ حضور علیہ السلام کے بعد

صداقت — صدیق اکبر — رضی اللہ عنہ
عدالت — فاروق اعظم — رضی اللہ عنہ
سخاوت — عثمان غنی — رضی اللہ عنہ
شجاعت حیدری — مرتضوی — رضی اللہ عنہ

سب ختم بس یزید کی اطاعت لازم تھی جبکہ خلافت راشدہ ہے ہی ان اصحابہ کبار کی خلافت کا دور۔ سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ تَصِیْرُ مُلْكًا (جامع الترمذی جلد ۲ص)

خلافت میرے بعد تیس سال رہے گی پھر وہ ہو جائے گی ملوکیت

لوگوں نے کیونکہ صرف یزیدیت کا پرچار کرنا ہے اس لئے اس فرمان رسول کو کیا سمجھیں۔



## یہ خارجی ملاں بتائیں

یہ خارجی ملاں بتائیں کہ مومنین پر اس زانی شرابی فاسق فاجر رنڈیوں کا دلدادہ ناچ گانا سننے والا خوبصورت داشتائیں رکھنے والا امرد لڑکوں کا عاشق تارک الصلوٰۃ بیت اللہ کو جلانے والا مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوانے والا لازم اطاعت تھا اور ایسے پلید ملعون اور اپنے بھائی کے قاتل کی رفاقت کو زینب معاذ اللہ پسند کرتی تھیں وہ پاک بی بی کہ جس کے سر سے دوپٹہ اتر جائے تو سورج کو آنکھیں بند کرنے کا حکم ہو ان کو اپنے بے پردہ اونٹوں کی ننگی پشتوں پر سوار کروانے والوں کی رفاقت پسند تھی کچھ حیا اور شرم چاہیے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

## ان خارجی ملاؤں کا امیر المومنین یزید فاسق اور شرابی تھا

رُوِیَ اَنَّہٗ شَرِبَ الْخَمْرَ وَ فَسَقَ فِیْ دِیْنِہٖ (شرح عقائد نسفی)

روایت کیا گیا ہے کہ یزید نے شراب پی اور دین میں فسق کیا۔

## فسق و فجور یزید کا معمول تھا

یزید نے خلاف شرع بہت سے کام کئے چنانچہ فسق و فجور اس کا معمول تھا۔ شراب خوری' مدینہ والوں کو خائف رکھنا' نماز نہ پڑھنا' زنا کا ارتکاب کرنا' محارم کو حلال جاننا' بیت اللہ کو جلانا' مسجد رسول کا احترام نہ کرنا اس طرح کے امور اس سے منقول ہیں کہ جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل کانپ اٹھتے ہیں اسی لئے اہل تحقیق نے اس کے کفر و ایمان میں توقف کیا ہے اخبار احاد اس کے کفر پر دلالت کرتی ہیں۔

(تفہیم البخاری جلد نمبر ۴ پارہ نمبر ۱۱ ص ۷۵۵ از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی)

## حرمین طیبین کی بے حرمتی

حضرات محترم توجہ کیجئے!

حرم بیت اللہ شریف کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا  جو اس میں داخل ہو گیا امن پا گیا

لیکن اس رزیل پلید سے وہ امن کا گھر بھی محفوظ نہ رہا حتیٰ کہ بیت اللہ پر منجنیق برسائے جس سے دیوار کعبہ شق ہو گئی۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قریب سے یہ گولے برستے رہے۔ مدینہ طیبہ وہ شہر حبیب جس کی مسجد نبوی میں سرکار نے فرمایا۔

مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ (بخاری)

میرے گھر سے میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔

اس یزید ملعون نے حکم دیا کہ تین دن تک مدینہ مباح رکھو اور پھر ان جنت کی کیاریوں میں گھوڑے باندھے جو وہیں پیشاب اور لید کرتے رہے۔ (جذب القلوب)

## یزید سب سے پہلا سنت کو تبدیل کرنے والا بدعتی

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مِنْ اُمَّتِيْ يُبَدِّلُ سُنَّتِيْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص ۲۳۱ تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو شخص میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ بنی امیہ کا ایک مرد یزید ہو گا[1]

[1] ابو یعلیٰ نے اپنی مسند نے (بسند ضعیف) ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ہمیشہ عدل و انصاف پر قائم رہے گی یہاں تک کہ بنو امیہ میں یزید نامی ایک شخص ہو گا وہ اس عدل میں رخنہ اندازی کرے گا۔ (تاریخ الخلفاء اردو ص ۳۰۵)

جب امیر معاویہ نے اپنے بیٹے کو ولی عہد مقرر کیا تو حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اس دن سے باپ کی زندگی میں بیٹا بطور ولی عہد مقرر ہونے لگا ورنہ اگر ایسا نہ کیا ہوتا تو قیامت تک مسلمانوں میں انتخاب بذریعہ شوریٰ ہوتا۔ (تاریخ الخلفاء اردو ص ۳۰۲)



گویا کہ یزید سب سے پہلا سنت نبوی کو تبدیل کرنے والا بدعتی تھا اور ہر بدعتی گمراہ ہے اور ہر گمراہ جہنمی ہے نبی کریم کا یہ ارشاد بھی خارجی یزید ٹولہ بہت شدومد سے سنایا کرتا ہے کہ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔

## وہ پھر بھی امیر المومنین ہے[1]

اب انہیں تسلیم کر لینا چاہئے کہ یزید جہنمی ہے کیونکہ مخبر صادق نے نام لے کر قبیلہ بتا کر یزید کو بدعتی قرار دیا ہے مگر یہ دورنگی چال کہ اس کے باوجود وہ ان کا امیر المومنین ہے۔

## یزید راگ گانے سننے والا شرابی حسین داشتائیں رکھنے والا بدمعاش اور خوبصورت لڑکوں کا عاشق تھا اور بندر مرنے پر غمگین ہوا کرتا تھا

اَنَّ يَزِيْدَ قَدِ اشْتَهَرَ بِالْمَعَازِفِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ فَاتَّخَذَ الْغِلْمَانَ

[1] حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے یزید کو امیر المومنین کہا تو آپ نے فرمایا: اَتَقُوْلُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے۔

وَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا

اور عمر بن عبد العزیز نے حکم دیا کہ اسے بیس کوڑے لگائے جائیں چنانچہ اسے بیس کوڑے لگائے گئے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

"کارے کہ آں بدبخت کردہ ہیچ کافر فرنگ نکند

یزید نے وہ کام کئے کہ جو کسی کافر فرنگ نے نہ کئے۔ (مکتوبات شریف جلد اول ص ۱۷۳)

خود یزید کے بیٹے معاویہ ابن یزید نے اپنے باپ کے بارے میں کہا کہ

"میرے باپ کو حاکم بنایا گیا حالانکہ وہ اس کا اہل نہ تھا اس کی عمر کم ہو گئی اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے۔

اس نے عترت رسول علیہ السلام کو قتل کیا شراب کو حلال کیا اور خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی۔"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۳۴)

وَالْقِيَانِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُصْبِحُ مَخْمُوْرًا اِذَا مَاتَ الْقِرْدُ حَزِنَ عَلَيْهِ (البداية والنهاية جلد نمبر ٨ ص ٢٣٦)

بے شک یزید مشہور تھا راگ گانے بجانے کے ساتھ اور شراب پیتا تھا اپنے پاس چھوٹے لڑکے اور داشتائیں رکھتا تھا کوئی دن ایسا نہ تھا کہ یزید نے اس دن نشے کی حالت میں صبح نہ کی ہو جب کوئی بندر مرتا تو وہ اس پر غمگین ہوتا۔

## یزید نے بیت اللہ کو جلایا مسجد نبوی کی بے حرمتی کی اور باکرہ لڑکیوں کی عصمت پر ڈاکہ ڈالا

بیت اللہ کو جلانا مسجد نبوی کی بے حرمتی کرنا اہل مدینہ کو اذیت پہنچانا دلفریب کفر ہے اس سے زیادہ اور کفر کیا ہوسکتا ہے کہ اس نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ وہ مدینہ کی عورتوں سے بدکاری کریں اور تین دن تک یہ ظلمت چھائی رہی حتیٰ کہ ایک ہزار باکرہ لڑکیاں ایک رات میں حاملہ ہوگئیں

(تفہیم البخاری جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۷۵ از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمت)

## اے خارجی ملاؤ...... بتاؤ؟

اے خارجی ملاؤ بتلاؤ۔

جو یزید دائمی نشہ شراب میں دھت رہے۔

جو یزید دین میں فسق وفجور سرعام کرے۔

جو یزید تارک الصلوٰۃ ہو۔

جو یزید مدینہ والوں کو خائف رکھے۔

جو یزید سرعام زنا کا مرتکب ہو۔

جو یزید باکرہ کنواری لڑکیوں سے ایک ہزار ناجائز بچے جنوائے۔

جو یزید محارم کو حلال جانتا ہو۔

جو یزید بیت اللہ کو جلائے۔



جو یزید مسجد نبوی کی بے حرمتی کروائے۔

جو یزید سب سے پہلا سنت کو تبدیل کرنے والا بدعتی ہو۔

جو یزید راگ گانے سننے کا شوقین حسین داشتائیں رکھنے کا دلدادہ ہو اور خوبصورت امرد لڑکوں کا عاشق ہو اور بندر مرنے پر غمگین ہو۔

جس کی ہر صبح شراب کے نشے میں مخمور ہو۔

وہ امیر المومنین ہوگا؟

اللہ رسول کے بعد اس کی اطاعت لازم ہوگی؟

وہ پیدائشی جنتی ہوگا؟

اس کی روح پر سلام پڑھا جائے گا؟

یا کہ

وہ امیر الملعونین ہوگا۔

شیطان کے بعد اس پر سب سے زیادہ لعنت کی جائے گی۔

وہ پیدائشی جہنمی ہوگا۔

اس کی روح پر لعنت بھیجی جائے گی۔

حضرت یہ ہے ان خارجی ملاؤں کا امیر المومنین یزید جس کے متعلق جگر گوشہ حسین حضرت سکینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

## حضرت سکینہ کی کفر یزید پر گواہی

اسی لئے سکینہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جبکہ یزید پر ظاہری حزن و ملال دیکھا کہ میں نے یزید سے بہتر کوئی کافر نہیں دیکھا۔ (تفہیم البخاری جلد نمبر ۴ ص ۴۷۵)

## حضرت عبداللہ بن الحنظلۃ کی گواہی

حضرت عبداللہ بن حنظلۃ الغسیل نے فرمایا

اِنَّ رَجُلًا يَنْكِحُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ (تاريخ الخلفاء ص ١٤٦)

یزید سوتیلی ماؤں بہنوں اور سوتیلی بیٹیوں سے ہمبستری کیا کرتا تھا اور شراب پیتا اور نماز چھوڑتا تھا۔

"خدا کی قسم ہم نے اس وقت تک یزید پر خروج نہیں کیا جب تک کہ ہمیں یہ اندیشہ نہ ہو گیا کہ اس کی بدکاریوں کی وجہ سے ہم پر آسمان سے پتھر نہ برسنے لگیں"۔ (سوانح کربلا ص ۷۸)

## صدر الافاضل کا ارشاد

محشی قرآن خلیفہ اعلیٰ حضرت استاذ حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ صدر الافاضل بدر الاماثل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں۔

"یزید بن معاویہ ابو خالد اموی وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اہل بیت کرام کے بے گناہ قتل کا سیاہ داغ ہے اور جس پر ہر قرن میں۔ دنیائے اسلام ملامت کرتی رہے گی اور قیامت تک اس کا نام تحقیر سے لیا جاتا رہے گا یہ بد باطن سیہ دل ننگ خاندان ۲۵ ھ میں امیر معاویہ کے گھر پیدا ہوا نہایت موٹا بدنما کثیر الشعر بدخلق تندخو فاسق فاجر شرابی بدکار ظالم بے ادب گستاخ تھا اس کی شرارتیں بیہودگیاں ایسی ہیں جن کو دیکھ کر بدمعاشوں کو بھی شرم آئے۔" (سوانح کربلا ص ۸۷ مطبوعہ کراچی)

## یہ ہے ان خارجی ملاؤں کا امیر الملعونین یزید ملعون

## نظم بمقابلہ نظم

گرامی حضرات فقیر نے ان یزیدی متشددوں اور ملاؤں نے جو نظم یزید کے حق میں لکھی اس کا ترکی بہ ترکی جواب نظم میں دیا ہے ملاحظہ ہو اس کا عنوان بھی ہے۔

# خلافت یزید کی

تھا ظلم و جبر میں خلافت یزید کی — کیوں کرتے پھر حسین اطاعت یزید کی
رنڈیوں کے ناچ دیکھنا اس کو پسند تھا — تھی داشتائیں رکھنا بھی عادت یزید کی



لڑکے حسین اس کو تھے محبوب جان سے — شریعت سے کس قدر تھی عداوت یزید کی
ہر دم فجور و فسق میں مصروف کار تھا — اظہر تھی شمس سے بھی رزالت یزید کی
شادی تھی بہن بھائی کی اس دور میں روا — پنہاں تھی بے حیائی میں فرحت یزید کی
مسجد نبی کی بیت خدا کا جلا دیا — کرتے ہیں ظالم اب بھی برأت یزید کی
عریانی و فحاشی سے بھرپور دور تھا — کس پر نہیں ہے واضح خباثت یزید کی
آل نبی سے ظلم کی یوں کر دی انتہا — کیا یہ تھی اہل بیت سے الفت یزید کی
باطل پرست آج بھی یہ کہتے ہیں برملا — جچتی ہے ہم سبھی پہ عمارت یزید کی
ابن زیاد خولی و شمر اور ابن سعد — سب ظالموں نے مانی قیادت یزید کی
ملعون تھا یزید نہیں اس میں کوئی شک — دوزخ کی آگ ہی تو تھی قسمت یزید کی
ظلم و جفا و جور کی آندھی چلی مگر — پھر بھی نہ کی حسین نے بیعت یزید کی
حب حسین کا ہے تقاضہ کہ مومنو! — کرتے رہو ہمیشہ مذمت یزید کی
حب یزید ہے جو جہنم کا راستہ — خوشنودئ رسول ہے نفرت یزید کی

کرتے رہے ہیں کرتے ہیں اس وقت اہل حق
سرور سدا کریں گے ملامت یزید کی

## حدیث قسطنطنیہ

حضرات گرامی! یہ حدیث قسطنطنیہ سب سے معرکۃ الآرا دلیل ہے حامیان یزید غلامان بنی امیہ کے پاس جس کو دلیل بنا کر یہ لوگ یزید ملعون کو قطعی جنتی ثابت کرتے ہم اور ہم اب آخر میں اسی حدیث پر تبصرہ کر کے اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہیں گے۔ توجہ سے سنیے۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم نے بحری بیڑا والی جنگ کرنے والے تمام افراد کو جنتی قرار دیا ہے اس میں یزید بھی شامل تھا لہٰذا وہ بھی جنتی ہے۔

## حدیث قسطنطنیہ کی محققانہ تحقیق

غور فرمائیں یہ حدیث پاک بایں الفاظ بخاری شریف میں موجود ہے کہ

اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا (بخاری اول ص ۴۱۰)

میری امت سے پہلا لشکر جو بحری لڑائی لڑے گا تحقیق ان پر جنت واجب ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ

(بخاری اول ص ۴۱۰)

پہلا لشکر جو مدینہ قیصر پر چڑھائی کرے گا وہ مغفور یعنی بخشے بخشائے لوگ ہوں گے۔

## آیئے معلوم کریں

آیئے اب معلوم کریں کہ کیا یزید اس لشکر میں شامل تھا یہ معلوم کرنے کیلئے دو چیزیں معلوم کرنی ہوں گی۔

۱۔ یہ لشکر کب روانہ ہو۔

۲۔ یزید اس وقت کتنی عمر میں تھا۔

یہ بیڑا ۲۸ھ میں روانہ ہوا تو صاحب اسد الغابہ نے تحریر فرمایا

وَكَانَ اَمِيْرُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ (اسد الغابہ جلد ۵)

## اس کی کمان معاویہ فرمارہے تھے

پہلا جہاد روم خلافت عثمانیہ ۲۸ میں واقع ہوا اس جہاد کی کمان امیر معاویہ کرر ہے تھے (مرآت شرح مشکوۃ جلد نمبر ۸ ص ۱۲۴)

## ”حیات سیدنا یزید“ سے تصدیق

بہر حال بحری بیڑے کی تیاری کے بعد ۲۸ھ میں سیدنا معاویہ نے اپنی زیر قیادت سمندر پاس قبرص جیسے اہم یونانی علاقہ پر اسلامی پرچم لہرایا یہی وہ غزہ ہے جس میں شامل



ہونے والے تمام مجاہدین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری کی روایت کے مطابق جنت کی بشارت اور نوید سنائی۔ (حیات سیدنا یزید مطبوعہ کراچی ص ۶۴)

یہاں سے ثابت ہوا کہ یہ بشارت پہلے بیڑے کیلئے تھی جیسا کہ حدیث کے الفاظ ”اول جیش“ سے ظاہر ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ یہ بیڑا ۲۸ھ میں روانہ ہوا۔

دوسری بات کہ یزید اس وقت کتنی عمر کا تھا۔

## یزید ۲۵ھ میں پیدا ہوا

فقیر پہلے ثابت کر چکا ہے کہ یزید ۲۵ھ میں پیدا ہوا۔ ملاحظہ ہو۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۰۱ سوانح کربلا ص)

## تین سالہ سپہ سالار

تو تین سال کے یزید کو جہاد کیلئے سلیکٹ کرنا اور پھر مجاہدین کے ساتھ روانہ کرنا ان یزید نوازوں کی کرامت کے سوا کیا ہوسکتا ہے ورنہ کبھی تین سال کا بچہ بھی جہاد میں گیا ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

| | |
|---|---|
| بقول صاحب اسد الغابہ یزید کی عمر بوقت روانگی بہری بیڑا | تین سال |
| بقول مفتی احمد یار خان گجراتی علیہ الرحمۃ یزید کی عمر بوقت روانگی بہری بیڑا | تین سال |
| بقول امام سیوطی علیہ الرحمت یزید کی عمر بوقت روانگی بحری بیڑا | تین سال |
| بقول صدر الا فاضل علیہ الرحمت یزید کی عمر بوقت روانگی بحری بیڑا | تین سال |
| بقول خارجی مصنف حیات سیدنا یزید یزید کی عمر بوقت روانگی بحری بیڑا | تین سال |

ہوسکتا ہے خارجی ملاؤں نے ماں کے پیٹ میں اسے سپہ گری سکھلا دیئے ہوں اور اس کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے تک اسے پورا سپہ سالار بنا دیا ہو۔

## دھوکہ فراڈ خارجی ملاؤں کا

اصل بات کیا ہے؟ یہ خارجی ملاں دھوکہ دیتے ہیں جو یزید اس بحری بیڑے میں

شامل تھا وہ یزید بن معاویہ نہ تھا بلکہ وہ یزید بن ابی سفیان تھا یار لوگوں نے یزید کی نمک حلالی کا ثبوت دیتے ہوئے یزید بن ابی سفیان کی جگہ یزید بن معاویہ کا نام دھر کے لوگوں کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی مگر

تاڑے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں

یہ بشارت پہلے لشکر کیلئے ہے جس میں یزید بن معاویہ شامل نہیں۔

دوسرے لشکر میں کھینچا تانی کر کے امیر شام نے اپنے بیٹے کو شامل کرنا چاہا تو اس نے کچھ اشعار کہے جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

''میرے پاس شراب کے مٹکے میری بغل میں عورتیں ہیں مجھے لڑائی میں جانے کی کیا ضرورت ہے''

العیاذ باللہ تعالیٰ

اور امیر شام کی سرزنش کی وجہ سے وہ شامل ہوا جبکہ بشارت پہلے ہی لشکر کیلئے ہے۔

## اگر یزید لشکر میں شامل بھی ہو

الغرض اگر یزید کو پہلے لشکر میں شامل تصور کر لیا جائے تو وہ مغفور لہم کی بشارت میں وہ داخل نہیں کیونکہ اس کے خلاف علیحدہ دلائل موجود ہیں۔

## عام مخصوص البعض کا قاعدہ

دیکھئے اصول فقہ کا ایک قاعدہ ہے جسے عام مخصوص البعض کہتے ہیں یعنی ایک عام حکم سے بعض افراد کو دیگر دلائل کی بنا پر خاص کر دیا جاتا ہے مثلاً ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ (پ ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۴)

پیدا فرمایا انسان کو نطفہ سے

اب اس حکم میں تمام انسان داخل ہیں الانسان عام ہے مگر باوجود اس حکم میں انسان کے تمام افراد کے شمول کے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام



الانسان میں تو شامل ہیں مگر نطفہ کے حکم سے خارج کیونکہ دلیل موجود ہے کہ

اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ (پ ۲۳ سورۃ ص آیت نمبر ۷۱)

بے شک ہم نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا۔

اور حضرت جبریل نے حضرت مریم سے کہا کہ

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا (پ ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۱۹)

تاکہ میں تجھے پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔

## حضرت آدم و عیسیٰ علیہما السلام

اب آدم علیہ السلام الانسان کے عموم میں تو شامل ہیں مگر نطفہ کے حکم سے خارج کیونکہ وہ انسان تو ہیں مگر نطفہ سے نہیں بلکہ مٹی سے پیدا کئے گئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام الانسان میں تو شامل ہیں مگر نطفہ کے حکم سے خارج کیونکہ وہ انسان تو ہیں مگر نطفہ سے نہیں بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پھونک سے پیدا کئے گئے۔

## مطلقہ عورتوں کی عدت

حضرات محترم اسی طرح مطلقہ عورتوں کی عدت کے بارے میں فرمایا

لِلْمُطَلَّقَاتِ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۲۸)

طلاق یافتہ عورتیں انتظار کریں اپنے نفسوں کے ساتھ تین طہر

یہ تمام مطلقات کا حکم ہے کہ وہ تین حیض سے پاک ہوں تو ان کی عدت پوری ہوگی مگر حاملہ عورتیں اس حکم سے خارج ہیں کیونکہ ان کی عدت وضع حمل ہے۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

(پ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت نمبر ۴)

اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔

اب یہ حاملہ عورتیں مطلقات میں تو شامل ہیں مگر ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ کے حکم سے خارج کیونکہ ان کیلئے علیحدہ دلیل موجود ہے۔

## یزید مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ سے خارج ہے

سامعین محترم! جس طرح آدم علیہ السلام الانسان میں تو داخل ہیں مگر نطفہ کے حکم سے خارج کیونکہ اس کی علیحدہ دلیل موجود ہے۔

جس طرح عیسیٰ علیہ السلام الانسان میں تو داخل ہیں مگر نطفہ کے حکم سے خارج کیونکہ اس کی علیحدہ دلیل موجود ہے۔

جس طرح حاملہ عورتیں مطلقات میں تو شامل ہیں لیکن ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ کے حکم سے خارج کیونکہ ان کی علیحدہ دلیل موجود ہے۔

اسی طرح یزید اگر لشکر میں شامل بھی ہو تو مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ کے حکم سے خارج ہے کیونکہ اس پر دلائل موجود ہیں اور وہ یہ ہیں کہ

اس نے نبی کریم علیہ السلام کو ایذا پہنچائی ہے اور موذی رسول لعنتی اور جہنمی ہے۔

اس نے جان بوجھ کر امام عالی مقام کا قتل کروایا ہے اور قاتل مومن جہنمی ہے۔

اس نے قطع رحمی کی ہے اور قطع رحمی کرنے والا لعنتی ور جہنمی ہے۔

## جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

مَنۡ اَخَافَ اَهۡلَ الۡمَدِیۡنَةِ فَعَلَیۡهِ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ (مسند امام احمد تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶ بحوالہ مسلم شریف)

جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا اس پر اللہ ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت

تاریخ الخلفاء...... جذب القلوب و دیگر تواریخ کے مطابق یزید نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کروائی جس سے

مسجد نبوی کی بے حرمتی ہوئی

تین دن تک مدینہ منورہ مباح رہا

تین دن تک مسجد شریف میں اذان و نماز نہ ہوئی



یزیدی فوج کے گھوڑوں نے جنت کی کیاریوں کو پیشاب اور لید سے آلودہ کیا رکھا

ایک ہزار باکرہ لڑکیوں نے زنا کے نتیجہ میں حرام کے بچے جن ے

لہٰذا وہ اگرچہ لشکر میں شامل بھی ہو تو ان دلائل کی بنیاد پر مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ کے حکم سے خارج ہے۔

## کیا فرماتے ہیں علماء دین

اگر اس کے باوجود بھی یہ مولوی نہیں مانتے تو پھر بتائیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

مَنۡ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الۡجَنَّةَ (بخاری شریف)

جس نے پڑھ لیا لا الہ الا اللہ وہ جنتی ہے۔

کیا لا الہ الا اللہ پڑھ لینے سے سب کچھ معاف ہو جائے گا۔

بس کلمہ پڑھے پھر چاہے

زنا کرتا پھرے

قتل کرتا پھرے

نمازیں چھوڑتا پھرے

رنڈیوں سے شب باشیاں کرتا پھرے

امرد لڑکوں سے لواطت کرتا پھرے

شراب نوشی کرتا پھرے

مولوی بتائیں اس کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

یہی کہ وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر بالآخر کلمہ کی بدولت جنتی ہوگا۔

## کیا یہ تمہارا دین و مذہب ہے

اور جو یزید یہ بھی کہے کہ:

فَاِنۡ حُرِمَتۡ یَوۡمًا عَلٰی دِیۡنِ اَحۡمَدٍ فَخُذۡهَا عَلٰی دِیۡنِ مَسِیۡحِ ابۡنِ

مَرْيَمَ (کفر یزید ص ۳۵)

"اگر دینِ محمدی میں شراب جائز نہیں تو تو عیسائی ہو کر پی لے۔"

اور جو یزید ان تمام کبیرہ گناہوں کا مرتکب بھی ہو مسلمان بھی

وہ پیدائشی جنتی بھی

وہ امیر المومنین بھی

وہ امام المسلمین بھی

کیا یہ تمہارا دین ہے؟

کیا یہ تمہارا مذہب ہے؟

کیا یہ تمہارا مسلک ہے؟

اگر ایسا ہی ہے تو یہ دین و مذہب تمہیں مبارک ہو......ہم تو یہی کہیں گے۔

لعنت اللہ علیکم دشمنان اہل بیت

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت

تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ



# رضائے الٰہی کا خریدار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ وَفُرْقَانِهِ الْحَمِيْدِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

محترم بزرگو! نوجوان ساتھیو! ذی احترام ماؤ اور بہنو! آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کے مختصر موضوع میں ان صفات قدسی حضرات کا ذکر بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی جن کے تقویٰ وطہارت کی اسناد عرش سے آئیں اور جن کے جان مال موصول ہونے کی رسیدیں خود ربّ العالمین نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ پیارے حبیب کو بھیجیں۔

## نومسلم صحابہ پر مظالم کی انتہا

قبل اس کے کہ فقیر آیت کریمہ کا ترجمہ عرض کرے کچھ باتیں ضروری گوش گزار کروں گا کہ اصل واقعہ کی سمجھ آسکے اور وہ یہ ہے کہ

جیسے جیسے

شریعت مصطفویہ کو عام پھیلانے کیلئے تبلیغی مساعیات روز بروز بڑھتی چلی گئیں اسی طرح کفار مکہ وقریش کے مظالم حد سے بڑھتے چلے گئے۔

کفار کے جو غلام کلمہ طیبہ پڑھ لیتے تو ان کے مالک انہیں سخت سے سخت ترین سزائیں دیتے اور توحید و رسالت کے اقرار سے منحرف کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ کبھی کھانا پانی بند کرتے۔

پھر جب دیکھتے کہ یہ کلمہ چھوڑنے کو تیار نہیں تو سزا میں سختی کرتے اور ان کو مارتے پیٹتے پھر بھی جب وہ اپنے عشق کا برملا اظہار کرتے تو کئی کئی پہلوان قسم کے موٹے موٹے لوگ ایک ایک عاشق رسول پر مسلط کرتے مگر وہ عشاقان رسالت مار بھی کھاتے اور محبوب کے ترانے بھی گاتے پھر ان نومسلم غلاموں کو آگ کے انگاروں پہ لٹایا جاتا اور اس سے ان کا پیٹھ والا حصہ اس قدر زخمی ہوتا کہ چربی پگل کر گرنے لگتی پھر کہا جاتا اب بھی وقت ہے چھوڑ دو توحید و رسالت کو تو ان کا ایک ہی جواب ہوتا۔

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت کا کچھ مزا ہی نہیں

بالآخر جلادوں کو حکم دیا جاتا وہ تیز دھار تلوار لے کر ان عشاق کے سینوں پہ بیٹھ جاتے اور چپکے سے کہتے جان بچا لو اب بھی وقت ہے تو یہ عاشق نعرہ مار کر کہتے ہیں کہ ہمارا نظریہ تو یہ ہے کہ:

حلق پہ تیغ رہے سینے پہ جلاد رہے
لب پہ تیرا کلمہ رہے دل میں تیری یاد رہے



بالآخر

مکے والوں کی جفا دیکھ کر — غلامان مصطفیٰ کی وفا دیکھ کر
مکے والوں کا جبر دیکھ کر — غلامان مصطفیٰ کا صبر دیکھ کر
مکے والوں کی بغاوت دیکھ کر — غلامان مصطفیٰ کی سعادت دیکھ کر

حکم باری تعالیٰ آ گیا کہ محبوب اب مکہ چھوڑ کر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرما لیجئے۔

## وقتاً فوقتاً صحابہ کو ہجرت کا حکم

تمام صحابہ کرام کو وقتاً فوقتاً سرکار علیہ السلام کسی نہ کسی حکمت کے تحت مکہ سے ہجرت کروا کے مدینہ طیبہ بھیجتے رہے اور کافی صحابہ جب ہجرت کر چکے تو ایک دن اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے حبیب کو بھی ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

## حضور کو ہجرت کا حکم

ادھر حبیب ہجرت کا ارادہ فرما رہے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور فرمایا آج رات میرے اس بستر پر اے علی تم لیٹو گے میں نے دنیا کی کچھ امانتیں دینی ہیں وہ امانتیں تم صبح دے کر چلے آنا اور میں آج رات ہی عازم مدینہ ہو جاؤں گا۔

## کاشانہ نبوت کا محاصرہ

ادھر کفار نے میٹنگ کی اور یہ مشورہ پاس ہو گیا کہ آج رات مسلمانوں کے نبی کو شہید کر ہی دینا ہے چنانچہ رات کے وقت ابوجہل اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ شانہ نبوت کے محاصرہ کیلئے آیا۔

کسی کے ہاتھ میں — تلوار
کسی کے ہاتھ میں — برچھا
کسی کے ہاتھ میں — کلہاڑا
کسی کے ہاتھ میں — خنجر

کسی کے ہاتھ میں          نیزا

سروں پہ بڑے بڑے پگڑ لمبے اونچے ہٹے کٹے پہلوان روسائے قریش لات
منات عزیٰ اھل وجبل کے چڑھاوے کھا کھا کر پھیٹ چکے تھے سب نے محاصرہ کرلیا کہ
بس آج انہیں شہید کردینا ہے۔

## وہ ڈراتا ہوا وحدت کا دم بھرتا ہوا نکلا

میرے آقا اپنے خالق و مالک سے رابطہ فرماتے ہیں کہ اب کیا کرنا چاہیے تو
ارشاد ہوتا ہے کہ مت گھبرایئے۔

ایک مٹھی میں مٹی لیجئے اور اس پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کیجئے اور تلاوت کے بعد وہ
مٹی ان کے اوپر پھینک دیجئے۔

بس یہ مٹی پھینکنا آپ کا کام          اس سے آگے ہمارا کام
مٹی پھینک دو          اندھے نہ کردوں تو اپنا خدا نہ کہنا

اور پھر انہیں کے اندر سے تمہیں گزاروں گا اور یہ تجھے دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکیں گے۔

حفیظ جالندھری کہتا ہے

وہ ڈراتا ہوا وحدت کا دم بھرتا ہوا نکلا
تلاوت سورۂ یٰسین کی کرتا ہوا نکلا
کھنچی ہی رہ گئیں خونخوار خوں آشام شمشیریں
کسی نے کھینچ دی ہوں جس طرح کاغذ کی تصویریں

اللہ فرماتا ہے

وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (پ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۹۸)

اور تو دیکھے گا انہیں کہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

## اگر حاضر ہیں تو دکھاؤ؟

گرامی حضرات! آج یہ لوگ بڑا تقاضا کرتے ہیں کہ اگر حاضر و ناظر اور موجود ہیں



تو دکھاؤ؟

ہم کہتے ہیں ہجرت کی رات تمہارے باپ دادا کو نظر نہیں آئے تو تمہیں کیسے نظر
آئیں؟

تمہارے آباؤ اجداد کے بیچ سے گزرے مگر وہ انہیں دیکھ نہیں سکے حالانکہ نظر ان کی
آپ کی طرف ہی تھی۔

وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (پ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۹۸)

اور تو دیکھے گا انہیں کہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

رسول اللہ اپنی بزم میں تشریف لاتے ہیں
مگر وہ دل کے اندھوں کو نظر آیا نہیں کرتے
دیکھنے والے آج بھی زیارت کرتے ہیں کیونکہ
وہ جسے چاہیں جمال اپنا دکھا دیتے ہیں

## بچانے والا پہلے موجود

حضرات سامعین!

میرے آقا ان کے اندر سے باہر تشریف لائے۔

پہلے تو کاشانہ نبوی کی دیواریں چھوٹی چھوٹی تھیں اگر کوئی پھلانگنا چاہے تو پھلانگ
سکتا تھا مگر پھلانگنا کیسے؟ آگے اشتہار لگا ہوا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (پ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

اور اللہ تعالیٰ بچائے گا آپ کو لوگوں کے (شر) سے

آگے نہ بڑھنا          بچانے والا تم سے پہلے یہاں موجود ہے

## بستر پر مولائے کائنات

گرامی سامعین! سرکار تشریف لے گئے اور بستر پر مولائے کائنات لیٹے ہوئے

ہیں۔

مولائے کائنات نے فرمایا ساری زندگی میں اس قدر اطمینان کی نیند کبھی نہ سویا جس قدر پرسکون نیند آج سویا

عرض کیا گیا وجہ کیا ہے؟

آج تو دشمن کا محاصرہ تھا

آج تو تلواروں والے ارد گرد تھے

آج تو کلوں والے رائیس اپنے مشتنڈوں کے ساتھ محاصرہ کئے ہوئے تھے

آج تو اس بستر پر سونا موت پر سونے کے مترادف تھا

فرمایا سب ٹھیک! مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا صبح یہ امانتیں واپس تم نے کرنی ہیں تو مجھے یقین تھا کہ جب تک امانتیں واپس نہ کرلوں میرا کوئی بال بھی بیکا نہ کر سکے گا اس لئے میں سکون سے سو گیا۔

## جبرائیل و میکائیل پہرہ دار ہیں

ادھر اللہ تعالیٰ نے اولوالعزم دونوں فرشتوں حضرت جبرائیل اور میکائیل کو بلایا اور فرمایا

جبریل اگر میں تمہیں حکم دوں کہ اپنی بقیہ عمر اپنے بھائی میکائیل پر قربان کردو تو کردو گے؟

عرض کیا...... اے مولا باقی سب حکم بجالایا جاسکتا ہے مگر یہ بہت مشکل ہے

ادھر میکائیل کو فرمایا تو انہوں نے بھی جواب دیا۔

فرمایا! وہ دیکھو حجاز مقدس کی سرزمین پر میرے محبوب کا محبوب بھائی علی میرے محبوب کیلئے جان قربان کرتے ہوئے دشمنوں کے نرغہ میں آرام سے سو رہا ہے جاؤ تم اس کا پہرہ دو حضرت جبرائیل مولا علی کے سرہانے اور حضرت میکائیل ان کے پاؤں کی طرف کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ



"اے ابوطالب کے فرزند مبارک ہو آج تم پر ربّ فخر فرما رہا ہے کہ تم نے اپنی جان کو اس کے محبوب پر نثار کردیا" (تفسیر کبیر امام رازی بحوالہ تفسیر نعیمی جلد دوم صفحہ ۱۹۱/۱۹۲)

تو اللہ کریم نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ○ (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۷)

اور لوگوں میں سے وہ لوگ جو جان بیچتے ہیں اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

## کبھی یہ اور کبھی وہ

معزز سامعین میں نے مطالعہ کیا تو پتہ چلا

| | |
|---|---|
| کبھی مشتری | اللہ تعالیٰ |
| بائع | مومنین |
| اور کبھی بائع | اللہ تعالیٰ |
| مشتری | مومنین |

بیان کردہ آیت میں

| | |
|---|---|
| مشتری ہے | مومن |
| بائع ہے | اللہ تعالیٰ |
| خریدار ہے | مومن |
| بیچنے والا ہے | اللہ تعالیٰ |
| قیمت ہے | نفس مومن |
| اور سودا ہے | رضاء الٰہی |

لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ

| | |
|---|---|
| خریدار اللہ تعالیٰ | بائع مومن |

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ

(پ۱۱سورۃالتوبہ آیت نمبر۱۱۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے خرید لئے مومنین کے جان اور مال بدلے جنت کے

| | |
|---|---|
| یہاں مشتری ہے | اللہ تعالیٰ |
| بائع ہیں | مومنین |
| مبیعہ ہے | مومنین کے جان و مال |
| اور قیمت ہے | جنت |

بس تھوڑا سا غور کیجئے یہی فرق ہے عام ولی اور مولا علی میں

| | |
|---|---|
| عام ولی دے مال ملے گی | جنت |
| عام ولی دے جان ملے گی | جنت |
| مولا علی دے جان تو ملے گی | مولا کی مرضی |
| مولا علی دے مال تو ملے گی | مولا کی مرضی |

اور مرضی مولا از ہمہ اولیٰ

درویش کو جنت نہیں جنت والا چاہئے

گویا تیرے مولا نے جان دے کر جنت نہیں جنت کی مرضی والے کو خرید لیا

| | |
|---|---|
| جنت کیا ہے | جہاں محبوب کے قدم لگ جائیں |
| جنت کیا ہے | جہاں محبوب مسکرا کر قدم رکھ دے |

جنت تو محبوب کے قدموں کی خیرات ہے

اس لئے فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

(پ۲سورۃالبقرہ آیت نمبر۲۰۷)



| | |
|---|---|
| علی نے | جنت نہیں خریدی |
| علی نے | جنت والے کی رضا خریدی |

## جنت تو پہلے ہی ان کی ملکیت ہے

جنت تو میں پہلے اس گھر کو دے چکا ہوں کیا تم نے دیکھا نہیں

| | |
|---|---|
| جنتی جوانوں کے سردار | بیٹے علی کے |
| جنتی عورتوں کی سردار | زوجہ علی کی |

جنت تو ملکیت ہے علی فاطمہ اور حسنین کی

اس لئے اب علی نے جنت نہیں خریدی بلکہ

مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ (پ۲سورۃالبقرہ آیت نمبر۲۰۷)

تو جب اس کی مرضی خرید لی اب جنت اسے ہی ملے گی جسے مرتضیٰ دے گا کیونکہ رب بھی اسی کی مرضی سے دے گا کیونکہ اس نے رب کی مرضی خرید لی ہے۔

## سیدنا صدیق اکبر کا ارشاد

اسی لئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

لَا يَجُوْزُ اَحَدٌ نِ الصِّرَاطَ اِلَّا كَتَبَ لَهٗ عَلِيٌّ نِ الْجَوَازَ (الصواعق المحرقہ ص)

کوئی شخص بھی پل صراط سے اتنی دیر تک نہ گزر سکے گا جب تک گزرنے کا پروانہ علی نہ لکھ کر دیں گے اسی لئے میاں محمد اعظم چشتی علیہ الرحمت فرماتے ہیں۔

اعظم یہ مغفرت کی سند ہے ہمارے پاس
ہم ہیں علی کے اور ہمارا علی علی

اس طرح یہ آیت کریمہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی

## ایک اور روایت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت صہیب ابن سنانؓ

عمار ابن یاسر اور ان کی والدہ سمیہ اور یاسر، حضرت بلال حضرت خباب رضی اللہ عنہم مکہ
مکرمہ سے ہجرت کے ارادہ سے مدینہ طیبہ روانہ ہوئے راستہ میں تھے کہ مشرکین نے
آ گھیرا حضرت خباب اور ابوذر تو بھاگ کر نکل گئے حضرت یاسر کو قتل کر دیا گیا اور حضرت
سمیہ کے دونوں پاؤں دو اونٹوں کے پیروں سے باندھ کر ان کو علیحدہ علیحدہ سمتوں میں
ہانک دیا جس سے وہ شہید بھی ہوگئی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

## حضرت سمیہ پر انتہا مظالم

حضرات گرامی! ان بزدل بے ایمان کفار مکہ کی
یہ کیا شجاعت ہے
یہ کیا دلیری ہے
کہ پاکدامنہ بیبیوں سے اس قدر گھناؤنا ظلم حالانکہ میرے آقا علیہ السلام اپنے
مجاہدین کو یہ ارشاد فرماتے عورتوں، بچوں، بوڑھوں پر ہتھیار نہ اٹھانا
بلکہ ایک جنگ میں حضرت سیف اللہ المسلول جناب خالد بن ولید سے یہ فعل سرزد
ہوگیا تو وہ عورت بارگاہ نبوی میں شکایت لے آئی۔
حضور نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی سرزنش فرماتے ہوئے فرمایا
مارن مائیاں بیبیاں بڈھڑیاں نوں بیبا اوکدوں سردسداوندے نیں
مگر انتہا ظلم کہ حضرت سمیہ کو کلمہ پڑھنے کی یہ سزا دی گئی کہ جسم مبارک چر کے آدھا
آدھا ہوگیا مگر زبان سے پھر بھی با آواز بلند کلمہ طیبہ جاری رہا۔

مجھے ہو ناز قسمت پر اگر نام محمد پر
یہ سر کٹ جائے اور ان کا سر پر اس سے ٹکرائے

## حضرت صہیب رضی اللہ عنہ

حضرت صہیب سو برس کے بڈھے تھے اور نہایت تیر انداز۔ انہوں نے اپنا تیر و



کمان سنبھالا اور فرمانے لگے کہ
”اے قریش جب تک میرے تیر ختم نہ ہو جائیں تم میرے پاس نہیں آ سکتے ایک
ایک تیر سے کئی کئی آدمیوں کو ہلاک کر دوں گا۔“
اس کے بعد تلوار کی باری ہے تمہاری جماعت کو کھیت کی طرح کاٹ کر رکھ دوں گا۔
میں بڈھا آدمی ہوں میرے چلے جانے سے تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا اور میرے
رہنے سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں۔
اگر تم مجھے میرے محبوب مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا جانے دو تو مکہ مکرمہ
میں میرا بہت سامان مدفون ہے میں تمہیں اس کا پتہ بتاتا ہوں تم جا کر سب لے لو تو کفار
اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے اپنے مال کا پتہ بتا دیا اور مدینہ پاک آ گئے۔
مدینہ منورہ آ کر سب سے پہلے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا کہ اے صہیب تم نے بڑے نفع کا بیوپار کیا۔ صہیب نے
پوچھا کونسا بیوپار تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۷)

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے میں۔
اور فرمایا کہ تم وہاں اپنا مال دے کر کفار سے جان چھڑا رہے تھے اور یہاں یہ آیت
اتر رہی تھی جس میں تمہاری تجارت کی تعریف کی ہے معلوم ہوا کہ یہ آیت حضرت صہیب
کے بارے میں اتری ہے۔ (تفسیر کبیر، روح البیان وغیرہ بحوالہ تفسیر نعیمی پ ۲ ص ۱۹۱)

## توجہ کیجئے

سامعین توجہ کیجئے۔
مولائے کائنات نے رضائے محبوب کی خاطر ہجرت کی شب موت کو قبول کر لیا مگر
اللہ فرماتا ہے کہ یہ ہے مَرْضَاتِ اللّٰهِ

حضرت سمیہ نے جان دی عشق محبوب خدا میں تو ارشاد باری ہے کہ یہ ہے

**مَرْضَاتِ اللّٰهِ**

حضرت صہیب نے مال دیا عشق رسول میں تو ارشاد باری ہے کہ یہ ہے **مَرْضَاتِ اللّٰهِ**

ثابت ہوا

عشق رسول کا ہی دوسرا نام ہے مرضات اللہ

اور مرضات اللہ کو ہی کہتے ہیں عشق رسول

## یہ سب مَرْضَاتِ اللّٰهِ ہیں

یہ سب مَرْضَاتِ اللّٰهِ ہی تو ہے

اللہ اپنے بندوں سے راضی ہوگا جبکہ اس کے بندے اس کے محبوب سے عشق رکھیں گے اور اس کی غلامی کا پٹہ اپنی گردنوں میں ڈالتے ہوئے اس کے مبارک ہاتھوں میں ہاتھ دیں گے تو وہ اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ انہیں جاری فرمادے گا۔

## اللہ راضی ہوگا

ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

**لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ**

(پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا ان مومنوں سے جب وہ بیعت کر رہے تھے آپ سے کس ایک درخت کے نیچے

یعنی

ان کا صبر مقام عروج پر ملاحظہ فرما کر

ان کے یقین کو انتہائی مصمم ملاحظہ فرما کر

ان کی وفا کو کمال انتہا پر ملاحظہ فرما کر



**لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ**

اللہ راضی ہوگیا ان کے صبر سے

اللہ راضی ہوگیا ان کے یقین سے

اللہ راضی ہوگیا ان کی وفا سے

انہوں نے بیعت کی ہے محبوب کے قدموں پر سرفروشی کی

انہوں نے بیعت کی ہے محبوب کے اشارہ ابرو پر مر مٹنے کی

انہوں نے بیعت کی ہے محبوب کے ایک ایک فرمان پر تن من دھن قربان کرنے کی

اس لئے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ کی نقد رسید انہیں مل گئی

اسی طرح صہیب رضی اللہ عنہ نے سمیہ رضی اللہ عنہا نے اور علی کرم اللہ وجہہ نے بھی جان، مال، وطن قربان کیا تو مَرْضَاتِ اللّٰهِ کا سرٹیفکیٹ انہیں مل گیا۔

## میں تم سے راضی ہوں

گویا کہ اللہ فرما رہا ہے

میرے محبوب کی رضا کی خاطر مشقت میں پڑنے والو۔ میں تم سے راضی ہوں

میرے محبوب کی رضا کی خاطر مال قربان کرنے والو میں تم سے راضی ہوں

میرے محبوب کی رضا کی خاطر اولاد فدا کرنے والو میں تم سے راضی ہوں

میرے محبوب کی رضا کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے والو میں تم سے راضی ہوں

میرے محبوب کی رضا کی خاطر وطن چھوڑنے والو میں تم سے راضی ہوں

میرے محبوب کی خاطر نہتے بے سر و سامان بدر میں لڑنے والو میں تم سے راضی ہوں

میرے حبیب کی رضا کی خاطر غزوات و سرایا میں جہاد کرنے والو میں تم سے راضی ہوں

میرے حبیب کی خاطر حدیبیہ میں کٹ مرنے کی بیعت کرنے والو میں تم سے راضی ہوں

کیونکہ اس کی مرضی ہی میری مرضی ہے

اور جب تم نے اس کی مرضی پالی تو سن لو پھر تم نے میری مرضی کو پالیا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۷)

وہ لوگ جو جان بیچتے ہیں اللہ کی مرضی چاہنے میں

اب کوئی جلتا ہے تو — جلا کرے

اب کوئی مرتا ہے تو — مرا کرے

اب کوئی پٹتا ہے تو — پٹا کرے

میں ان کو اپنی مرضی کے مژدے دے چکا ہوں اور اپنی رضا کی خوشخبریاں سنا چکا ہوں۔

ان گستاخوں نے دیکھا نہیں صہیب رومی رضی اللہ عنہ پر کئے گئے مظالم کو

ان بے ایمانوں نے سنا نہیں بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشق ستم بنائے جانے کو

ان ظالموں نے دیکھا نہیں سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بدن کے چرنے کو

اور پھر احد کے میدان میں دیکھا نہیں اس کو جس کا بدن دیکھ کر

پرندے — رو پڑے

درندے — رو پڑے

ملائکہ — رو پڑے

حوریں — رو پڑیں

خود میرا محبوب — گریہ فرما ہو گیا

جس جسم کے — کان کاٹ دیئے

ناک — کاٹ دیا

آنکھیں — نکال دیں



بازو — کاٹ دیئے

پیٹ — کاٹ دیا

کلیجہ — نکال لیا

کیوں؟

اس لئے کہ یہ ہندہ نے چبایا ہے۔

ہندہ نے کلیجہ چبایا تو — نا معلوم رب سے کیا ملا ہوگا

مگر جس کا کلیجہ چبایا اس عم رسول امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام انعامات ملے

اے حمزہ — تو نے محبوب کی مرضی کو پالیا

اے حمزہ — تو نے میری مرضی کو پالیا

اے حمزہ تو نے سودا کیا ہے نا میرے ساتھ تو پھر میں نے تو فرما دیا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۷)

اور اے حمزہ زبان نبوت سے اعلان ہو گیا کہ حمزہ سید الشہداء احد ہے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

## میں ان پر مہربان ہوں

حضرات گرامی! اللہ فرماتا ہے

میرے حبیب کے یہ تمام غلام

میرے آقا علیہ السلام کے یہ سب جاں نثار

تاجدار مدینہ کے یہ تمام کفش بردار

جن کا عقیدہ یہ ہے کہ

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر جان مال اولاد سے پیارا

ان کے متعلق دنیا جو بکتی ہے بکتی رہے میں نے اپنی مرضی اور رضا کا سرٹیفکیٹ دے کر خاموشی نہیں فرمائی بلکہ آئندہ بھونکنے والوں کا منہ بند کرنے کیلئے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (پ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۰۷)

اور اللہ تعالیٰ بندوں پر مہربان ہے۔

کوئی بکتا ہے ان کی شان میں تو بکا کرے      میں ان پر مہربان ہوں
کوئی سیخ پا ہوتا ہے تو ہوا کرے      میں ان پر مہربان ہوں
کوئی بھونکتا ہے تو بھونکا کرے      میں ان پر مہربان ہوں

## عجیب بات ہے؟

گرامی حضرات! عجیب بات ہے

جان دینے والا بھی      اللہ تعالیٰ
اسے خریدنے والا بھی      اللہ تعالیٰ
جنت بنانے والا بھی      اللہ تعالیٰ
جان مومن کی قیمت بنانے والا بھی      اللہ تعالیٰ
خود ہی      سودا دے کر
خود ہی      اسے خرید کر
خود ہی      اس کی قیمت بنا کر
خود ہی      قیمت عطا فرما کر

فرماتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

(پ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۰۷)



اور جو بیچتے ہیں اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہتے ہوئے

اور فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

یقیناً اللہ نے خرید لی ہیں ایمان داروں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس عوض میں کہ ان کیلئے جنت ہے (پ۱۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۱)

## یا اللہ......ایسا کیوں؟

یا اللہ سمجھ نہیں آئی

جنت بھی تیری      اس کا خالق و مالک بھی تو
اموال بھی تیرے      ان کا خالق و مالک بھی تو
جانیں بھی تیریں      ان کا خالق و مالک بھی تو

تو کبھی اپنی چیز کو بھی قیمتاً خریدا جاتا ہے؟

دیکھئے نا...... میں نے اپنے بیٹے کو ایک کار دی اور دس لاکھ روپیہ بھی دیا

اب میں اسے کہتا ہوں کہ یہ لے مجھ سے بیس لاکھ اور کار اور دس لاکھ مجھے دیدے تو وہ کہے گا نا کہ

پیسے بھی آپ کے اپنے      سودا بھی آپ کا اپنا      قیمت بھی آپ کی اپنی

تو آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟

## میرا حبیب میری طرف سے مختار ہے

تو اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ بیان فرما رہا ہے کہ

یہ تو ٹھیک ہے تمہارا خالق و مالک میں ہوں اور جنت کا خالق و مالک بھی میں ہوں۔

مگر میں نے تمہارے جان و مال اپنے محبوب کے قبضہ میں دے دیئے ہیں کیونکہ تم نے اس کی بیعت کی ہے اور تم اس کے غلام ہو۔

بیعت معنیٰ بیع ہو جانا پاک علی فرمادن

چاہے رکھن چاہے وچن عذر نہ پیش لیاون

اب جب تم نے محبوب کی بیعت کر لی تو تم اور تمہاری جانیں اور مال سب کچھ تمہارے آقا کی ملکیت میں ہوگیا۔

اور تمہارے آقا میرے عبد ماذون ہیں یعنی میری طرف سے مختار عام ہیں کیونکہ میں نے فرمادیا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ (پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۶۵)

پس (اے حبیب) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو

اور میں نے یہ تمام سودے یہ بیع وشراء تم سے ڈائریکٹ نہیں کیا بلکہ اسی محبوب کی معرفت کیا

میں تھا خریدار

تم تھے بیچنے والے

اور میرا محبوب تمہارا آقا ہونے کی وجہ سے تمہارا حاکم اور میرا عبد ہونے کی وجہ سے مختار عام اس لئے میں نے اس مختار عام کو قیمت کا مالک بنادیا عوض اس کے غلاموں کی جانوں اور مالوں کے

پتہ چلا

| | | |
|---|---|---|
| جنت ہے تو خدا کی | مگر | ملکیت میرے مصطفیٰ کی |
| مرضات اللہ ہے تو خدا کی | مگر | ملکیت میرے مصطفیٰ کی |
| اموال مومنین ہیں تو خدا کے | مگر | ملکیت میرے مصطفیٰ کی |
| جانیں مومنین کی ہیں تو خدا کی | مگر | ملکیت میرے مصطفیٰ کی |

## حکیم الامت کی نفیس توجیہ

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ اگر کوئی



یہ اعتراض کرے کہ جان مال سب اللہ کا ہی ہے پھر بیچنے خریدنے کے کیا معنیٰ؟ کیونکہ تجارت میں مال بیوپاری کا ہونا چاہئے اور قیمت خریدار کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس معاملہ کو تجارت فرمانا مسلمانوں کی عزت افزائی ہے اس کی مثال بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ مالک اپنے اس غلام سے کوئی چیز خریدے جسے تجارت کی اجازت دے دی ہو اسے بھی تجارت ہی کہا جاتا ہے اگرچہ غلام اور اس کا سارا مال مولیٰ کا ہے۔

(تفسیر نعیمی پارہ نمبر ۲ ص ۱۹۳)

کسی عاشق نے کیا خوب کہا

مال بنا یوں تے مل ٹکایوں تے کیتوس مل حوالے

مال وی اوہدا تے مل وی اوہدا اسی اینویں خریدن والے

## اموال و اولاد آزمائش ہیں

ارشاد فرمایا

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (پ ۹ سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۸)

اور خوب جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (سب) آزمائش ہے اور بے شک اللہ! اسی کے پاس اجر عظیم ہے۔

سوال وہی ہے

| | |
|---|---|
| مال دینے والا بھی | تو |
| اولاد دینے والا بھی | تو |

تو پھر اس میں آزمائش کیوں؟

فرمایا اس لئے کہ پتہ چل جائے

| | |
|---|---|
| کون ہے وہ جسے | مال محبوب |
| کون ہے وہ جسے | اولاد محبوب |

اور کون ہے وہ جسے — مال واولاد دینے والا محبوب

اور جسے وہ محبوب ہوگا — اس کیلئے اجرِ عظیم ہوگا

وَاَنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ

## حضرات محمود وایاز

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمت کی مجلس میں سوال ہوا کہ آپ ایاز پر سب سے زیادہ اعتماد کرتے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

فرمایا موقع آنے پر بتایا جائے گا۔

ایک دن سب درباریوں کو بلایا اور ایک سونے کا پیالہ سامنے رکھا ہر شکایتی کو بلایا اور کہا کہ یہ پیالہ لے جاؤ اور باہر لے جا کر توڑ دو۔

جو بھی پیالہ لے جاتا اور توڑنے کا ارادہ کرتا تو ذہن میں آتا کہ یہ شاہی پیالہ ہے اگر توڑ دیا تو بادشاہ غضب میں آ کر سزا ہی نہ دے بالآخر پیالہ واپس لے آتا۔

جب سارے باری باری پیالہ بغیر توڑے واپس لے آئے تو اب بادشاہ نے ایاز کو کہا کہ یہ پیالہ لے جاؤ اور توڑ دو

ایاز نے پیالہ لیا اور توڑ کر لے آیا۔

بادشاہ نے ان درباریوں سے پوچھا کہ تم نے اس پیالہ کو کیوں نہ توڑا؟

جواب ملا کہ یہ ایک تو شاہی پیالہ اور دوسرے سونے کا پیالہ اگر توڑ دیتے تو بادشاہ پوچھتا کہ تمہیں پیالہ نظر نہ آیا کہ یہ سونے کا ہے اور اگر نظر آیا تو تمہاری عقل نے کام نہ کیا تو ہم کیا جواب دیتے بادشاہ نے ایاز سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ

میں نے پیالے کو نہیں دیکھا

اور نہ ہی اپنی عقل استعمال کی

بس یار نے جو کچھ کہہ دیا وہی میرے لئے حرفِ آخر

فرمایا درباریو! تم نے ایاز کا جواب سنا



سب نے کہا جی سنا

فرمایا تم میں اور ایاز میں یہی فرق ہے

تم سونے کو دیکھتے رہے

تم اپنی عقل سے سوچتے رہے

اور ایاز فرمانِ یار کی طرف متوجہ رہا

پھر اب بتاؤ! میں تم پر اعتماد کروں یا ایاز پر؟

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا

عقل است غلام من
عشق است امام بن

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

فرمایا

مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ بِالۡعِبَادِ

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۷)

لوگوں میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں

جنہیں اللہ سے زیادہ — اولاد محبوب

جنہیں اللہ سے زیادہ — وطن محبوب

جنہیں اللہ سے زیادہ — مال محبوب

جنہیں اللہ سے زیادہ — جانیں محبوب

اور وہ بھی ہوتے ہیں جو

یار کے حکم پر — نارِ نمرود میں چھلانگ لگا دیتے ہیں

یار کے حکم پر — بیٹے کے گلے پہ چھری چلا دیتے ہیں

یار کے حکم پر — بیوی بچے کو تن تنہا جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں

یار کے حکم پر — وطن چھوڑ دیتے ہیں

## اللہ کی مرضی خریدتے ہیں

یہ وہ لوگ ہیں جو

جان دے کر — اللہ کی مرضی خریدتے ہیں

اولاد دے کر — اللہ کی مرضی خریدتے ہیں

بیوی بچے قربان کر کے — اللہ کی مرضی خریدتے ہیں

وطن چھوڑ کر — اللہ کی مرضی خریدتے ہیں

## لے بھی مالکا جیویں رضا تیری

کبھی کربلا میں آ جائیں تو

اکبر کی جوانی لٹا کر

عباس کے بازو کٹا کر

اصغر کے گلے میں تیر لگوا کر

عون و محمد پر برچھوں کی بارش کروا کر

شہزادہ قاسم کو چھلنی چھلنی کروا کر

سکینہ و صغریٰ کو یتیم کروا کر

اپنا سر نیزے پر چڑھوا کر

کہتے ہیں

لے بھی مالکا جیویں رضا تیری دامن جھاڑ حسین وکھادتا

سر جائے پر دین نہ جائے ہتھوں ایہہ میں امت نوں سبق پڑھادتا

فرمایا یہ لوگ ہیں جو اپنی جانیں بیچ کر اللہ کی مرضیاں خریدتے ہیں

مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ



# مقامِ حسین (رضی اللہ عنہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ وَفُرْقَانِهِ الْحَمِيْدِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحُسَيْنُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

راکبِ دوشِ نبی — بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
ہے اسی کے دم سے یہ روشنی — کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
نانا نبی بابا علی — حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
ہیں اسی کے در کے گدا ولی — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

## آج کا موضوع مقام حسین ہے

نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو نوجوان ساتھیوں ذی احترام ماؤ اور بہنو۔ آج ۲۲ محرم الحرام شریف ہے اور یہ چوتھا خطبہ جمعۃ المبارک ہے جو میں آپ کے سامنے حاضر ہوں پہلے تین خطبات جمعہ میں قرآن وحدیث سے فضائل اہل بیت عرض کرتا رہا ہو بالخصوص مودت آل مصطفیٰ علیہم السلام تینوں خطبات کا خاص موضوع بیان کیا گیا اور آج میں خصوصاً مقام حسین علیہ السلام آپ کے سامنے عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں اللہ کریم بطفیل حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم حق بیانی کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

## اہلسنّت وجماعت کیلئے ضروری ہے

عصر حاضر میں مقام حسین علیہ السلام کا بیان کرنا اہلسنّت وجماعت کیلئے نہایت ضروری ہو گیا ہے کیونکہ یزیدیوں نے یزید ملعون کو برحق ثابت کرنے کیلئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا ہوا ہے وہ اسے امیر المومنین ثابت کرنے کیلئے بے چین ہیں اور شب وروز اس کے پیدائشی جنتی ہونے کے راگ الاپتے ہوئے نہیں تھکتے یہ خارجی لوگ ہیں اور اہلسنّت کا لیبل لگا کر اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے ہیں حالانکہ کبھی بھی ایسا شخص اہسنّت وجماعت حنفی نہیں ہو سکتا جو یزید کو اپنا امیر اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو باغی کہے

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت



## ہم اہلسنّت وجماعت ہیں

الحمدللہ! ہم اہلسنّت وجماعت حنفی بریلوی ہیں کہ ہمارے امام...... امام حسین علیہ السلام ہیں اور ہم یزید اور اس کے تمام اعوان وانصار کو مستحق لعنت قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ ظالم ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''خبردار اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر'' ملاحظہ ہو آیت کریمہ ارشاد ہوتا ہے کہ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (پ۱۲ سورۃ الھود آیت نمبر ۱۸)

## حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

حضرات گرامی! اگر مقام حسین علیہ السلام کو سمجھنا ہے تو پھر اس نبی علیہ السلام کے مقام پر غور فرمایئے جنہوں نے فرمایا کہ

اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ
حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں

کیونکہ

میں اصل — اور حسین اس اصل کی فرع
میں کل — اور حسین اس کل کا جزء
میں شجر نبوت — اور حسین اس شجر نبوت کا ثمر
میں رسالت کا پھول — اور حسین اس پھول کی خوشبو
میری خوشبو لینی ہے تو — حسین کی زلفیں سونگھ لو
میرا پھل ملاحظہ کرنا ہے تو — حسین کے قدم چوم لو
میری سیرت کا مطالعہ کرنا ہے تو — سیرت حسین کو پڑھ لو
میری صورت کا مشاہدہ کرنا۔ — صورت حسین کو دیکھ لو

## جسم رسول کا سایہ حسین

حضرات محترم! بعض علماء کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کا

سایہ تھا اور اکثر اجل علماء کا فیصلہ ہے کہ سایہ نہ تھا ایک عاشق نے کہا کہ دلائل تو علماء کے پاس ہیں اور کثیر ہیں مگر جسم مصطفویہ کا سایہ نہ ہونے کی مجھے تو کچھ یہ سمجھ آئی ہے کہ

بے سایہ حق نے اس لئے پیدا نبی کیا
اس سائے سے کھینچا گیا نقشہ حسین کا

ایک اور شاعر بولے کہ

سایہ مصطفیٰ حسین مایہ مرتضیٰ حسین
حسن کی ابتداء حسین عشق کی انتہاء حسین

## مقام مصطفیٰ کیا ہے؟

حضرات! عرض کر رہا تھا کہ پہلے اس آقا علیہ السلام کے مقام پر غور کیجئے جس نے یہ ارشاد فرمایا کہ "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں" تو آیئے پہلے مقام مصطفیٰ قرآن سے پوچھیں اور جناب باری سے سوال کریں کہ مقام مصطفیٰ کیا ہے؟

## فوراً حاضر ہو جاؤ

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو

اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (پ ۹ سورۂ انفال آیت نمبر ۲۴)

فوراً حاضر ہو جاؤ اللہ اور رسول کے پاس جب وہ تمہیں بلائیں۔

یعنی کہ اے مومنو! تم کسی حالت میں بھی ہو تو اللہ کا رسول علیہ السلام تمہیں بلائیں تو جو کام کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اور پہلے رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔

اگر تم نماز میں ہو — میرا حبیب تمہیں آواز دے — نماز چھوڑ دو پہلے میرے حبیب کی بات سنو

تم صفا یا مروہ پہ ہو — میرا حبیب تمہیں آواز دے — صفا مروہ چھوڑ دو پہلے میرے حبیب کی بات سنو

تم کسی بھی عبادت میں ہو — میرا حبیب تمہیں آواز دے — وہ عبادت چھوڑ دو پہلے میرے حبیب کی بات سنو



## یہ ہے مقام مصطفیٰ

یہ ہے مقام مصطفیٰ کہ

میری نماز — بعد میں
میرے حبیب کی نیاز — پہلے

میری نماز کو میرے حبیب کی نیاز پر قربان کر دو اور فوراً حاضری دو تا کہ انہیں انتظار کی زحمت برداشت نہ کرنی پڑے۔

## حضرت سعید بن معلیٰ

چنانچہ حضرت سعید بن معلیٰ نے دوران نماز سرکار کی آواز کو سنا مگر نماز پوری فرما کے حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا "آپ کو میرے پاس حاضر ہونے سے کس نے روکا تو عرض کیا میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا کہ ارشاد باری ہے۔

اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (پ ۹ سورۂ انفال آیت نمبر ۲۴)

جب اللہ کا رسول بلائے تو فوراً حاضر ہو جاؤ

عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس آیت کی سمجھ ہی آج آئی ہے۔

## جملہ فرائض فروع ہیں

حضرات گرامی یہ ہے مقام رسول کہ ربّ کی نماز پڑھتے ہو محبوب یاد فرمائیں تو نماز بعد میں اور تعمیل ارشاد رسول پہلے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمت نے کیا خوب فرمایا کہ

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

## حضرت مولائے کائنات

حضرت مولائے کائنات شیر خدا تاجدار ھل اتی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی گود

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کر کے محو استراحت ہو گئے جبکہ آپ نے ابھی نماز ادا فرمائی تھی وہ کیا سہانا منظر تھا

گود      علی مرتضیٰ کی

سر انور      محمد مصطفیٰ کا

آسمانی ملائکہ کی نظریں بھی اسی منظر کی طرف لگی ہوئی تھیں اور آوازیں آرہی تھیں کہ دیکھو آج

زمین پر عرش اعلیٰ کے نشاں معلوم ہوتے ہیں
علی کی گود میں دونوں جہاں معلوم ہوتے ہیں

## کبھی علی اور کبھی صدیق رضی اللہ عنہما

گرامی حضرات! یہ محبوب کی مرضی ہے کبھی علی کو نوازے کبھی صدیق کو نوازے

ہجرت کی رات ہے      امام الانبیاء کی ذات ہے
رحمتوں کی برسات ہے      غار کے اندر صدیق کی گود میں آقا کی ذات ہے
محبوب کبھی صدیق کی گود میں      آرام فرما
محبوب کبھی علی کی گود میں      آرام فرما

اچانک صدیق کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فرمایا صدیق کیوں روتے ہو......
عرض کیا کہ یہ موذی جانور سانپ کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچادے۔
اسی طرح علی کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے...... فرمایا علی کیوں روتے ہو......
عرض کیا میری نماز عصر قضا ہو رہی ہے۔

دونوں کے آنسو      چہرہ مصطفیٰ پر
کسی کا خون      میدان بدر پر
کسی کا خون      میدان احد پر
کسی کا خون      سرزمین مدینہ پر



کسی کا خون      اللہ کے قرآن پر
کسی کا خون      میدان کربلا پر

مگر صدیق و علی کا خون نہیں بلکہ آنسو آئے چہرہ مصطفیٰ پر

صدیق کو نبی کے غم نے رلایا
علی کو نماز کے غم نے رلایا

حالانکہ دونوں نماز کی روح میں منہمک تھے کہ

نمازیں گر قضا ہوں پھر بھی ادا ہوں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

کسی عاشق نے خوب کہا کہ

اصل نماز ہے یہی روح نماز ہے یہی
میری نظر کے سامنے جلوہ حسن یار ہو

## حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرات محترم عرض کر رہا تھا کہ

حضرت ابی ابن کعب کی نماز محبوب پر قربان
حضرت علی المرتضیٰ کی نماز محبوب پر قربان
محبوب آواز دے تو نماز اس کی آواز پر قربان
محبوب آرام فرمائے تو نماز اس کے آرام پر قربان

## اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا

اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ فرض عبادت کو چھوڑ کر نبی کی زیارت کر رہے ہو پہلا میری عبادت کرو پھر ان کی زیارت کرو۔

کوئی ملاں      ایک آیت دکھادے
کوئی مفتی      ایک روایت دکھادے

## آقا کا یہ مقام ہے

اس آقا کا یہ مقام ہے کہ

نماز بعد میں — تعظیم مصطفیٰ پہلے
حج بعد میں — تعظیم مصطفیٰ پہلے
تمام عبادات بعد میں — تعظیم مصطفیٰ پہلے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحٰی کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

## حضور علیہ السلام کی نماز

غور کیجئے

جب یہ امام الحق علیہ السلام نماز پڑھا رہا ہو
جب یہ نبیوں کا امام علیہ السلام نماز پڑھا رہا ہو
جب یہ رسولوں کا سردار علیہ السلام نماز پڑھا رہا ہو
جب یہ حبیب کردگار علیہ السلام نماز پڑھا رہا ہو

اور

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے اقتداء میں پڑھ رہے ہوں
عمر فاروق رضی اللہ عنہ پیچھے اقتدا میں پڑھ رہے ہوں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ پیچھے اقتدا میں پڑھ رہے ہوں



حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم پیچھے اقتدا میں پڑھ رہے ہوں
طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما پیچھے اقتدا میں پڑھ رہے ہوں
مقداد وابوذر رضی اللہ عنہما پیچھے اقتدا میں پڑھ رہے ہوں

جس کی نیند پر نماز قربان ہو سکتی ہے وہ محبوب امام ہو اور یہ تمام صحابہ مقتدیٰ تو ایسے میں شہزادہ گلگوں قبا شہید خنجر کرب وبلا اس امام کائنات کے کندھوں پر سوار ہو جائیں تو پھر ان کا مقام کیا ہوگا۔

## منظر کچھ یوں ہوگا

حضرات گرامی منظر کچھ یوں ہوگا کہ

سر مبارک تھا سجدے اندر نماز سرور پڑھا رہے تھے
حضور آگے صحابہ پیچھے کر فرض اپنا ادا رہے تھے
ماحول ایسے میں مسکراتے شبیر گھر سے جو آرہے تھے
حسین پشت نبی پہ بیٹھے زمانے بھر کو بتا رہے تھے
ملے گی جنت پیئے گا کوثر اسی کو محشر میں چین ہو گا
نماز اس کی قبول ہو گی کہ جس کے دل میں حسین ہو گا

یہ ہے مقام حسین کہ

جس نبی پر علی کی نماز قربان — اس نبی نے حسین کیلئے سجدہ طویل فرمادیا
جس پر ابی ابن کعب کی نماز قربان — اس آقا نے حسین کیلئے سجدہ طویل فرمادیا
جس نبی پر سعید بن معلیٰ کی نماز قربان — اس نبی نے حسین کیلئے سجدہ طویل فرمادیا

## مقام محبوب علیہ السلام

حضرات گرامی!

میرے محبوب کی نماز طویل ہو تو عرش والا معبود خود فرمادے

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ○ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ○

(پ سورہ المزمل آیت نمبر)

اے مزمل کی کملی والے محبوب رات کو قیام فرماؤ مگر نصف شب یا اس سے کچھ کم یا زیادہ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کر۔

## مقام حسین رضی اللہ عنہ

مگر مقام حسین یہ ہے کہ جب نماز پڑھتے ہوئے نانا جان کے کندھوں پر سوار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ وحی بھیجتا ہے کہ جب تک حسین آپ نہ اتریں تم سجدہ کو طویل فرما دینا۔

اک دن سجدے اندر آہے پاک نبی غفاری
صاحبزادے موہڈیاں اتے کر بیٹھے اسواری
اتنے وچہ جبریل وی آیا لے پیغام الٰہیں
فاطمہ دے فرزند نہ روون توں سجدیوں سیس نہ چاویں

## مقام حسین کی رفعت

اب بلندی مقام حسین کو دیکھ

یہ اس کے کندھے پر سوار ہے جو سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے تشریف لے گئے۔

شرق وغرب — نیچے
جنوب وشمال — نیچے
تحت وفوق — نیچے
یمین ویسار — نیچے
خلف وامام — نیچے
فضائیں اور ہوائیں — نیچے
کرۂ ناری — نیچے
کرۂ زمہریری — نیچے



سدرۃ المنتہیٰ — نیچے

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی سیج نیچے اور اس کے اوپر اس محبوب کا قدم

قدم مبارک کے اوپر — پنڈلیاں مبارک
پنڈلیوں مبارکوں کے اوپر — گھٹنے مبارک
گھٹنے مبارک کے اوپر — ران مبارک
رانوں مبارکوں کے اوپر — شکم اطہر
شکم اطہر کے اوپر — کندھے مبارک

اور آج نبی کے کندھوں پر سوار ہے امام حسین رضی اللہ عنہ ذرا سوچ کتنا بلند مقام ہے حسین کا

کی دساں کتھوں تیک رسائی حسین دی
خالق حسین دا اے خدائی حسین دی

اور

کونین میں بلند ہے رتبہ حسین کا
فرش زمیں سے عرش تک شہرا حسین کا
بے مثل ہے جہان میں کنبہ حسین کا
سلطان دو جہان ہے نانا حسین کا

## حسین مجھ سے ہیں میں حسین سے

اسی لئے فرمایا: اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ

حسین مجھ سے ہے میں حسین سے ہوں

اس کی عظمت — میری عظمت
اس کی رفعت — میری رفعت

اس کی بلندی — میری بلندی

اس کی شہادت — میری شہادت

جس نے اسے شہید کیا اس نے مجھے شہید کیا۔

یزید امیر المومنین کیسے؟ گرامی حضرات ایمان سے بتائیے کیا آپ کے نزدیک آقا کریم کو شہید کرنے والا مسلمان ہے؟

نہیں اور یقیناً نہیں تو جب وہ ایک ادنیٰ مسلمان نہیں تو امیر المومنین کیسے؟

## میرا سوال

یزید ملعون کے حامیوں سے میرا سوال ہے کہ

یا تو حدیث

اَلْحُسَيْنُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ سے انکار کریں

اور کھل کر جہنم رسید ہوں

یا پھر اس حدیث کا اقرار کریں اور قاتلین حسین سے بیزار ہوں

اگر حسین پاک علیہ السلام کی شفاعت کے امیدوار بھی ہو

اور

قاتلین حسین کے تابعدار بھی ہو

تو یہ دورنگی منافقانہ چال ہے اور منافقوں پر لعنت کی گئی ہے۔

حب حسین کا یہ تقاضا ہے مومنوں
کرتے رہو ہمیشہ مذمت یزید کی

جس قدر اہل بیت کی مودت لازم اسی قدر ان کے دشمنوں پر لعنت ضروری حضرت حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

باغ جنت کے ہیں بہرِ مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت



اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہل بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

## اس حدیث کی تصویر

گرامی حضرات! میرے آقا حسین نے اس حدیث مبارکہ کی تصویر بن کر دکھا دیا کہ اگر نانا جان نے سجدے میرے لئے طویل فرمائے تو میں نے بھی ان سجدوں کی بقا کیلئے کنبہ شہید کروا دیا۔

اگر نانا جان نے مجھے کندھوں پر اٹھایا تو اپنا بھی سر میں نے نیزے پر چڑھوا کے بتا دیا کہ دنیا والو

اگر نبی کے کندھوں پر میں سوار ہوا اور نبی تلاوت میں تھے

اگر نبی نے خطبے میرے لئے چھوڑے

اگر نبی نے سجدے میرے لئے طویل فرمائے

تو میں نے بھی نیزے پر چڑھ کر قرآن کی تلاوت کو جاری رکھا

تو میں نے بھی زیر خنجر ایسا سجدہ کیا کہ قیامت تک اسلام ناز کرتا رہے گا

اس نواسے پر محمد مصطفیٰ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علی المرتضیٰ کو ناز ہے
سجدے تو سب نے کئے اس کا عجب انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

## آواز قدرت آئی کہ

اگر مصطفیٰ کے کندھوں پر سواری کے لائق صرف حسین تھے

تو نیزے پہ بھی سر حسین کا ہی چڑھے گا

اگر مصطفیٰ کے سجدے حسین نے طویل کروائے خنجر کے نیچے سجدہ بھی تو حسین ہی کرے گا۔

اگر مصطفیٰ سے خطبے حسین نے چھڑوائے تو کربلا کے تپتے ریگزاروں اور ۷۲ لاشوں کے درمیان کھڑا ہو کر طویل خطبہ بھی تو حسین ہی دے گا۔

نانا جان نے تو سر سجدے میں رکھا طویل سجدہ کرنے کے بعد اٹھا لیا
نواسہ رسول نے سر سجدے میں رکھا ایسا طویل کیا آج تک اٹھایا ہی نہیں

قرآن دے قاری اساں سے سے ڈٹھڑے پر نماز دا قاری کوئی
نمازی دا قاری ویر زینب دا جہدی خنجر ہیٹھ جے ہوئی

اور

اذان کہہ گئی عرب میں بلال کی ہستی
نماز پڑھ گئے کربلا میں مصطفیٰ والے

## جنتی جوانوں کے سردار

میرے خالق کائنات جل جلالہ نے میرٹ اور معیار مقرر فرما دیا کیونکہ اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تھا کہ

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرات حسنین جوانان جنت کے سردار ہیں

اگر ان شہزادوں کا ایسا کڑا امتحان نہ ہوتا تو کوئی اور شخصیت یہ اعتراض کر سکتی تھی کہ ان کو نبی علیہ السلام کی سفارش سے یہ عہدہ دے دیا گیا ہے۔

## شہزادے اور بھی موجود تھے

کیونکہ شہزادے تو اور بھی موجود تھے۔

خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادے حضرت عبدالرحمٰن موجود تھے۔



خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادے حضرت عبداللہ موجود تھے۔

حواری رسول حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادے حضرت عبداللہ ابن زبیر موجود تھے۔

عَلٰی هٰذَا الْقِيَاس! شہزادے اور بھی موجود تھے اور اگر حسنین کریمین کو بغیر امتحان و آزمائش کے جنت کی سرداریاں مل جاتیں تو کل میدان قیامت میں وہ شہزادے یہ کہہ سکتے تھے کہ

”حسنین کریمین کو یہ عہدہ محض قرابت رسول کی وجہ سے ملا“

یا وہ یوں بھی کہہ سکتے تھے کہ

”حسنین کریمین کے نانا جان کی سفارش نے انہیں یہ عہدہ دلوادیا“

مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ قدرت نے ایک میرٹ مقرر کر دیا کہ دیکھو

جنت کی سرداری کے عہدہ کیلئے وہ شہزادہ منتخب ہوگا

جو بھی مصطفیٰ علیہ السلام کی لسان مبارک کو چوستا رہا ہو تا کہ اس پر تین دن کی پیاس اثر نہ کر سکے۔

اور جو بھی مصطفیٰ علیہ السلام کے کندھوں پر سوار ہوتا رہا کہ اس کے دل میں اقتدار کی ہوس ہی نہ رہے اور یہ بے نفسی اسے کربلا کے امتحان کے بعد نیزے کی نوک تک لے جائے تو وہ نیزے پر سوار ہو کر قرآن کی تلاوت کر سکے۔

اور جو شہزادہ مصطفیٰ علیہ السلام کے سجدہ کو طویل کرواتا رہا ہو تا کہ پھر وہ ریگستان کربلا میں ایسا سجدہ کرے جو تا قیام قیامت طویل ہو۔

اور جو شہزادہ مصطفیٰ علیہ السلام کے خطبہ کے درمیان مسجد نبوی میں آئے تو اس کے لئے امام الانبیاء علیہ السلام خطبہ چھوڑ دیں اور پھر یہ شہزادہ تین دن بھوکا پیاسا رہنے کے بعد ایسا خطبہ ارشاد فرمائے کہ قدسیان ہفت افلاک جھوم جھوم کر سبحان اللہ کی آوازیں بلند

کریں۔

## اس معیار پر پورا کون اترا

گرامی قدر سامعین تو پھر اس معیار پر پورا کون اترا؟

یقیناً اس معیار پر پورے اترے تو میرے آقا حسین ہی اترے

جن کو گھٹی میں زبانِ مصطفیٰ ملے اور وہ اسے چوستے رہے

جن کی سواری خود امام الانبیاء علیہ السلام بنتے رہے

جن کیلئے دورانِ نماز سجدے خود سیّد المرسلین علیہ السلام طویل فرماتے رہے

اور جن کیلئے جمعہ کے خطبے خود سیاحِ لامکاں اور خطیب عرصہ قیامت علیہ السلام چھوڑتے رہے۔

اس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

علی اصغر رضی اللہ عنہ کی معصومیت کو قربان کر کے

علی اکبر رضی اللہ عنہ کی جوانی کو نثار کر کے

عباس رضی اللہ عنہ کے بازوؤں کو فدا کر کے

قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شباب کو نذر کر کے

جو خطبہ دیا

جو نماز پڑھی

جو نیزے کی نوک پہ تلاوت کی

جو قیام قیامت تک طویل سجدہ فرمایا

تو معیارِ سیادت پورا ہو گیا

جنت کے جوانوں کی سرداری کا میرٹ مکمل ہو گیا

اور یہ معیار کسی اور شہزادے سے پورا نہ کروایا گیا تا کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی برابری نہ کر سکے اور میرا حسین اس میدان میں بے مثل و بے مثال ہو اور جب



میرے آقا علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ:

''حضرت حسنین کریمین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

تو فطرت مسکرائی۔

اور مہر تصدیق ثبت کر دی کہ میرے حبیب آپ نے سچ فرمایا کیونکہ عام لوگوں سے اور ان آپ کی امت کے مومنین سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

میں تمہارے اموال اور تمہاری جانوں کو خریدوں گا اور ان کے بدلہ میں تمہیں جنت دوں گا۔

## تمام مومنین جنت میں جوان ہوں گے

یہ تمام مومنین جن میں سے کسی نے جان دی اور کسی نے مال۔ حدیث مبارکہ کے مطابق سب بحالت شباب جنت میں ہوں گے۔

اور جن شہزادوں نے

جانیں بھی دیں

مال بھی دیئے

اولادیں بھی دیں

وطن کو بھی چھوڑا

اور ایک ہی وقت میں اپنا سب کچھ راہ خدا میں لٹا دیا وہ ان تمام جوانوں کے جنت میں سردار ہوں گے اور ایک صاحب ذوق نے باکمال اور بے مثال شعر فرمایا کہ جب ان جنتی جوانوں کے سرداروں کے والد ماجد میدان حشر میں جلوہ گر ہوں گے تو منظر کچھ یوں ہوگا

حشر میں جب علی کی سواری آئے گی
ان کے صدقے میں بخشش لٹائی جائے گی

حضرات گرامی......کہاں سے ابتداء ہوئی اور کہاں پہ انتہا
عرض یہ کر رہا تھا کہ مقام حسین کو سمجھنا ہے تو مقام مصطفیٰ کو سمجھو
تو جس مصطفیٰ علیہ السلام کا نواسہ اتنا عظیم ورفیع مقام کا حامل ہے وہ نانا جان کتنے عظیم ورفیع مرتبہ پر فائز ہوں گے۔

## بروز حشر

تو پھر بروز حشر
ایک منبر ہوگا انبیاء کی سیادت کا جس پر جلوہ افروز ہوں گے
سیدالانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام
ایک منبر ہوگا اولیاء کی سیادت کا جس پر جلوہ افروز ہوں گے
سیدالاولیاء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
ایک منبر ہوگا اسخیاء کی سیادت کا جس پر جلوہ افروز ہوں گے
سیدالاسخیاء حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
ایک منبر ہوگا شہداء کی سیادت کا جس پر جلوہ افروز ہوں گے
سیدالشہداء حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ
تو پھر مقام حسین کا پتہ چل جائے گا کہ یہ حسین اس گھرانے کا چشم و چراغ ہے جو گھرانہ سادات کا گھرانہ ہے جس کا ہر ہر فرد سید ہے۔
میرا آقا حسین اس نانے کا نواسہ ہے جو انبیاء کے سید ہیں۔
اس والد کے فرزند ہیں جو اولیاء کے سید ہیں
اس بھائی کے برادر ہیں جو اسخیاء کے سید ہیں
اور میرے سخی حسین خود شہداء کے سید ہیں

## یہ ہے مقام حسین

تو پتہ چلا کہ یہ ہے مقام حسین کہ



سیادت اس کے گھر کی ہے — ولایت اس کے گھر کی ہے
سخاوت اس کے گھر کی ہے — شہادت اس کے گھر کی ہے
امامت اس کے گھر کی ہے — رسالت اس کے گھر کی ہے
چھڑا لینا گناہگاروں کو محشر میں — یہ عادت اس کے گھر کی ہے

جبھی تو میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس حسین کو عام شہزادہ نہ سمجھنا
اس کے مقام کو معمولی نہ سمجھنا
یہ حسین وہ ہے کہ جس کے متعلق میں نے فرمادیا ہے کہ
اَلْحُسَيْنُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْن
حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

کاندھے پہ جس کو اپنے بٹھاتے تھے مصطفیٰ
حق نے جسے بہشت سے جوڑا عطا کیا
اس ذات پر یزیدیوں نے ظلم یوں کیا
تھا کربلا میں بے کفن لاشہ حسین کا
کونین میں بلند ہے رتبہ حسین کا
فرش زمیں سے عرش تک شہرا حسین کا
بے مثل ہے جہان میں کنبہ حسین کا
سلطان دو جہاں ہے نانا حسین کا

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

# کرامات برحق ہیں

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ

قَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرٍ

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَلَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## یہ میری اپنے گھر کی محفل ہے

صاحب صدر گرامی قدر و بانی محفل برادر محترم جناب محمود احمد مفتی صاحب مہمان



گرامی جناب فیروز الدین صاحب کمشنر انکم ٹیکس و معزز علماء کرام و نعت خوانانِ شیریں لسان و شعرائے عظام

آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ یہ آج کی محفل پاک میری اپنے گھر کی ہی محفل پاک ہے کیونکہ اس کے بانی میرے حقیقی بھائی محمود احمد مفتی صاحب ہیں کہ جو ہر مہینہ کی (اسلامی) تیرہ تاریخ کو گیارہویں شریف کی محفل پاک کا اہتمام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ لایزال میں اپنے حبیب پاک علیہ السلام کے نعلین مقدس کے طفیل شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین)

## کراماتِ اولیاء برحق ہیں

حضرات گرامی! اس وقت جو میں نے دو آیات کریمہ تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ اور مفہوم عرض کرنا چاہتا ہوں جس سے ثابت ہوگا کہ کرامات اولیاء برحق ہیں۔ تمہیدی طور پر یہ بات ذہن میں رکھیں کہ

| | |
|---|---|
| ایک ہے | عام انسان |
| ایک ہے | مسلمان انسان |
| اور ایک ہے | ولی اللہ مسلمان |

## تلاوت کردہ آیات

تو تلاوت کردہ آیات مبارکہ میں عام انسان کے متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۰)

اور ہم نے البتہ تحقیق عزت بخشی اولاد آدم کو

## تکریم بنی آدم بلاقید ہے

حضرات گرامی!

یہاں تمام بنی نوع انسان

جملہ اولادِ آدم علیہ السلام

کے متعلق بات ہو رہی ہے

چاہے وہ کسی بھی علاقہ سے تعلق رکھتا ہو

کسی بھی گروہ سے تعلق رکھتا ہو

کسی بھی لسان سے تعلق رکھتا ہو

کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو

کسی بھی عقیدہ سے تعلق رکھتا ہو

کوئی قید نہیں لگائی گئی

بلکہ فرمایا ''بنی آدم'' آدم کے بیٹے اور اولادِ آدم کو ہم نے تکریم بخشی،

## ہم نے تکریم دی بنی آدم کو

گرامی قدر سامعین توجہ رہے

اسی کَرَّمْنَا سے کرامت بنا ہے......یعنی لفظ کرامت بھی مصدر ہے اور تکریم بھی مصدر ہے باب تفعیل سے فرمایا

کَرَّمْنَا ......ہم نے تکریم دی

ہم نے کرامت عطا فرمائی کس کو؟

فرمایا بنی آدم کو

## کرامت و تکریم

معلوم یہ ہوا کہ وہ فاعل حقیقی یعنی ذات باری تعالیٰ اگر کسی بندے کو تکریم دینی چاہے تو اس کے ہاتھ سے کرامت کا ظہور فرماتا ہے......لوگ جب بندے کے ہاتھ سے خرقِ عادت فعل دیکھتے ہیں تو اس بندے کی عزت کرتے ہیں۔

اس فعل کو کرامت اور اس عزت کو تکریم کہتے ہیں



## کراماتِ اولیاء کے منکر

اب اللہ تعالیٰ نے عام بنی آدم کو کرامت بخشی ہے تو مولوی ملاں اس کو تو تسلیم کرتے ہیں مگر عقل کے اندھے کراماتِ اولیاء سے منکر ہیں۔

قرآن کی اس آیت کریمہ سے عام انسان کو تو لائق تکریم اور صاحب کرامت مانتے ہیں مگر

| | |
|---|---|
| داتا ہجویری کو | نہیں مانتے |
| خواجہ اجمیری کو | نہیں مانتے |
| صابر پیا کو | نہیں مانتے |
| شاہ لاثانی کو | نہیں مانتے |
| مہر علی کو | نہیں مانتے |
| غوث جلی کو | نہیں مانتے |

حالانکہ عام بنی آدم اگر مسلمان نہ بھی ہو تو ایک انسان ہونے کے ناطے لائق تکریم ہے کیونکہ اس بنی آدم کو اللہ کریم جل جلالہ نے ارشاد فرمایا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (پ۳۰ سورہ والتین آیت نمبر۴)

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت میں بنایا۔

## فرق ایک لفظ کا

یعنی یہ بنی آدم اور یہ انسان اشرف المخلوقات ہے اب سادہ لوح مسلمانوں کے ذہن میں سوال آئے گا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر بد مذہب اور غیر مسلم انسان بھی صاحب کرامت ہے۔

تو بات کو سمجھنے کی کوشش کریں صرف ایک لفظ کے تبادلے سے ہمارا موقف درست ثابت ہوگا۔

ایک نکتے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

آپ کہتے ہیں کہ ثابت یہ ہوا کہ

ہر ہندو سکھ عیسائی یہودی و غیر مسلم انسان صاحب کرامت ہے

میں کہتا ہوں کہ ثابت یہ ہوا کہ

ہر ہندو سکھ عیسائی یہودی و غیر مسلم انسان صاحب کرامت تھا

بس ہے اور تھا کہ فرق ہے اسے اچھی طرح سے سمجھ لیں

## جب تک وعدہ پر قائم رہا

دراصل بات یوں ہی ہے کہ ہر انسان اور ہر بنی آدم قابل تکریم اور صاحب کرامت تھا جب تک وہ اس وعدہ پر قائم رہا جو اس نے اپنے اللہ کریم سے کیا تھا جسے اللہ کریم نے یوں بیان فرمایا۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (پ ۲۳ سورۃ یٰسین آیت نمبر ۶۰)

کیا میں نے تم سے وعدہ نہ لیا تھا اے اولاد آدم! کہ تم شیطان کی پیروی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

## عباد الرحمٰن اور عباد الشیطان

معلوم یہ ہوا کہ

کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو اس وعدہ سے پھر گئے اور وہ عباد الشیطان ہو گئے

کچھ انسان ایسے ہیں جو اس وعدہ پر قائم رہے اور وہ عباد الرحمٰن ہی رہے

کیونکہ

ہے شیطان بندے دا دشمن فرق دلاں وچہ پاوے

یاراں کولوں یار پیارے پل وچہ جدا کراو



## اقرار توحید

گرامی حضرات! ہر بنی آدم نے اپنے رب سے ایک وعدہ اور اقرار کیا تھا جبکہ اس نے فرمایا تھا کہ

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (پ ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲)

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

تو جواب میں ہر ایک گویا ہوا تھا

قَالُوْا بَلٰى (پ ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲)

سب بولے ہاں کیوں نہیں؟

تو جب تک انسان اور عام بنی آدم اس اقرار پر قائم تھا وہ عباد الرحمٰن میں شامل تھا اسی لئے وہ لائق تکریم اور صاحب کرامت تھا۔

مگر جب وہ اس اقرار سے پھرا اور عباد الشیطان سے ہوا تو اس سے تکریم و کرامت علیحدہ ہو گئی۔

اب وہ ظلوم وجہول اور خسارہ پانے والا ہو گیا

## یہ دیو کے بندے عباد الشیطان ہیں

ثابت ہوا

صاحب کرامت وہ انسان ہے جو عباد الرحمان میں سے ہو

اور

کرامت کا منکر وہی ہوگا جو عباد الشیطان میں سے ہوگا

کیونکہ کرامت اس سے علیحدہ ہو چکی ہے۔

آپ دن رات مشاہدہ کرتے ہیں کہ یہ مولوی ملوانے آپ کو کہتے رہتے ہیں جی یہ قصے کہانیاں ہیں ان کرامات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تو خوب پہچان لو کہ یہ ملوانے عباد الرحمٰن نہیں ہیں بلکہ یہ عباد الشیطان ہیں یعنی کہ شیطان کے بندے جن کی نشاندہی

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا احمد رضا بریلوی نے فرمائی ہے کہ شیطان دیو ہے اور یہ اس کے بندے۔

| | |
|---|---|
| ان کی داڑھیاں دیکھ کر | نہ پھنس جانا |
| ان کی جھاڑیاں دیکھ کر | نہ پھنس جانا |
| ان کی قرآن خوانیاں دیکھ کر | نہ پھنس جانا |
| ان کے ماتھوں کے محراب دیکھ کر | نہ پھنس جانا |

یہ تو دیو کے بندے ہیں

اگر چہ انسان اور بنی آدم ہیں مگر اپنے وعدہ اور اقرار سے پھر چکے ہیں اس لئے یہ نہ تو لائق تکریم ہیں اور نہ صاحب کرامت

## حضرت بلھے شاہ اور حضرت گولڑوی

حضرات گرامی! جن لوگوں نے اس وعدہ کو یاد رکھا اور اس اقرار پر قائم رہے وہ اپنے اپنے دور میں بتاتے بھی رہے دیکھیے حضرت بابا بلھے شاہ قصوری علیہ الرحمت فرماتے ہیں۔

کن فیکون کیہا جس ویلے اودوں اسیں وی کولے ای ہاسے
قالو بلیٰ اساں کنیں سنیاں کوئی گونگے ڈورے ناسے

یہ بات جب حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تاجدار گولڑہ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا شاہ صاحب نے اپنے مقام کی بات کی ہے اور ہم کرتے ہیں اپنے مقام کی اور وہ یہ ہے کہ

کن فیکون تے کل دی گل اے اساں اگے پریت لگائی
میں توں حرف نشان نہ آہا جداں دتی میم گواہی
اجے وی ساہنوں اوہ پئے دسدے بیلے بوٹے کاہی
مہر علی رل دوہنویں بیٹھے جداں سک ڈوہاں کوں آہی



اسی لئے تو عالم جذب و مستی میں وارفتہ ہو کر کبھی یوں بھی فرماتے ہیں کہ

اج سک متراں دی ودھیرے اے کیوں دلڑی اداس گھیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں

## ایک اور دلیل

ہر انسان و بنی آدم کے صاحب کرامت ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ (مشکوٰۃ شریف ص)

ہر پیدا ہونے والا فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔

اب جن تک وہ اسی اسلامی فطرت پر قائم ہے تو صاحب کرامت اور جب وہ فطرت اسلام سے کٹ گیا تو کرامت اس سے کٹ گئی۔

یہ تمام اولیاء اللہ اس فطرت اسلام پر قائم و دائم ہیں اسی لئے صاحبان کرامت ہیں۔

حضرت داتا علی گنج بخش ہجویری نے لاہور میں تمام اہل لاہور کو کعبہ دکھا دیا تو اسی لئے کہ وہ اسی فطرت اسلام پر قائم اور خطوات شیطان سے بیزار اور وہ وعدہ الست کو یاد رکھے ہوئے ہیں۔

حضور خواجہ خواجگاں والیٔ ہندوستان عطاء رسول کل جہاں ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمت نے کفر گڑھ میں ننانوے لاکھ ہندوؤں کو کلمہ پڑھایا تو اسی وجہ سے کہ وہ اسی فطرت اسلام پر قائم اور خطوات شیطان سے بیزار و عدہ الست کو یاد رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت خواجہ پیر سید مہر علی گولڑی علیہ الرحمت نے مردہ طوطے کی ٹانگ پر تسبیح رکھ اڑایا اور درخت پر زندہ طوطا بٹھا دیا تو اسی لئے کہ وہ وعدہ الست کو یاد رکھے ہوئے اور اسی فطرت اسلام کو قائم رکھے ہوئے خطوات شیطان سے بیزار تھے۔

علی ہٰذا القیاس تمام اولیائے کاملین نے اپنے آپ کو

وعدہ الست پر قائم رکھا

فطرت اسلام پر پابند رکھا

خطوات شیطان سے نفرت کی

تو اللہ نے ان کو تکریم بخشی اور وہ صاحب کرامت ہو گئے۔

## یہ وعدہ الست پر کاربند ہیں

پتہ چلا یہ جو کرامات کا ظہور اولیاء کاملین کے مقدس ہاتھوں سے ہوتا ہے اسی لئے ہے کہ یہ مالک حقیقی سے کئے ہوئے وعدہ پر کاربند اور شیطان کے رستہ سے کوسوں نہیں ہزاروں میل دور ہیں۔

## یہ صراط مستقیم ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

(پ۲۵ سورۃ الزخرف آیت نمبر ۶۳)

یہ صراط مستقیم ہے

جو میں نے تجھے پیدا کرتے ہی عطا کیا

تجھ سے توحید و رسالت محمدی کا اقرار لیا

اور شیطان مردود سے بچنے کی تلقین کی

اگر تو اس پر کاربند نہ ہوگا تو شیطان تجھے ورغلا لے گا

## ہمارا مشاہدہ ہے

اب ہمارا مشاہدہ ہے

اہل اللہ شیطان کے ورغلانے سے نہیں ورغلاتے

اولیاء کاملین شیطان کے ورغلانے سے نہیں ورغلاتے



جنہوں نے اپنی اصلیت یعنی فطرت اسلام کو ملحوظ خاطر رکھا وہ نہیں ورغلائے

جنہوں نے الست کا وعدہ یاد رکھا وہ نہیں ورغلائے

ان کی شان میں ارشاد فرمایا

## جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی اور آخرت میں

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ

اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو تم مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ (پ۲۴ سورہ حم سجدہ آیت نمبر ۳۰-۳۱)

## انہیں یہ کرامات ملیں

حضرات گرامی! قرآن کی ان آیات سے پتہ چلا کہ جو لوگ اقرار وعدہ الست پر قائم رہے ان کو یہ کرامات ملیں کہ

میدان قیامت میں جب نفسی نفسی کا عالم ہوگا

سوا نیزہ پہ سورج ہوگا

زمین تانبہ کی ہوگی

ہر شخص پسینہ سے شرابور ہوگا

اس وقت ان پاکبازوں پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کئے ہوں گے اور کہیں گے

اے اللہ والو مت گھبراؤ

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

خوف نہ کیجئے غمگین نہ ہوئیے

ان حالات کو اپنے اوپر طاری نہ کیجئے۔

یہ حالات تو اس کو نقصان دیں گے جو اپنے وعدہ الست سے پھر گیا تھا اور شیطان کا پیروکار ہو گیا تھا اور فطرت اسلام پہ قائم نہ رہا تھا۔

آپ تو وہ پاکباز ہستیاں ہیں جنہوں نے

سینکڑوں ہی نہیں کروڑوں

کروڑوں ہی نہیں اربوں

اربوں ہی نہیں بے شمار بھولے ہوؤں کو شیطان کے چنگل سے آزاد کروا کر راہ راست پر لگایا تھا لہٰذا آج

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

خوش ہو جایئے اس جنت پر جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

جنت آپ کی بھی اور آپ کے ان متبعین کی بھی مشتاق ہے۔

## جو چاہو گے ملے گا جنت میں

اور اب کرامت تمہاری یہ ہے کہ

وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ

اور اس میں ہے تمہارے لئے جو تم چاہو اور اس میں ہے جو تم مانگو

اس جنت میں جو چاہو خواہش کے مطابق حاضر ہوگا



اور

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

مہمانی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے

یہ سب سے پہلے تمہاری کرامت و تکریم جنت میں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانیاں عطا کی جائیں گی۔

## تین کرامات

انہیں یہ تین کرامات ملیں

قیامت کی ہولناکیوں سے حفاظت

محشر کے خوف سے حفاظت

فرشتوں کے پروں کے سائے ان پر

اور مزید یہ کہ وہ فرشتے کہتے ہوں گے۔

خوف نہ کیجئے...... غمگین مت ہوئیے اور جنت کی بشارت موصول کیجئے۔

پھر آواز قدرت فرمائے گی۔

ہم ان کے دوست ہیں کیونکہ انہوں نے دوستی نبھائی

دنیا میں بھی ہم ان کے دوست تھے آخرت میں بھی دوست ہیں

دوستوں کے ہاں کوئی تکلف نہیں ہوتا لہٰذا اب یہ

جنت میں جو چاہیں خواہش کریں ہم پوری کریں گے

اور جنت کی پہلی مہمانیاں ہم انہیں خود پیش کریں گے

## کرامات اولیاء برحق ہیں

گرامی حضرات!

جب اللہ ان کا جنت میں بھی دوست

آخرت میں بھی دوست...... دنیا میں بھی دوست

تو کرامات وتکریم جنت وآخرت میں بھی انہیں عطا فرمائی

اور دنیا میں بھی عطا فرمائی۔

معلوم ہوا کرامات اولیاء برحق ہیں۔

## ایک دوسری دلیل

گرامی حضرات! دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو اپنے قدرت والے یدن مبارکہ کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

ہر چیز بنائی کن کہہ کر وہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

(پ۲۳ سورہ یٰسین آیت نمبر۸۲)

زمیں بنائی — کن کہہ کر

آسمان بنایا — کن کہہ کر

عرش بنایا — کن کہہ کر

کرسی بنائی — کن کہہ کر

لوح بنائی — کن کہہ کر

قلم بنایا — کن کہہ کر

ملائکہ بنائے — کن کہہ کر

ساری کائنات بنائی — کن کہہ کر

## تخلیق آدم

لیکن اے حضرت انسان جب تیری باری آئی تو ان دوسری اشیاء کی طرح صرف لفظ کن کہہ کر تجھے معرض وجود میں نہیں لایا بلکہ پہلے تمام انواع واقسام کی مٹی اکٹھی کی۔

مشرق کی — پاکیزہ مٹی

عرب کی — پاکیزہ مٹی



جنوب کی — پاکیزہ مٹی

شمال کی — پاکیزہ مٹی

زمین بیت المقدس کی — پاکیزہ مٹی

زمین کعبۃ اللہ کی — پاکیزہ مٹی

ہر رنگ کی — پاکیزہ مٹی

پھر اس میں پانی ڈالا گیا۔

پاکیزہ — پانی

طیب — پانی

کوثر کا — پانی

سلسبیل کا — پانی

پھر اس مٹی کو گوندھا گیا

خالق کائنات نے

مالک کائنات نے

جاعل کائنات نے

اپنے دست قدرت سے اس کو گوندھ کر ایک جسم تیار فرمایا

یہ تھا — آدم کا جسم اطہر

یہ تھا — سید البشر کا جسم اطہر

یہ تھا — ابوالانسان کا جسم اطہر

یہ تھا — ساری آدمیت کے بانی کا جسم اطہر

## اپنے دست قدرت سے

اس کا سر — اپنے دست قدرت سے بنایا

اس کے رخسار — اپنے دست قدرت سے بنائے

اس کی پیشانی اپنے دست قدرت سے بنائی
اس کی ناک اپنے دست قدرت سے بنائی
اس کی آنکھیں اپنے دست قدرت سے بنائیں
اس کے ہونٹ اپنے دست قدرت سے بنائے
اس کے دانت اپنے دست قدرت سے بنائے
اس کی تھوڑی اپنے دست قدرت سے بنائی
اس کی گردن اپنے دست قدرت سے بنائی
اس کی کمر اپنے دست قدرت سے بنائی
اس کا سینہ اپنے دست قدرت سے بنایا
اس کا پیٹ اپنے دست قدرت سے بنایا
اس کی ٹانگیں اپنے دست قدرت سے بنائیں
اس کے گھٹنے اپنے دست قدرت سے بنائے
اس کی پنڈلیاں اپنے دست قدرت سے بنائیں
اس کے پاؤں اپنے دست قدرت سے بنائے

سارے کا سارا جسم
اپنے دست قدرت سے بنایا

## کیا تجھے ابھی بھی کرامت سمجھ نہ آئی

اے ملاں تجھے اتنی تشریح کے بعد بھی کرامت وتکریم کی سمجھ نہ آئی۔

ارے جس جسم مقدس کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے بنایا

یہ ہاتھ بھی تو اسی جسم کے ہیں
یہ پاؤں بھی تو اسی جسم کے ہیں
اگر ان کو چوم لیا جائے تو تو شرک کہتا ہے
اگر ان کو چوم لیا جائے تو بدعت کہتا ہے



## کل ملائکہ سجدہ ریز

صرف چومنے پر شرک و بدعت کے فتوے لگانے والے ملاں بتا ان ملائکہ کے متعلق کیا فتویٰ ہے جو سب کے سب اسی آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ ریز ہو گئے۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ (پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۹)

تو جتنے فرشتے تھے سب سجدے میں گر گئے سوا ابلیس کے

جبرئیل سجدہ ریز ہو گئے
میکائیل سجدہ ریز ہو گئے
اسرافیل سجدہ ریز ہو گئے
عزرائیل سجدہ ریز ہو گئے
کلھم سجدہ ریز ہو گئے

## ابلیس اکڑ گیا

مگر ابلیس اکڑ گیا

آج بھی جبرئیل کے پیروکار خاص بنی آدم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہیں کیونکہ آدم خاص تھے
آج بھی میکائیل کے پیروکار خاص بنی آدم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہیں کیونکہ آدم خاص تھے
آج بھی اسرافیل کے پیروکار خاص بنی آدم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہیں کیونکہ آدم خاص تھے
آج بھی عزرائیل کے پیروکار خاص بنی آدم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہیں کیونکہ آدم خاص تھے
آج بھی کلھم کے پیروکار خاص بنی آدم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہیں کیونکہ آدم خاص تھے

## ذریت ابلیس اکڑتی ہے

اور! کیجئے غور

آدم ہیں خاص      میرے آقا ہیں خاص الخاص

آدم کیلئے سجدہ      میرے آقا کیلئے درود وسلام

آدم کے سجدے سے انکار      ابلیس کا

میرے آقا کے درود وسلام سے انکار      ذریت ابلیس کا

ادھر ابلیس اکڑ گیا      ادھر اس کی ذرّیت اکڑ گئی

حالانکہ ابلیس کو فرشتوں کے ساتھ سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس سجدہ کرنے میں حکم فرمانے والا خالق و مالک شامل نہ تھا مگر

درود کا حکم دینے والا خالق ملائکہ کے ساتھ ہمارے درود وسلام پڑھنے میں شامل ہے۔

تو غور کیجئے جو عمل اس نے خود تو نہیں فرمایا اس کا صرف حکم دیا اس کے کرنے سے انکار کرنے والا فَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ کافر ہے اور راندۂ درگاہ ہے تو جو شخص اس حکم کا انکار کرے جس کے کرنے میں وہ خود شامل ہے اس کی سزا کیا ہوگی؟

درود وسلام پڑھنے والا      خالق و مالک

فرشتوں سے پڑھانے والا      خالق و مالک

مومنوں کو اس کا حکم فرمانے والا      خالق و مالک

تو جو اس درود کا منکر ہوگا اس کی سزا کیا ہوگی؟

ذلت ورسوائی      اس کی قسمت

ہر طرف سے لعنت      اس کا مقدر

کیونکہ شیطان کو بھی سجدہ نہ کرنے پر یہی کچھ ملا۔

وَاِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۵)



اور بے شک تجھ پر قیامت تک لعنت ہے (اے ابلیس)

ابلیس تا قیام قیامت،      لعنتی

ذریت ابلیس بھی تا قیام قیامت      لعنتی

اور جس نے تعظیم آدم کی وہ ہوا      سید الملائکہ جبریل امین علیہ السلام

جس نے تعظیم کی آدم کی وہ ہوا      حضرت میکائیل علیہ السلام

جس نے تعظیم کی آدم علیہ السلام کی وہ ہوا      حضرت اسرافیل علیہ السلام

جس نے تعظیم کی آدم علیہ السلام کی وہ ہوا      حضرت عزرائیل علیہ السلام

اسی طرح

جس نے محبت سے درود پڑھا آقائے نامدار پر      وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے

جس نے عقیدت سے درود پڑھا مدنی تاجدار پر      وہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

جس نے الفت سے درود پڑھا سرکار ابد قرار پر      وہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

جس نے رافت سے درود پڑھا مولائے غمگسار پر      وہ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

آدم علیہ السلام کے سجدہ کا منکر      ابلیس

سید آدم پر درود کا منکر      ذرّیت ابلیس

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

## تینوں سجدہ کیتا نوریاں

حضرات گرامی! انسان کی اس سے بڑی کرامت و تکریم کیا ہوگی کہ پیدا کرنے والا اپنی ہی پیدا کردہ مخلوق سے اس انسان کو سجدہ کروا رہا ہے...... فرمایا

نوریو! آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو
معصومو! آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو

تینوں سجدہ کیتاں نوریا کتے ادبوں سیس نوا
تیرا آہلنا عرش عظیم تے توں دیس قدس دا شاہ

## تجھے علم سے سرفراز کیا

فرمایا

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ (پ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۰)

ہم نے بنی آدم کو کرامت و تکریم عطا فرمائی

یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسے علم سے سرفراز فرمایا

خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت نمبر ۳-۴)

انسان کو پیدا فرمایا اور اسے بیان سکھایا

## پھر خلافت عطا کی

جب خلافت سے سرفراز فرمایا تو اس کی تکریم اور کرامت کو چار چاند لگ گئے ہم نے مزید کرم کیا کہ اسے اپنا خلیفہ بنا ڈالا۔

وہی آدم جسے اپنے ید قدرت سے تخلیق فرما کر کرامت دی
پھر اسے مسجود ملائکہ بنا کر اسی کرامت کو مزید بڑھایا
پھر اسے بیان سکھلا کر اس کرامت سے اس کی برتری ثابت کی
پھر اسے تاج خلافت عطا فرما کر اس کرامت کی تکمیل فرما دی



اسی لئے کسی نے کہا

فرشتہ مجھ کو کہنے سے میری تحقیر ہوتی ہے
میں مسجود ملائک ہوں مجھے انساں ہی رہنے دو

## بندگان خاص

گرامی حضرات! اگر انسان اور بنی آدم صاحب کرامت ہے تو پھر خاص بندگان خدا اولیاء کرام کا کیا مقام ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ان کی تکریم بڑھانے کیلئے بھی ان کے ہاتھوں سے خوارق عادات افعال صادر کرواتا رہتا ہے تاکہ اس فعل کی وجہ سے ان کی بزرگی میں اضافہ ہو حالانکہ فاعل حقیقی خود اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے اور یہ خاص اس کے بندے عام بندوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

مولانا رومی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

بندگان خاص علام الغیوب
در جہان جاں جواسیس القلوب

## یہ متبوع سب اس کے تابع

گرامی حضرات!

یہ علم بحر و بر میں نہ تھا
یہ علم حجر و شجر میں نہ تھا
یہ علم شمس و قمر میں نہ تھا
یہ علم حیوانات میں نہ تھا
یہ علم جمادات میں نہ تھا
یہ علم نباتات میں نہ تھا

اسی لئے خلافت کا تاج ان پر نہ سجایا گیا اور کسی کرامت کا تنا ہو ران سے نہ کروایا گیا بلکہ ان تمام اشیاء کو حضرت انسان کے تابع کر دیا گیا اور انسان کو ان کا حاکم، خلیفہ، متبوع

اور ان سب سے اشرف بنا دیا گیا اور صاحب کرامت و تکریم قرار دیا گیا۔ ارشاد باری ہے کہ ہم نے بنی آدم کو تکریم بخشی اور مزید فرمایا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (پ۳۰ سورہ والتین آیت نمبر۵)

اور البتہ تحقیق ہم نے انسان کو اچھی صورت میں پیدا کیا

جانور پیدا کئے تیری رضا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

## دیو بند کا عقیدہ گند

حضرات گرامی! یہ ہیں خاص انسان یعنی اولیائے کاملین مگر ملاں کہتا ہے سب برابر ہیں صرف ان کو اللہ نے بڑائی دی تو یہ ہمارے بڑے بھائی اور ہم ان کے چھوٹے بھائی ''مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا''

دراصل مولوی اسماعیل دہلوی نبی اکرم علیہ السلام کی مثلیت کا دروازہ کھولنا چاہتا ہے اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے کہ ''نبی ہمارے بڑے بھائی سو ان کی تعظیم بھائیوں کی سی کرنی چاہئے'' تقویۃ الایمان

حضرات گرامی! ذرا غور کیجئے یہ ملاں صاحب دہلوی تو ایک ولی اللہ کو بوجہ بنی آدم اور انسان ہونے کے بڑا بھائی کہہ رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس ولی کی شان و تکریم کو بہت بڑھا کر بیان کرتا رہا ہے اور مولوی اسماعیل کہتا ہے کہ ''سب نبی ولی اللہ کے آگے ذرہ ناچیز سے کمتر'' اور اللہ انہیں وَلَقَدْ کَرَّمْنَا فرما کر تکریم دے رہا ہے اور کہیں فرماتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ o اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ o لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی



الْاٰخِرَۃِ ط لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ o

(پ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۲-۶۳-۶۴)

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

جب یہ سارے مولوی ملاں خوف محشر میں مبتلا ہوں گے تو وہ ولی جن کو یہ اپنے جیسا اور ذرہ ناچیز سے کمتر خیال کرتے ہیں لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ کی بشارت لے چکے ہوں گے۔ جب ان مولویوں ملاؤں کا کلیجہ غم حساب و کتاب سے دہل رہا ہوگا اور یہ اپنے کئے پر غم منا رہے ہوں گے اس وقت یہ اہل اللہ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ کے مژدے پا رہے ہوں گے بلکہ یہ مولوی ملاں تو ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے اور یہ اولیائے کاملین اس وقت بھی دوستیاں نبھا رہے ہوں گے۔

## قرآنی گواہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

(پ۲۵ سورۃ الزخرف آیت نمبر ۶۷)

گہرے دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے بجز ان کے جو متقی اور پرہیزگار ہیں۔

## وہ جہنم میں گیا جوان سے مستغنی ہوا

اس وقت بنی آدم کی مساوات کا نقشہ کچھ یوں ہوگا بندہ ہوگا سادہ سا مولوی کو دیکھے گا اور کہے گا...... حضرت جی آپ کی بڑی تقریریں سنیں... آپ کے پیچھے بڑے جمعے پڑھے اور اب یہ فرشتے مجھے اسی وجہ سے جہنم کی طرف ہانک رہے ہیں تو آپ جو اتنی بڑھکیں مارا کرتے تھے آج کچھ کریں نا...... ہاں ہاں دیکھیے میں آپ کا پرانا مقتدی ہوں

مائیڈی جھگی سے غلام محمد آباد میں میں ہی آپ کو لایا تھا آج کچھ میرا کام کیجئے۔

ادھر فرشتے ملاں کو ہاتھ باندھ کر گھسیٹتے ہوئے جہنم رسید کریں گے اور کہیں گے اوہ

بندے اس مولوی سے کیا کہتا ہے۔ جیسا یہ ویسا ہی تو

یہ بھی ذرہ ناچیز سے کمتر　　تو بھی ذرہ ناچیز سے کمتر

یہ تیرا بھائی　　تو اس کا بھائی

جہاں اسے لے جائیں گے　　وہیں تجھے لے جائیں گے

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

## بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حضرات محترم! ایک ہمارا گروہ ہوگا

وہ گروہ　　جو شفاعت انبیاء کا اقرار کرے

وہ گروہ　　جو کرامات اولیاء کو تسلیم کرے

وہ گروہ　　جو ان برگزیدہ ہستیوں کی تعظیم کرے

اس کیلئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

نبی کے گستاخ گروہ در گروہ اپنے اپنے مولویوں کے ساتھ ہوں گے

جدھر مولوی ادھر ماننے والے

انبیاء و اولیاء کا نام لے کر دلوں کو ٹھنڈک دینے والے اپنے ان آقاؤں کے ساتھ

ہوں گے

[illegible]



تکریم کن کو ملے گی

باکرامات کون ہوں گے

عظمت و شوکت کن کی ہوگی

وہی جو کہتے ہیں

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

## کرامات اور صاحبان کرامات

گرامی قدر سامعین!

اللہ نے بنی آدمی کو کرامت عطا فرمائی کیا مطلب؟

یہی کہ اس ذات عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر نے اپنے بندوں کے ہاتھوں پر اپنی قدرت کاملہ کا ظہور فرمایا اور جب چاہے فرماتا رہتا ہے۔

قدرت ہے　　اسی ذات خداوندی کی

معجزہ ہے　　اس کے نبی کا یا رسول کا

کرامت ہے　　اسی کے خاص مقربین کی

## قدرت، معجزہ، کرامت

قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں سورہ مریم پڑھیں تو معلوم ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا کیا جانا۔

| | | |
|---|---|---|
| قدرت ہے | خدا کی | جل جلالہ |
| معجزہ ہے | روح اللہ کا | علیہ السلام |
| کرامت ہے | حضرت مریم کی | سلام اللہ علیہا |

اسی طرح آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ کا تخت بلقیس آنکھ جھپکنے سے پہلے لے آنا۔

قدرت ہے　　میرے خدا کی

معجزہ ہے — سلیمان علیہ السلام کا

کرامت ہے — آصف بن برخیا کی

(ملاحظہ ہوں آیات ۳۸۔۳۹۔۴۰ سورۃ النمل پارہ نمبر ۱۹ واقعہ تخت بلقیس لانے کا)

## خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

اب اگر کوئی شخص ان شواہد کے ہوتے ہوئے بھی کہے کہ جی یہ کرامات جو سنی بیان کرتے ہیں سب قصے کہانیاں ہیں ان کا قرآن حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ تو بس اللہ کے کام ہیں بندہ کیا کرسکتا ہے؟ تو ایسا شخص محض ہٹ دھرمی اور اپنے غلط مسلک کی ترویج و اشاعت کیلئے طوطا چشمی سے کام لے رہا ہے اور بیان کردہ ان حقائق قرآنی کو چھپانا چاہتا ہے دراصل

اسے ولیوں سے چڑھے...... تعصب ہے...... عناد ہے...... حسد و بغض ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً حاسدین اولیاء سے

## احسن القصص

گرامی حضرات! کرامات و معجزات کو قصہ کہانی رب نے بھی فرمایا ہے مگر تعریف فرماتے ہوئے

سیدنا یوسف علیہ السلام کے قصے کو فرمایا — احسن القصص

بہت ہی حسین قصہ

ملاں سے پوچھیے اگر قصہ کہانی اتنی ہی بری چیز ہے تو اللہ تعالیٰ سب قرآنی واقعات کو قصص اور یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو احسن القصص کیوں فرما رہا ہے؟ اور تم نے یہ کتب ''قصص الانبیاء'' لکھ کر اس بدعت کا ارتکاب کیوں کیا ہے؟

آپ جو کچھ کریں جائز ہے روا ہے
میں اگر وہ ہی کروں ناجائز ہے گناہ ہے



## سورۂ قصص

اور ہاں ملاں جی یہ دیکھئے بیسواں پارہ ہے ایک سورۃ شروع ہو رہی ہے۔

طٰسٓمٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنُ

مولوی صاحب

تاج کمپنی والے قرآن دیکھ لیں

دیوبند والے قرآن دیکھ لیں

وہابیوں کے طبع شدہ قرآن دیکھ لیں

دنیا کے کسی تختہ سے چھپا ہوا قرآن دیکھ لیں

اردو والا دیکھ لیں

ہندی والا دیکھ لیں

سندھی والا دیکھ لیں

فارسی والا دیکھ لیں

انگریزی والا دیکھ لیں

ملاں جس کسی بھی زبان والا دیکھ لیں

اٹھاسی آیات کی اس پوری سورت کا نام ہے ''سور القصص'' یعنی قصوں والی سورت

جی ہاں ملاں جی اگر ان قصوں سے اتنی چڑھ ہے تو آؤ

## نکال دو قرآن سے

جرأت کرو

ہمت کرو

اور اپنی مذہبی غیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے

نکال دو قرآن سے اس سورۃ قصص کو

خدا کے کلام میں — قصوں کا کیا کام؟

کلام ہو لاریب — متکلم ہو بے عیب

تو اس کلام میں قصوں کی کیا گنجائش؟

اللہ تعالیٰ جانتا تھا ملاں اور اس کی ذریت ان ولیوں کے قصوں کا انکار کرے گی پوری سورت قصص نازل فرمادی......انبیاء کے قصے......عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ......موسیٰ علیہ السلام کا قصہ......یوسف علیہ السلام کا قصہ اور فرمایا

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (پ۱۲ سورہ یوسف آیت نمبر۳)

اے حبیب! ہم آپ کو قصہ سناتے ہیں سب سے اچھا قصہ

جس قصہ میں اس کرتے کا بھی ذکر ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو دیتے ہوئے یہ فرمایا تھا

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا

(پ۱۳ سورۂ یوسف آیت نمبر۹۳)

میرا یہ کرتہ لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے کہا

لے جاؤ ایہہ کرتہ میرا مونہہ پدر تے پائیو
مڑ بینائی واپس آوے دیکھ لیو آزمائیو

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا

(پ۱۳ سورہ یوسف آیت نمبر۹۶)

پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتہ یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (دیکھنے لگیں)

یہ قصہ اللہ نے اپنے محبوب علیہ السلام کو سنایا



ملاں جی کیا اب بھی فتویٰ بدلتے ہو یا......مگر ان کا مقام تو یہ ہے کہ

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

پتہ چلا اللہ کی قدرت ...... نبی کا معجزہ......ولی کی کرامت برحق ہے......

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

# حقوق زوجین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيّٖنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ - صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

## درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

گرامی قدر سامعین! آج میری تقریر کا موضوع ہے حقوق زوجین یعنی کہ شوہر کے بیوی اور بیوی کے شوہر پر کیا حقوق ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کبھی اس طرح توجہ ہی نہیں دی اور یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی حالانکہ پورے معاشرے کا انحصار اسی مضبوط و مربوط رشتہ سے منسلک ہے۔

اگر شوہر اور بیوی باہمی حقوق کی پاسداری کریں تو معاشرہ میں کوئی بگاڑ ہی پیدا نہ



ہو کیونکہ جو اولاد ان کے ہاں پیدا ہوگی وہ بھی کبھی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگی اگر ان کو اپنے والدین سے صحیح اور درست تربیت ملے گی تو وہ بھی باہمی حقوق کی پاسداری کریں گے اور یہ سلسلہ پھر نسل در نسل چلتا ہی رہے گا۔

اگر آپس میں حقوق کی صحیح تکمیل نہ ہوگی تو اس کا اثر اولاد پر بھی منفی ہی پڑے گا اور نسل در نسل پڑتا ہی چلا جائے گا اس لئے یہ موضوع بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

## تم ایک دوسرے کا لباس ہو

حضرات گرامی! اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان حقوق کو ایک مختصر مگر جامع جملہ میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (پ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۷)

وہ (عورتیں) تمہارا لباس اور تم ان کا لباس ہو۔

## لباس ڈھانپنے کیلئے ہوتا ہے

حضرات محترم! لباس ہوتا ہے جسم کو ڈھانپنے کیلئے گویا کہ جسم کے ہر عیب کو لباس ڈھانپ کر چھپا دیتا ہے۔

تو فرمایا کہ اگر شوہر اور بیوی کے درمیان کوئی عیوب و نقائص ہوں بھی تو اس رشتہ کی مناسبت کے تقاضہ سے وہ ڈھانپ لو اور آپس کے یہ عیوب و نقائص کسی سے بیان نہ کرو۔ جب اس ارشاد خداوندی کہ تم ایک دوسرے کا لباس ہو پیش نظر رکھ کر تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ گے تو پھر

باہمی رواداری پیدا ہوگی

آپس میں ہمدردی بڑھ جائے گی

محبت والفت کے جذبات جنم لیں گے

نفرت نہ آئے گی

لڑائی جھگڑا نہ ہوگا

ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے آداب پیش نظر رہیں گے

توجب آگے پیدا ہونے والی اولاد کو یہ پاکیزہ ماحول ملے گا تو وہ بھی اسی سانچہ میں ڈھل جائے گی گویا گھر کے اندر ایک مملکت آباد ہو جائے گی اور ایک صاف ستھری پاکیزہ سلطنت قائم ہو جائے گی جس سلطنت کا دارومدار پردہ پر ہوگا کیونکہ جب ایک دوسرے کے نقائص پردہ میں رہیں گے تو وہ عیوب کالعدم ہوں گے ان کا نام ونشان مٹ جائے گا اور اگلی نسل ان عیوب سے نابلد پیدا ہوگی اس طرح معاشرہ کا بگاڑ انشاء اللہ العزیز ختم ہوتا ہی چلا جائے گا۔

## ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۳۶)

ہر نومولود فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔

یعنی پیدائشی طور پر ہر انسان فطرت اسلام پر دنیا میں قدم رکھتا ہے اور اگر اس کو اسلام کے تقاضوں سے ہم آہنگی کے دامن میں تربیت ملے گی تو وہ ایک کامل مسلمان کے طور پر تادم زیست قائم ودائم رہے گا۔

لیکن اگر اس فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچہ کو یہود ونصاریٰ کے طریقے، غیر اسلامی وطیرے اور بیگانی تہذیب وتمدن تربیت میں ملیں گے تو لازماً وہ انہی طور طریقوں کو اپناتا ہو یہود وہنود کا دلدادہ ہوتا چلا جائے گا بقول حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمت کہ

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

جب شوہر وزوجہ میں باہمی رواداری نہ ہوگی ایک دوسرے کے نقائص اولاد کے سامنے طشت از بام کئے جائیں گے تو اولاد بھی دونوں کے آداب وحقوق سے پہلو تہی



کرے گی اور یہ خرابی نسلاً بعد نسلاً چلتی جائے گی اور معاشرہ بگڑتا چلا جائے گا جو کچھ بویا ہوگا وہی کاٹنا پڑے گا کیونکہ

معدن ذر معدن فولاد بن سکتی نہیں

جب زوجین ہی غیر اسلامی روش پر چلیں گے
جب شوہر اور بیوی ہی سنت نبوی کے مخالف زندگی بسر کریں گے
جب یہ دونوں خود ہی انگریزی فیشن کے دلدادہ ہوں گے
جب یہ دونوں خود ہی تارک الصلوٰۃ ہوں گے
جب یہ دونوں خود ہی سینما کی زینت ہوں گے
جب یہ دونوں خود ہی ایک دوسرے کا پردہ نہ رکھیں گے
جب یہ دونوں خود ہی ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا تقدس پامال کریں گے تو پھر اولاد بھی یہی کچھ کرے گی۔
اولاد بھی ان کا احترام کبھی نہ کرے گی۔
اولاد بھی غیر اسلامی طرز زندگی اپنائے گی اور تباہی وبربادی کا باب کھل جائے گا اور قرآن وسنت سے دوری کے وہی نتائج مرتب ہوں گے جو آج اس مسلم معاشرہ میں نظر آرہے ہیں۔

درس قرآں نہ اگر ہم نے بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم خوار ہو تارک قرآں ہو کر

اور

ان کے جو غلام تھے خلق کے پیشوا رہے
ان سے پھرے جہاں پھرا آئی کی وقار میں

## اسوہ حسنہ پر عمل کیجئے

گرامی حضرات! آیئے ذرا نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے اسوہ حسنہ کا مطالعہ کیجئے اور آپ کی پاکیزہ زیست مبارکہ پر نظر دوڑایئے اور اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال لیجئے کیونکہ سرکار کا طرز زندگی کامل نمونہ ہے۔

تیری صورت تیری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تیری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۱)

البتہ تحقیق رسول اللہ (علیہ السلام کی زیست مبارکہ) میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے۔

## اپنے اہل سے بہتر رہو

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ (بخاری شریف جلد دوم ص)

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کیلئے بہتر ہے اور میں اپنے اہل کیلئے تم سب سے بہتر ہوں اگر تمہارا وجود اپنے اہل وعیال کیلئے خیر ہے تو پورے معاشرہ کیلئے خیر ہے اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں ہے تو تم معاشرہ کیلئے ایک بہت بڑا بدنامی کا سبب ہو۔

## اللہ سے ڈرو

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آقائے نامدار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَلَّا يُوْطِئْنَ فُرُوْشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ

(معدن الاعمال حدیث نمبر ۱۱۰۸_۱۱۰۹)



لوگو اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہا کرو اللہ کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو (کہ اس کا آنا تم کو ناگوار ہے) نہ آنے دیں لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو۔ (سیرت رحمۃ للعالمین جلد اول ص ۲۲۷_۲۲۸)

وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھانا کھلاؤ اور اچھی طرح پہناؤ۔

## حضور علیہ السلام کا طرز معاشرت

گرامی حضرات! آیئے ذرا ملاحظہ کریں کہ میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال سے کس طرح زندگی بسر فرمائی اور اپنی ازواج مطہرات سے کس طرح پیش آتے رہے۔

جب آپ حدیث کی کتابوں میں ابواب عشرۃ النساء کا مطالعہ فرمائیں گے تو آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ میرے محبوب علیہ السلام اپنی ازواج کے معاملہ میں کیسے نرم مزاج تھے اور ہرگز درشت خوئی کا مظاہرہ نہ فرماتے تھے اور یہ بھی پتہ چلے گا کہ ازواج رسول رضوان اللہ علیھن اپنے شوہر نامدار علیہ السلام کی رضا جوئی اور اطاعت و فرمانبرداری کو کتنا اہم گردانتی تھیں اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کتنی خوش اسلوبی اور حکمت عملی سے حل کئے جاتے تھے۔

## شوہر کی اطاعت

گرامی سامعین! حقوق زوجین کے معاملہ میں سب سے اہم امر شوہر کی اطاعت ہے اور یہی ایک صالحہ خاتون کی سب سے بڑی خوبی ہے جس سے ازواج مطہرات کو باری تعالیٰ نے وافر حصہ عطا فرما رکھا تھا اور حضور علیہ السلام سے وفاشعاری ہی ان کی

سب سے بڑی دولت تھی اس کی ایک مثال اس واقعہ میں موجود ہے کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما نے بڑے شوق سے ایک ایسا پردہ دروازے پر لٹکایا جس پر جاندار کی تصویریں تھیں نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم تشریف لائے جب اس پردہ پر نظر پڑی تو مزاج اقدس غصہ سے تبدیل ہوگیا۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ نے جب یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی تو سہم گئیں۔

ناراضگی — وہ بھی اس محبوب کی جو ناراض ہو تو رب ناراض ہو جائے

ناراضگی — وہ بھی اس عظیم الشان شوہر کی جو ناراض ہو تو سب اعمال اکارت ہو جائیں

بقول عارف کھڑی علیہ الرحمت کہ

ماہی مینوں کھ نہ دسدا میرا عشق قبول نہ کروا

کیتی کتری کھوہ محمد سکہ نیاں ذر دا

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری غلطی معاف فرماتے ہوئے اس کیفیت کے بدلنے کا سبب بیان فرمائیں کہ مجھ سے کیا خطا سرزد ہوگئی ہے۔

افسوس صد افسوس! آج کل کی بیویاں تو کہتی ہیں کہ ناراض ہوتا ہے تو ہو جائے ہم نے تو زمانہ کے ساتھ چلنا ہے کیونکہ اگر زمانے کے ساتھ نہ چلے تو ترقی نہ ہو سکے گی اور روشن خیالی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔

مگر سیدہ عائشہ ام المومنین ہوتے ہوئے بھی

وہ عائشہ جس کی پاکیزگی کا ذکر قرآن میں موجود ہو

وہ عائشہ جن کی پاکدامنی کی گواہی خود خدا نے دی ہو

سہم کر رنجیدہ خاطر ہو کر اپنی غلطی پوچھ رہی ہیں۔

میرے رحیم و کریم آقا علیہ السلام نے فرمایا عائشہ! جس گھر میں تصاویر ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

یہ سنتے ہی حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوری طور پر اس پردہ کو



وہاں سے ہٹایا اور دوسرے کسی مصرف میں لے آئیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب اللباس باب التصاویر ص ۸۸۱)

اللہ اکبر شوہر کی تابعداری کی عدیم النظیر مثال اور لاجواب مظاہرہ ایسی ہی خواتین سے ممکن ہے۔

گم رضائش در رضائے شوہرش

ایک اور واقعہ سماعت فرمائیں۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ولیمہ کی دعوت کرنی تھی اور ان کے گھر میں اس دعوت ولیمہ کیلئے کچھ بھی موجود نہ تھا سرکار عالمیاں علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ غلہ کی ٹوکری بھیج دیں ان صحابی نے سرکار کا یہ پیغام حضرت عائشہ تک پہنچایا تو اسی وقت سیدہ عائشہ نے ٹوکری اٹھوا دی اور گھر میں شام کیلئے کھانے کو کچھ نہ بچا۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد نمبر ۴ ص ۷۵۸)

## مثال بے مثال

گرامی حضرات آپ نے سنا کہ کئی کئی دن فاقہ سے رہنے والی ازواج مطہرات کو اگر گھر میں کچھ سامان مہیا ہوا تو اسے بھی جب سرکار نے طلب فرمایا تو یہ نہیں عرض کیا کہ گھر میں تو کھانے کو کچھ موجود نہیں اور جو کچھ ہے اس سے بھی صحابی کے ولیمہ کا اہتمام کیا جا رہا ہے بلکہ اس کے برعکس اپنے اس شوہر نامدار کی رضا جوئی اطاعت و فرمانبرداری کی ایک مثال بے مثال قائم کرتے ہوئے گھر میں موجود سامان کو بھی شوہر کی خدمت میں پیش فرما دیا۔

## فاقہ کشی

خود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ کبھی تین دن ایسے مسلسل نہیں گزرے کہ خاندان نبوت نے سیر ہو کر کھانا کھایا ہوا۔

(بخاری شریف جلد ص باب معیشۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

فرماتی ہیں کہ گھر میں مہینہ مہینہ بھر آگ نہیں جلتی تھی چھوہارے اور پانی پر گزارہ تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ششم ص ۲۱۷۔ ۲۳۷ و مسند طیالسی ص ۲۰۷ و بخاری شریف جلد ص کتاب الاطعمہ)

اکثر ایسا ہوتا کہ نبی کریم علیہ السلام باہر سے تشریف لاتے اور پوچھتے عائشہ کچھ ہے؟ جواب دیتی یارسول اللہ کچھ نہیں تو گھر بھر روزہ ہوتا۔ (مسند جلد نمبر ۶ ص ۴۹)

کسی شاعر نے کیا خوب ترجمانی کی کہ

کھانا جو دیکھو جو کی روٹی ان چھنا آٹا موٹی روٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم
اور کبھی تھوڑی کھجوریں کھانا پانی پی کر پھر رہ جانا
دو دو مہینے یوں ہی گزارا صلی اللہ علیہ وسلم

## عورتوں کا جہاد

ازواج مطہرات کی اپنے شوہر نامدار کی یہ تابعداری اور تعمیل ارشادات آپ کے وصال کے بعد بھی اسی طرح قائم رہی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار دو عالم علیہ السلام سے جہاد کی اجازت طلب فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا

عورتوں کا جہاد حج ہے

اس حکم کے سننے کے بعد وہ اس حکم کی تعمیل میں اس قدر پابند رہیں کہ سرکار کے وصال کے بعد بھی ان کا کوئی سال کمتر ہی حج سے خالی جاتا تھا۔

(بخاری شریف باب حج النساء جلد اول ۲۵۰)

## عرفہ کا روزہ

ایک مرتبہ عرفہ کا روزہ رکھا ہوا تھا اور موسم شدید گرم تھا اس قدر شدید گرمی پڑ رہی تھی کہ سروں پہ چھینٹے دیئے جا رہے تھے کسی نے مشورہ دیا کہ روزہ توڑ دیجئے تو فرمایا میں نے



نبی کریم علیہ السلام سے سنا ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے سال بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو میں روزہ کیسے توڑ سکتی ہوں؟

(مسند امام احمد بن حنبل جلد نمبر ۶ ص ۱۲۸)

گرامی سامعین توجہ فرمایئے

اپنے شوق نے کہا کہ پردہ مصورہ ہونا چاہیئے
شوہر کی رضا تھی کہ یہ تصویروں والا پردہ ہٹنا چاہیئے
اپنے شوق کا تقاضا کہ مال گھر میں رہنا چاہیے
شوہر کی رضا تھی کہ صحابی کے ولیمہ پر اٹھوا دینا چاہیئے
اپنا دل چاہتا تھا کہ جہاد میں شرکت ہونی چاہیئے
شوہر کی رضا تھی کہ جہاد کی جگہ حج ہونا چاہیئے
اپنا دل چاہتا تھا کہ شدت موسم کی وجہ سے نفلی روزہ توڑ دینا چاہیئے
شوہر کی رضا تھی کہ روزہ نفلی نہیں توڑنا چاہیئے

مگر میری روحانی اماں جان زوجہ رسول نے ان تمام مقامات پر اپنی چاہت کو آقا کی رضا پر قربان کر کے یہ درس دیا کہ

جیویں بھی سوہناں راضی ہووے توں مرضی ویکھ تجن دی
جے توں اپنی مرضی لوڑیں انج نہیوں گل بن دی

## یہ فیشن کی دلدادہ عورتیں

! [illegible] ریہ ہے! آج ہماری مائیں، بہنیں، بہو بیٹیاں ذرا سوچیں کہ وہ کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلا[illegible] داخل ہو کر کیا ان امور میں شوہر کی تابعداری کرتی ہیں؟

[illegible]ران کو یہ فرامین رسول یاد دلائے جائیں تو ان کا رویہ کیا ہوتا ہے اور اگر سیرت عائشہ [illegible] طرف ان کی توجہ مبذول کرائی جائے تو اکثر عورتیں یہ کہتی ہوئی سنائی دیتی ہیں

"مولوی صاحب چپ رہو کیا تم سارے دین کے ٹھیکیدار ہو"

''صوفی صاحب کیا تم خود ان باتوں پر عمل کرتے ہو''

''زیادہ درویش نہ بنو کچھ نہ کچھ دنیا کے ساتھ بھی چلنا سیکھو''

''یہاں تو پابندیاں ہی پابندیاں ہیں''

''ہمیں اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے''

یہ فیشن کی دلدادہ عورتیں چاہتی ہیں کہ بس شوہر ایسا ہو جو ہمیں

نماز کیلئے نہ کہے

روزہ کیلئے نہ کہے

ہماری ہر غیر شرعی بات کو تسلیم کرے

ہمیں ہر روز فلم دیکھنے کی اجازت ہی نہ دے بلکہ خادمانہ حیثیت سے ہمارے ساتھ سینما کی زینت بنے ہمیں دیگر مردوں سے کھیل کود بول چال کی کھلی رخصت دی جائے۔

اگر ایسا نہ ہوگا تو شوہر دقیانوس' مولوی' صوفی' درویش کہلائے گا اور اسے ازراہ تمسخر انہیں الفاظ سے یاد کیا جائے گا۔

یا پھر شوہر کی اجازت کے بغیر یہ سب کچھ کر گزرنا اپنا حق تصور کیا جائے گا حتیٰ کہ اکیلے کسی غیر مرد کے ساتھ شاپنگ کی جائے گی اور بازاروں میں گھوما پھرا جائے گا اور اس سب کچھ کو ترقی اور روشن خیالی کا نام دیا جائے گا۔

## تہذیب نو

سلطان الواعظین حضرت قبلہ ابوالنور مولانا محمد بشیر صاحب آف کوٹلی لوہاراں فرماتے ہیں کہ

ترقی کر گئی اج کل دی اے

ایہہ منڈیاں نال پولہو کھیڈ دی اے

تیرے چنگے نہیں کڑیے ایہہ چالے

جدوں ویکھو سینما نوں ٹری اے



نی مائیں کتھے مینوں منگیا ای

میں سنیا ایں اوہ منڈا مولوی اے

جہڑا کھلو کے موترے اوہ ہے بابو

تے جہڑا پاک ہے اوہ جانگلی اے

کیوں شوہر نہ بیوی کولوں دبے

جے منڈا ہے ان پڑھ تے کڑی اے بی اے

مدینے ماہ طیبہ جیویں جم جم

نویں تہذیب توں سنگیوں پھڑی اے

اور کسی شاعر نے یوں کہا

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

## حقوق نسواں کا تحفظ

حضرات محترم! میری گفتگو کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو ہمارے معاشرہ میں مشہور ہے کہ

''عورت پاؤں کی جوتی ہے پوری آ گئی تو آ گئی ورنہ اسے اتار پھینکو''۔

بلکہ میرے مدنی آقا علیہ السلام نے عورت کے حقوق کا بھی بے حد خیال فرمایا اور انہیں ان کے جائز حقوق دلوائے۔

## علیحدہ مکان

تاریخ و سیر کی کتب میں یہ موجود ہے کہ جب میرے آقا علیہ السلام نے ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ طاہرہ سلام اللہ علیہا سے نکاح فرمایا تو وہ دلہن بن کر اس گھر میں تشریف لائیں جو آپ کے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا۔

میرے آقا نے چند روز بعد ہی اسی گھر میں ایک دیوار بنوا کر آپ کی رہائش کا

علیحدہ انتظام فرمایا اور اسی طرح تمام ازواج مطہرات رضوان اللہ علیھن کے علیحدہ علیحدہ حجرے تھے۔

آج کل تو اگر کوئی شخص ایسا کرے تو اسے بے حد وحساب عتاب اور طعنوں سے گزرنا پڑتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ

''کالے بالوں والی نے آتے ہی کام دکھا دیا''

''ہمارا بیٹا تو رن مرید ہے''

حالانکہ ان امور کا تعین شریعت نے فرمایا ہے ارشاد فرمایا کہ

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳۳)

(بچے والی) عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھانا کھلاؤ اور اچھی طرح پہناؤ۔

یعنی کہ ان کے قیام و طعام کا بندوبست تمہارے ذمہ ہے لہٰذا تم اپنی بساط کے مطابق یہ انتظامات کرو کیونکہ تم مضبوط ہو

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۳۴)

مرد محافظ و نگران ہیں عورتوں پر

تو عورت کی ذمہ داری ہے مرد کے گھر کو سنبھالنا اور مرد کی ذمہ داری ہے کما کر اسے گھر میں ہر چیز خوشدلی سے مہیا کرنا۔

## لطف و محبت

ہر وقت موڈ میں رہنا۔

بات بات پر غصہ کرنا اور برہم ہونا

عورت کو اپنے اوپر بوجھ سمجھنا

اس سے رافت و محبت سے پیش نہ آنا



مرد کو ہرگز زیب نہیں دیتا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (پ ۲۱ سورۃ الروم آیت نمبر ۲۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے خود تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں کہ تم ان کے پاس پہنچ کر تسلی پاؤ اور اس نے تم دونوں کے درمیان لطف و محبت کو پیدا کیا۔

معلوم ہوا کہ یہ رشتہ ازدواج بنایا ہی اسی لئے گیا ہے کہ بے توجہی' لاالتفاتی اور بے مروتی کو بالائے طاق رکھ کر زوجین باہمی سکون وچین الفت ومحبت مودت ورافت کے ساتھ زندگی گزاریں۔

## دوڑ لگانا

گرامی حضرات! اگر عورت کو شوہر کی اطاعت کا درس دیا گیا ہے تو شوہر کو بھی اس کی خاطر ومدارت اور دلجوئی کا حکم فرمایا گیا ہے میں ایک دو واقعات احادیث مبارکہ سے پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے پتہ چلے گا کہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام ان امور کا کس قدر خیال فرماتے تھے۔

ایک غزوہ میں حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقہ سفر تھیں نبی کریم علیہ السلام نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو آگے بڑھ جانے کا حکم فرمایا اور سیدہ عائشہ سے فرمایا

''آؤ دوڑ لگائیں اور دیکھیں کون آگے بڑھتا ہے؟''

حضرت عائشہ دبلی پتلی تھیں دوڑ میں آگے نکل گئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میں بھاری ہو گئی تھی تو ایک مرتبہ پھر دوڑ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے نکل گئے اور فرمایا

''عائشہ یہ اس دن کا جواب ہے'' (ابوداؤد شریف جلد اول ص ۳۵۵ باب السبق)

## تماشہ دکھانا

ایک مرتبہ عید کا دن تھا حبشی عید کی خوشی میں نیزے ہلا ہلا کر پہلوانی کے کرتب دکھا رہے تھے حضرت عائشہ نے یہ تماشہ دیکھنا چاہا نبی کریم علیہ السلام آگے اور وہ پیچھے کھڑی ہوگئیں اور جب تک وہ خود تھک کر نہ ہٹ گئیں آپ برابر اوٹ کئے کھڑے رہے۔ (بخاری شریف جلد ثانی ص ۷۸۰ باب حسن المعاشرت)

## مار پیٹ سے بچانا

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ بڑھ کر بول رہی تھیں اتفاق سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے تو انہوں نے یہ معاملہ دیکھا تو اس قدر برہم ہوئے کہ بیٹی کو مارنے کیلئے ہاتھ اٹھایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً آڑے آگئے جب حضرت ابوبکر صدیق چلے گئے تو فرمایا

''کہو میں نے تم کو کیسا بچایا''

(ابوداؤد شریف جلد ثانی ص ۳۲۴ کتاب الادب ماجاء فی المزاح)

حضرات محترم! پہلے واقعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوڑ لگانا دوسرے واقعہ میں حبشیوں کا کھیل دکھانا اور تیسرے واقعہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مار پیٹ سے بچانا۔ ہر شوہر کیلئے کس قدر بیوی کے ساتھ مدارت و محبت سے پیش آنے کا آئینہ دار ہے۔

آج ہم اول تو خود ہی بیوی کو مار پیٹ لیتے ہیں اور باقی ماندہ کسر بیوی کے والدین سے پوری کروا کے بھی مطمئن نہیں ہوتے اور اگر وہ کہیں کسی جائز خواہش کا اظہار کر دیں تو وہ پوری ہی نہیں کی جاتی اگر کی بھی جائے تو مہینوں اور سالوں کی مدت میں کی جاتی ہے اور بیوی کے ساتھ خوش طبعی تو ہمارے مزاج میں شامل ہی نہیں بلکہ وہ غیر محرم عورتوں کیلئے ہے۔ معاذ اللہ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ



## نان ونفقہ

حضرات گرامی! بیوی کا مناسب نان ونفقہ شریعت نے مرد کے ذمہ کر رکھا ہے اگر وہ حد سے تجاوز کر جائے تو اسے کنٹرول میں رکھنے کیلئے بیوی کی فہمائش پر بھی مرد کا پورا پورا حق ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

فتح خیبر کے بعد غلہ اور کھجوروں کی جو مقدار ازواج مطہرات کیلئے مقرر تھی ایک تو وہ خود کم تھی پھر فیاضی اور کشادہ دستی کے سبب سال بھر تک بمشکل کفایت کر سکتی تھی آئے دن گھر میں فاقہ ہوتا تھا۔ ازواج مطہرات میں بڑے بڑے روسائے قبائل کی بیٹیاں بلکہ شہزادیاں داخل تھیں جنہوں نے اس سے پہلے خود اپنے یا اپنے شوہروں کے گھروں میں ناز ونعم کی زندگیاں بسر کی تھیں اس لئے انہوں نے مال ودولت کی یہ بہتات دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصارف میں اضافہ کی خواہش کی۔

یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو نہایت مضطرب ہوئے پہلے تو اپنی صاحبزادی کو سمجھایا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصارف کا تقاضا کرتی ہو تم کو جو کچھ مانگنا ہو مجھ سے مانگو خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا لحاظ فرماتے ہیں ورنہ تم کو طلاق دے دیتے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایک بی بی کے دروازہ پر گئے اور نصیحت کی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔

''عمر تم ہر چیز میں تو دخل دیتے ہی تھے اب آپ کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دیتے ہو۔''

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جواب سے افسردہ ہو کر خاموش ہو گئے۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے دیکھا کہ بیچ میں آپ ہیں اور ادھر ادھر بیویاں بیٹھی ہوئی ہیں اور مصارف کی مقدار بڑھانے پر مصر ہیں دونوں اپنی اپنی صاحبزادیوں کو مارنے پر آمادہ ہو

گئے لیکن انہوں نے عرض کی کہ ہم آئندہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زائد مصارف کی تکلیف نہ دیں گے۔

دیگر ازواج اپنے مطالبے پر قائم رہیں اتفاقاً اسی زمانہ میں آپ گھوڑے سے گر پڑے پہلوئے مبارک میں ایک درخت کی جڑ سے خراش آ گئی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے متصل ایک بالا خانہ تھا جو گویا ان گھروں کا توشہ خانہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں قیام فرمایا اور عہد کیا کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات سے نہ ملیں گے۔

منافقین نے مشہور کر دیا کہ آنحضرت نے بیویوں کو طلاق دے دی ہے صحابہ مسجد میں جمع ہو گئے گھر گھر ایک ہنگامہ برپا ہو گیا ازواج مطہرات رو رہی تھیں۔ صحابہ میں سے کسی نے خود آپ سے واقعہ کی تحقیق کی جرأت نہ کی حضرت عمر کو خبر ہوئی تو وہ مسجد نبوی میں آئے تمام صحابہ ملول اور چپ تھے حضرت عمر نے آنحضرت کی خدمت میں باریابی کی اجازت چاہی دوبارہ کوئی جواب نہ ملا تیسری دفعہ اجازت ہوئی تو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھردری چارپائی پر لیٹے ہیں جسم مبارک پر بان سے بدھیاں پڑ گئی ہیں ادھر ادھر نظر اٹھا کر دیکھا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے توشہ خانہ میں چند مٹی کے برتن اور چند سوکھی مشکوں کے سوا کچھ نہ تھا یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں بھر آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی؟

ارشاد ہوا نہیں...... عرض کیا کیا میں یہ بشارت عام مسلمانوں کو نہ سنا دوں؟ اجازت پا کر زور سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔

یہ مہینہ ۲۹ روز کا تھا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں ایک ایک روز گنتی تھی ۲۹ دن ہوئے تو آپ بالا خانہ سے اتر آئے سب سے پہلے حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک مہینہ کیلئے عہد فرمایا تھا ابھی تو ۲۹ دن ہی ہوئے ہیں ارشاد ہوا مہینہ کبھی ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

(سیرت عائشہ ص ۸۶-۸۵)



گرامی قدر سامعین

اس واقعہ کو سنانے کا مقصد یہ ہے کہ

۱- عورتیں ایک حد میں اپنے شوہروں سے نان ونفقہ کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔

۲- اگر ان کے مطالبات حد سے تجاوز کرنے لگیں تو ان کی فہمائش کیلئے ان سے علیحدگی ہو سکتی ہے مگر ہو اسی مکان میں جہاں وہ رہتی ہیں۔

۳- مرد کی سسرال والے بھی اگر ایسی کوئی خبر پائیں تو اپنی بیٹیوں کو سمجھائیں۔

۴- بات بات پر طلاق نہیں دینی چاہئے بلکہ انہیں ہر طریقہ سے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

## رفیقہ حیات یا رفیقہ مطالبات

لیکن آج کل معاملات اس کے بالکل برعکس ہیں عورتیں رفیقہ حیات کی بجائے صرف اور صرف رفیقہ مطالبات بن کر رہ گئی ہیں۔ مرد ان کی فہمائش کی بجائے غصہ میں اپنی عقل کھو بیٹھتے ہیں اور طلاق پر آمادہ ہو جاتے ہیں اگر اس قسم کی کوئی خبر مرد کی سسرال والوں کو پہنچتی ہے تو وہ بجائے بیٹیوں کو سمجھانے کے اپنے دامادوں سے الجھ پڑتے ہیں۔

اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ازواج مطہرات کو حضور علیہ السلام سے مصارف بڑھانے کے مطالبہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سمجھایا تو انہوں نے اپنا حق جتلاتے ہوئے حضرت عمر کے شوہر بیوی کے درمیان دخل اندازی کرنے کو اچھا نہیں سمجھا۔

یعنی بیویوں کے حقوق میں کسی اور آدمی کو دخل نہیں دینا چاہئے اور اگر کوئی دخل انداز ہو تو ایسی حکمت سے کہ جیسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی۔

اس واقعہ سے علماء کرام نے یہ بھی اخذ فرمایا کہ اگر عورت اپنے شوہر کے سمجھانے کے بعد بھی اپنی بات پر مصر رہے تو مرد کو اپنا بستر الگ کر دینا چاہئے اور اسی گھر میں رہتے ہوئے چند ایام کیلئے ان سے علیحدہ ہو جانا چاہئے نہ کہ جگہ وہ مکان ہی تبدیل کر کے بالکل

علیحدگی کرنی چاہئے کہ ان سے رابطہ بالکل کٹ ہی جائے اس طرح اگر بیوی شوہر سے
محبت کرنے والی ہوگی تو خود بخود اپنے مطالبہ سے دستبردار ہو جائے گی۔

اس واقعہ سے شوہر اور بیوی کے مابین الفت و مودت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ کس
طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ایام گن گن کر گزارے۔

## شوہر کی بیوی سے محبت

گرامی حضرات! محدثین کرام نے نقل فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک سفر میں حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اونٹ بدک گیا اور ان کو لے کر ایک طرف بھاگ نکلا تو نبی
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس قدر بے قرار ہوئے کہ بے اختیار زبان مبارک سے نکل گیا کہ
واعروساہ ہائے میری دلہن (مسند امام حنبل جلد نمبر ۶ ص ۲۴۸)

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک سفر میں ساتھ تھیں وہ تمام جسم کو
چادر سے ڈھانپ کر سواری کی پچھلی نشست پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا
کرتی تھیں جب اونٹ پر سوار ہونے لگتیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنہ مبارک آگے
بڑھا دیتے صفیہ اپنا پاؤں نبی کریم کے مبارک گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جایا کرتیں۔
(الصحیح البخاری باب یسافر بالجاری جلد ص)

ایک دفعہ ناقہ کا پاؤں پھسلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ دونوں گر پڑے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑے دوڑے رسول اللہ علیہ
السلام کی طرف متوجہ ہوئے تو سرکار نے فرمایا: علیك بالمراۃ تم پہلے عورت کی خبر لو۔
(صحیح بخاری باب استقبال الغزات عن انس جلد ادب ص ۴۴۳)

ایک دفعہ سفر میں اونٹوں کے کجاووں پر عورتیں سوار تھی ساربان جو اونٹوں کی مہار
پکڑے جاتا تھا حدی خوانی کرنے لگا (حدی ایسی آواز سے شعر پڑھنے کو کہتے ہیں جس
سے اونٹ تیز چلنے لگتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کانچ کے شیشوں کو
توڑ پھوڑ نہ دینا۔ (صحیح مسلم شریف)



اس ارشاد میں عورتوں کو کانچ کے آلات سے آقا علیہ السلام نے تشبیہ دی ہے
نفاست و نزاکت کے علاوہ وجہ تشبیہ عورتوں کا ضعف خلقت ہے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ
آسائش و آرام کی مستحق ہیں۔ (سیرت رحمۃ للعالمین جلد اول ص ۲۶۴)

## بیوی کی شوہر سے محبت

اسی طرح محدثین کرام نے بیوی کی شوہر سے محبت کو بھی بیان فرمایا کہ ایک سفر میں
حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں ہی حضور علیہ السلام کے ساتھ
تھیں۔

رات کو بلا ناغہ نبی کریم علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محمل میں
تشریف لاتے اور جب تک قافلہ چلا کرتا باتیں کیا کرتے۔

ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے عائشہ آؤ ہم دونوں اپنا اپنا
اونٹ بدل لیں رات ہوئی تو حسب معمول آپ حضرت عائشہ کے محمل میں تشریف
لائے دیکھا تو حضرت حفصہ تھیں آپ سلام کر کے بیٹھ گئے حضرت عائشہ آپ کی تشریف
آوری کی منتظر تھیں جب قافلہ نے پڑاؤ ڈالا تو حضرت عائشہ سے ضبط نہ ہو سکا محمل سے
اتر پڑیں دونوں پاؤں گھاس پر رکھ کر بولیں۔

”خداوندا میں ان کو تو کچھ نہیں کہہ سکتی تو کوئی بچھو یا سانپ بھیج جو مجھ کو ڈس
لے“ (بخاری شریف جلد ثانی ص ۷۸۵)

ان واقعات سے شوہر اور بیوی کا آپس میں مودت والفت کا موجود ہونا روز روشن
کی طرح عیاں ہے۔

اگر آج کے اس معاشرہ میں اس قسم کی مودت و رافت شوہر و بیوی کے مابین ہو تو کبھی
مرد کسی غیر عورت اور عورت کسی غیر مرد کا تصور نہ کرے اور آئے دن کی فحاشی و دیگر
خرافات سے معاشرہ محفوظ ہو جائے آج مرد غیر عورتوں اور عورت غیر مردوں کی طرف
نظر التفات کیوں اٹھاتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے اپنے نبی کی تعلیم سے روگردانی اور

دوری اختیار کی ہوئی ہے اور انگریز کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالا ہوا ہے۔

اگر شوہر اپنی بیوی کی خاطر و مدارت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے تو معاشرہ اسے رن مریدی کا نام دیتا ہے اور اگر بیوی اپنے شوہر کی انتہائی تابعدار ہو تو اسے میکے والے ہی جینے نہیں دیتے۔

## میرے ماں باپ قربان

گرامی حضرات! آیئے میں آپ کو سناؤں کہ میرے آقا علیہ السلام کی ازواج مطہرات اور اس امت کی روحانی مائیں ایک پل بھی میرے آقا سے جدا ہونا برداشت نہ کر سکتی تھیں۔

کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رات کو بیدار ہوتیں اور آپ کو پہلو میں نہ پاتیں تو بے قرار ہو جاتیں ایک مرتبہ شب کو آنکھ کھلی تو آپ کو نہ پایا راتوں کو گھروں میں چراغ نہ جلتے تھے ادھر ادھر ٹٹولنے لگیں آخر ایک جگہ سرور عالم علیہ السلام کا قدم مبارک ملا دیکھا تو آپ سربسجود مناجات الٰہی میں مصروف ہیں۔

ایک دفعہ یہی واقعہ پیش آیا تو شک سے خیال کیا کہ شاید آپ کسی اور زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔

اٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں تو دیکھا کہ آپ تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں اپنے قصور پر نادم ہو کر بے اختیار زبان سے نکل گیا۔

"میرے ماں باپ آپ پر قربان میں کس خیال میں ہوں اور آپ کس عالم میں ہیں۔" (نسائی شریف جلد اول ۹۸۔۹۷ ص ۱۷۹ باب الغیرت و باب الدعا فی السجود)

ایک شب کا اور واقعہ ہے کہ آنکھ لگی تو نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کو نہ پایا شب کا نصف حصہ گزر چکا تھا ادھر ادھر ڈھونڈا لیکن جلوہ محبوب نظر نہ آیا آخر تلاش کرتی ہوئی قبرستان پہنچیں تو دیکھا کہ آپ دعا و استغفار میں مصروف ہیں۔

الٹے پاؤں واپس آئیں اور صبح کو آپ علیہ السلام کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا



آپ نے فرمایا

"ہاں رات کو کوئی کالی چیز سامنے جاتی معلوم ہوتی تھی وہ تم ہی تھیں"

(نسائی شریف جلد اول ص ۲۸۷ باب الاستغفار للمومنین)

## معلوم ہوا کہ

گرامی حضرات!

ان تینوں واقعات سے معلوم ہوا کہ

۱۔ سرکار کی ازواج مطہرات آپ کی فرقت ایک لحہ بھی برداشت نہ کر سکتی تھیں۔

۲۔ نصف شب کو بیدار ہو کر عبادت کرنا امت کا معمول ہونا چاہئے کیونکہ سرکار کا معمول تھا۔

۳۔ قبرستان جانا بھی ثابت ہوا۔

دعا ہے کہ رب کریم بطفیل محبوب کریم علیہ السلام ہمیں بھی ان تمام سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

# تبلیغ رسالت

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ○ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

## درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

## آیت کریمہ کا ترجمہ

حضرات محترم تلاوت کردہ آیت کا ترجمہ سماعت فرمایئے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ



یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۔ (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

اے رسول پہنچا دیجئے جو اتارا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اللہ تعالیٰ بچائے گا آپ کو لوگوں (کے شر) سے یقیناً اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا کافروں کو۔

## یارسول اللہ

سامعین مکرم! آیت کریمہ کا پہلا لفظ ہے یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ جس کا ترجمہ ہے یا رسول اللہ کیونکہ یا حرف ندا ہے اس لئے یہ جملہ ندائیہ ہے علم نحو والوں سے پوچھئے وہ کہتے ہیں کہ

حُرُوْفُ النِّدَآءِ خَمْسَةٌ یا۔ ایا۔ هیا۔ ای۔ همزه مفتوحہ (کتب نحو)

حروف ندا پانچ ہیں (۱) یا (۲) ایا (۳) هیا (۴) ای (۵) ہمزہ مفتوحہ اب الرسول پر یا اور ایها دونوں کلمات ندا داخل ہیں۔ میں بلا اختلاف مسلک بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کوئی فرقہ ورقہ کی بات نہیں بلکہ علمی بات ہے اور اسے عالم ہی سمجھ سکتا ہے خواہ وہ کسی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو۔

خواہ وہ عالم بریلوی ہو
خواہ وہ عالم دیوبندی ہو
خواہ وہ عالم وہابی ہو
خواہ وہ عالم شیعہ ہو
خواہ وہ عالم چکڑالوی ہو
خواہ وہ عالم مرزائی ہو

| | |
|---|---|
| خواہ وہ عالم | ہندو ہو |
| خواہ وہ عالم | سکھ ہو |
| خواہ وہ عالم | عیسائی ہو |

ہر عالم لغت عربی اور عالم نحو اس بات کو سمجھے گا کہ جملہ ندائیہ وہ ہوتا ہے جس پر حرف ندا داخل ہو۔

بڑی آسان سی بات ہے کہ

جب بھی کوئی قاری...... حافظ...... عالم اس آیت کو تلاوت کرے گا تو وہ

| | |
|---|---|
| عربی میں کہے گا | یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ |
| اردو میں کہے گا | اے رسول اللہ |

## ہر عاشق رسول کہتا ہے

اس لئے رسول اللہ علیہ السلام کو جملہ ندائیہ سے بلانا کوئی اختلافی مسئلہ نہیں یا کوئی شرک و بدعت نہیں بلکہ اجماعی مسئلہ ہے اور سنت باری تعالیٰ جل جلالہ ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم نے بھی جملہ ندائیہ ارشاد فرمایا کہ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ اور قرون اولیٰ سے لے کر آج تک ہر عاشق رسول کہہ رہا ہے یا رسول اللہ

## حضرت ابن عمر نے پکارا یا رسول اللہ

امام بخاری علیہ الرحمت نے نقل فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لخت جگر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا جو آدمی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لیجئے انہوں نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم)

(کتاب زندگی اردو ترجمہ الادب المفرد حضرت امام بخاری ص ۲۸۳ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

## سب سے زیادہ محبوب

گرامی حضرات! عجیب بات ہے

آج اگر کوئی شخص کسی علالت کا شکار ہو جائے تو اچھے سے اچھے طبیب ڈاکٹر یا حکیم



معالج کے پاس جائے گا لیکن اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک اس پریشان کن علالت کہ جسے فالج سے تعبیر کرتے ہیں کا علاج کیا ہے؟ یہ کہ

اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ

(اے مریض) اس کا ذکر کر جو تمام لوگوں سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔

اب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً فرمایا: یَا مُحَمَّدُ

تو پتہ نہ چل گیا کہ صحابی ہو تو اسے سب سے زیادہ محبت اپنے آقا علیہ السلام سے ہوتی ہے لیکن اگر کوئی وہابی ہو تو وہ اس یا محمد سے روکتا ہے معلوم ہوا۔

| | |
|---|---|
| صحابی کو سب سے زیادہ محبت | حضور سے ہے اسی لئے وہ یا محمد کہتے ہیں |
| وہابی کو حضور سے محبت نہیں | اس لئے وہ یا محمد کہنے سے روکتا ہے |

تاجدار بریلی اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

غیض میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
یا رسول اللہ دہائی آپ کی
گوشمال اہل بدعت کیجئے

## صحابہ کرام کو معلوم تھا

اس حدیث مبارکہ سے صحابہ کرام کے عشق رسول کا پتہ چلتا ہے سوال یہ ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کیوں کہا کہ اس کو یاد کیجئے جس سے آپ کو تمام لوگوں سے زیادہ محبت ہے؟

اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ ایمان نام ہی محبت رسول کا ہے اور امت میں سب سے پہلے مومن صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں اس لئے ہمارے کہنے پر حضرت ابن عمر حضور علیہ السلام ہی کو پکاریں گے کیونکہ سرکار ابد قرار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف جلد اول ص ۷)

تم میں سے (اس وقت تک) کوئی کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک والد و ولد اور تمام لوگوں سے زیادہ اسے میں محبوب نہ ہو جاؤں۔

اور ایک روایت (جو کہ انہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) میں ارشاد نبوی ہے کہ جب تک میں تمہیں تمہاری جانوں سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تم کامل الایمان نہیں ہو سکتے اس لئے حضرت ابن عمر نے

نہ ماں کو پکارا
نہ باپ کو پکارا
نہ کسی رشتہ دار کو پکارا
نہ کسی دوست کو پکارا

بلکہ اپنے ایمان کے تقاضہ کے مطابق سب سے زیادہ محبوب کو پکارا اور کہا یا محمد

## اہلسنّت و جماعت کا طرۂ امتیاز

گرامی حضرات!

آج اگر آپ نے دیکھنا ہو کہ بیان کردہ حدیث کے مطابق آج

کامل مومن کون ہیں؟

حضور علیہ السلام کو سب سے زیادہ محبوب رکھنے والے کون ہیں۔

تو بلا تکلف یقین کرلیں کہ جو یا رسول اللہ کہیں وہ ہی کامل الایمان ہیں اور حضور علیہ السلام سے محبت رکھنے والے کیونکہ یا رسول اللہ کہہ کر وہ حضور علیہ السلام سے محبت کا ا، ہی کرتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقہ مبارکہ پر بھی عمل پیرا ہوتے ہیں۔

سرکار سے محبت کی وجہ سے وہ مومن اور اہلسنّت اور صحابہ کے طریقہ پر عمل کی وجہ سے جماعت یعنی کہ اہلسنّت و جماعت کہلاتے ہیں اور شب و روز اعلان کرتے ہیں کہ



یا رسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اس کا بیڑا پار ہے

اور

ہمارے واسطے ہے زندگی نعرہ رسالت کا
عدو کے واسطے لیکن یہ ایٹم کا دھماکہ ہے

اور بروز حشر بھی

غلام احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ

## شانِ حبیب پاک علیہ السلام

گرامی حضرات! عرض یہ کر رہا تھا کہ یہ جملہ ندائیہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے جب اپنے حبیب علیہ السلام کو ندا فرمائی تو نام لے کر نہیں فرمائی حالانکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء مبارکہ سے ندا فرمائی۔

## آدم علیہ السلام کا نام لے کر ندا کی

ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو ندا فرمائی تو نام لے کر ارشاد فرمایا

وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (پ ا سورۃ البقرۃ آیت نمبر)

اور ہم نے فرمایا اے آدم آپ اور آپ کی زوجہ جنت میں رہو۔

## ابراہیم علیہ السلام کو نام لے کر ندا کی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ندا فرمائی تو نام لے کر ارشاد فرمایا

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا (پ۲۳ سورۂ صافات آیت نمبر)

اور ہم نے ندا کی یہ کہ اے ابراہیم تحقیق آپ نے خواب سچا کر دکھایا۔

## ذکریا علیہ السلام کو نام لے کر ندا کی

حضرت ذکریا علیہ السلام کو ندا فرمائی تو نام لے کر ارشاد فرمایا

یٰا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُہٗ یَحْیٰی (پ ۱۶ سورہ مریم آیت نمبر)

اے زکریا ہم آپ کو بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے۔

## یحییٰ علیہ السلام کو نام لے کر ندا کی

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ندا فرمائی تو نام لے کر ارشاد فرمایا:

یٰا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (پ ۱۶ سورہ مریم)

اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑلو۔

## نوح علیہ السلام کو نام لے کر ندا کی

حضرت نوح علیہ السلام کو پکارا تو نام لے کر فرمایا۔

یٰا نُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ (پ ۱۲ سورہ ہود آیت نمبر ۴۶)

اے نوح یہ آپ کے اہل سے نہیں۔

## موسیٰ علیہ السلام کو نام لے کر ندا کی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ندا کی تو نام لے کر کی۔

وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی (پ ۱۶ سورہ طٰہٰ)

اے موسیٰ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے۔

## عیسیٰ علیہ السلام کو نام لے کر ندا کی

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ندا فرمائی تو نام لے کر فرمایا۔

اِذْقَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ

(پ ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۵)

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں تمہیں وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔



## جب محبوب کی باری آئی

لیکن جب باری آئی اپنے حبیب پاک کی تو ندا کی القابات کے ساتھ کہیں فرمایا۔

## اے مزمل کی کملی والے

یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ (پ ۲۹ سورہ مزمل آیت نمبر ۱)

اے مزمل کی کملی اوڑھنے والے۔ کہیں فرمایا:

## اے مدثر کی چادر والے

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ (پ ۲۹ سورہ مزمل آیت نمبر ۱)

اے مدثر کی چادر والے۔ کہیں فرمایا:

## اے سردار

یٰسٓ (پ ۲۲ سورہ یٰسین آیت نمبر ۱)

اے سید اے سردار۔ کہیں فرمایا:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر)

## اے نبی

اے نبی (غیب کی خبریں دینے والے) کہیں فرمایا

## اے رسول

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

اے رسول!

الغرض...... ہر نبی کو ندا کی نام لے کر...... حتیٰ کہ ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کو ندا کی تو نام لے کر مگر اپنے حبیب کو ندا فرمائی تو القابات دے کر اسی لئے کسی عاشق نے فرمایا کہ

یا آدم است باپدر انبیاء خطاب
یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ خطاب محمد است

## پورے قرآن میں یا محمد کہیں نہیں ہے

گرامی قدر سامعین! قرآن کریم کے تیس پاروں میں ایک مرتبہ بھی یَـا مُـحَـمَّـدُ نہیں فرمایا بلکہ

یَـآ اَیُّهَـا النَّبِـیُّ خطاب محمد است
یَـآ اَیُّهَـا النَّبِـیُّ خطاب محمد است

اس لئے کہ میرے آقا اللہ کے محبوب ہیں اور محبت کا تقاضا ہے کہ نام نہ لیا جائے بلکہ القابات اور ادب کے ساتھ ذکر کیا جائے کیونکہ

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

## ہمیں بھی یہی حکم فرمایا

اللہ کریم نے خود بھی احترام سے ندا فرمائی اور ہمیں بھی حکم فرمایا کہ

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

(پ۱۹سورۃ النور آیت نمبر ۶۳)

رسول اللہ (علیہ السلام) کو ایسے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

گویا کہ تعلیم دی کہ یہ میرا محبوب ہے اور میں خود بھی اسے القابات سے ندا فرماتا ہوں اور اے میرے بندو تم بھی اس محبوب کو ادب واحترام کے ساتھ پکارو۔

پکارو اس محبوب کو تو یا رسول اللہ کہہ کر
پکارو اس محبوب کو تو یا حبیب اللہ کہہ کر
پکارو اس محبوب کو تو یا نبی اللہ کہہ کر
یَـآ اَیُّهَـا النَّبِـیُّ خطاب محمد است
یَـآ اَیُّهَـا النَّبِـیُّ خطاب محمد است

اسم احمد کی تعظیم کے منکر وان کی عظمت کو قرآن میں دیکھ لو



بے لقب ان کا نام مبارک کہیں ان کے معبود نے بھی پکارا نہیں

## بلکہ کہو یا رسول اللہ

امام اجل حافظ الحدیث حضرت سیوطی علیہ الرحمت نے اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت فرمایا

لَا تَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ بَلْ قُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(تفسیر جلالین زیر آیت لاتجعلوا دعا الرسول)

یا محمد نہ کہا کرو بلکہ یا رسول اللہ کہا کرو

یَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ اُنْـظُـرْ حَالَنَا
یَـا حَبِـیْـبَ الـلّٰـهِ اِسْـمَعْ قَالَنَا

## مولانا جامی کہتے ہیں

عاشق رسول حضرت ملاں جامی علیہ الرحمت فرماتے ہیں۔

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ
دلم پژمردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ
چوں بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامی را در آں آں یا رسول اللہ

## اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

تاجدار بریلی امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمت بارگاہ رسالت میں ملتجی ہیں۔

بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ
ندارم جز تو ملجائے ندارم جز تو ماوائے
توئی خود سازو سامانم اغثنی یا رسول اللہ

شہابے کس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریض درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

## سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ

يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ صِنْوَةً   صَلّٰى عَلَيْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ

اے خاتم الرسل آپ برکت وسعادت کے منبع ہیں قرآن نازل فرمانے والے نے آپ پر برکت ودرود وسلام بھیجا ہے۔ (سیرت محمدیہ جلد اول ص ۱۶ مطبوعہ کراچی)

## امام زین العابدین فرماتے ہیں

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں

يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْكَرَمْ
اِنْ نِلْتَ يَا رِيْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِيْ رَوْضَةً فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ

(سیرت محمدیہ جلد اول ص ۱۸)

اے رحمۃ اللعالمین آپ شفیع مجرماں ہیں مشرف فرمایئے ہم کو قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے۔

سرزمین حرم تک اے بادصبا اگر تیرا گزر ہو میرا سلام روضہ انور پر پیش کر جس میں نبی محترم رونق افروز ہیں۔

## قرونِ اولیٰ سے آج تک

گرامی قدر سامعین! قرون اولیٰ سے آج تک مومنین ومسلمین سب متفق ہیں کہ جملہ ندائیہ اور القابات کے ساتھ یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا جائز ہے اور سب کے سب آج تک کہتے چلے آرہے ہیں کیونکہ ذات باری نے یارسول اللہ فرمایا ہے۔



يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ خطابِ محمد است
يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ خطابِ محمد است

میں طوالت کی وجہ سے آپ کو نہیں سنا رہا ورنہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قلم سے بھی یا رسول اللہ ثابت کروں بلکہ علماء دیوبند واہل حدیث کے قلموں سے ثابت کروں اس لئے یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں آج کل کے کچھ ہوس پرستوں اور حرص کے بندوں مولویوں ملاؤں نے اپنی دال روٹی چلانے کیلئے اس پر اعتراض اور فتوے جڑ دیئے ہیں بھلا ان کی کون سنتا ہے جب خالق کائنات جل جلالہ خود فرما رہا ہے۔ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ ...... يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ خطابِ محمد است
يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ خطابِ محمد است

## امام ابوصیری کا قصیدہ بردہ

حضرات محترم! حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا معروف قصیدہ ''قصیدہ بردہ شریف'' اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر محبوب کریم علیہ التحیہ والتسلیم کو اگر مشکل وقت میں پکارا جائے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور کرم گستری فرماتے ہیں بقول امام رضا بریلوی علیہ الرحمت کہ

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

حضرت بوصیری علیل ہوگئے...... فالج کا اٹیک ہوگیا تو یہ قصیدہ زبان پر آ گیا اور پھر آتا چلا گیا۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ اس وقت امام بوصیری علیہ الرحمت کو یہ خیال ضرور آیا ہوگا کہ بوصیری

تم ہو   اہلسنّت
اور جماعت وہ ہے جو   صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقہ پر چلے

اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے — مصیبت میں مصطفیٰ علیہ السلام کو یاد کرو

توجب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما — یا محمد ﷺ

نے اپنے پاؤں کے سن ہوجانے پر کہا

تو بوصیری پھر تم بھی کہو — یا اکرم الخلق (ﷺ)

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ أَلُوْذُ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

جس کا ترجمہ ہے کہ

''اے تمام مخلوق سے بہتر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں جس سے حادثہ عام کے نازل ہونے کے وقت''

''وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ ان کی شفاعت کی امید ہے ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں۔''

## امام رضا بریلوی علیہ الرحمت کہتے ہیں

اسی کی متابعت کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمت نے فرمایا:

اَلْقَلْبُ شَجٌ وَّالْهَمُّ شَجٌ — دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں میرا کون ہے تیرے سوا جانا

## امام بوصیری پر کرم

محترم سامعین! جب امام بوصیری نے عالم غم اور وقت مصیبت میں اپنے آقا علیہ السلام کو پکارا اور پکارتے پکارتے سو چکے تو آقا نے کرم فرمایا اور تشریف لے آئے۔

اگر میں کہوں — تو فتویٰ دو کہ جھوٹ بولتے ہو

اگر امام خطابت کہیں — تو فتویٰ دو کہ جھوٹ بولتے ہو



اگر محدث اعظم یہ بیان کریں — تو فتویٰ دو کہ جھوٹ بولتے ہو

اگر علماء اہلسنت یہ بیان کریں — تو فتویٰ دو کہ جھوٹ بولتے ہو

مگر یہ ہی بات اگر دیوبندی عالم مولوی ذوالفقار علی خلیفہ مولوی اشرفعلی تھانوی اپنی کتاب میں لکھے تو کیا فتویٰ ہوگا..... فتویٰ دینے سے قبل ملاحظہ کیجئے صرف یہی واقعہ ہی نہیں بلکہ پورے قصیدہ کی شرح مولوی صاحب نے لکھی ہے۔ جس کا نام ہے

''عطر الوردہ شرح قصیدہ بردہ''

اس کتاب کے اندر مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے یہ سب کچھ نقل کر دیا ہے۔

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

## یہ کیسا انصاف ہے

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر یہی بات

میں بیان کروں تو — مشرک

اگر دیوبندی بیان کرے تو — محقق

امام خطابت بیان کریں تو — بدعتی

ذوالفقار دیوبندی بیان کرے تو — مفتی

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن تو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

## سرکار علیہ السلام کی جلوہ گری

گرامی حضرات! حضرت بوصیری نے جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مصیبت میں یاد کیا تو سرکار علیہ سلام جلوہ گر ہوئے۔

## جان ہیں وہ جہان کی

زرا توجہ فرمائیے ایک عامیانہ شاعر کا عام سا شعر ہے مگر بڑے پتہ کی بات کی ہے اس نے کہا ہے کہ

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

گویا اس نے ایک الجھی ہوئی گتھی سلجھادی اور عقیدہ بیان کردیا کہ آنکھ کا جسم کے ساتھ جو انوکھا سا رابطہ وتعلق ہے اس کی وجہ سے جسم کے ہر حصہ کی تکلیف کو آنکھ محسوس کرتی ہے جبھی تو اس سے فوراً آنسو بہہ نکلتے ہیں اسی طرح میرے آقا علیہ السلام کا اپنی امت سے رابطہ وتعلق ایسا ہے کہ تکلیف امتی کو ہوتی ہے اسے محسوس آقا کرتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ (پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۸)
تمہارا مشقت میں پڑنا آپ (حضور) علیہ السلام پر گراں گزرتا ہے۔
کیونکہ میرے آقا جان ہیں
جان ہیں وہ جہان کی

جسم اور آنکھ کا تعلق روح کی وجہ سے قائم ہے اگر روح نکل جائے تو نہ کسی عضو کو تکلیف ہوگی نہ ہی کسی تکلیف کو آنکھ محسوس کرے گی۔

کائنات کی جان ''جان عالم'' میرے آقا ہیں اس لئے وہ جہان میں موجود بھی ہیں جہاں کہیں بھی کسی کو تکلیف ومصیبت پہنچتی ہے آقا اسے محسوس کرتے ہوئے فوراً کرم فرماتے ہیں اور اسے دفع کرنے کیلئے جلوہ گر ہوجاتے ہیں مگر آقا سے رابطہ جتنا مضبوط ہوگا اتنی ہی عجلت سے کام بنے گا۔

## پتہ کیسے چلتا ہے؟

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ سرکار کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ عالم کون ومکان



(اتنے بڑے عالم) میں کس جگہ کوئی مصیبت زدہ آپ کو پکار رہا ہے؟ تو آپ وہیں پہنچ جاتے ہیں تو یہ مسئلہ بھی حل ہوگیا کہ جان عالم کا عالم سے تعلق وربط ہے۔ دیکھئے یہ میری انگشت شہادت ہے جسم کے جس حصہ پر میں چاہوں یہ اسی حصہ پر پہنچ جائے۔

میں نے اس انگلی کو سر کی ٹوپی پر لگانا چاہا — یہ بلاتکلف ٹوپی تک چلی گئی
میں نے اس انگلی کو پیر کی انگلی پر رکھنا چاہا — یہ بلاتکلف پیر تک پہنچ گئی

حالانکہ اس انگلی کی آنکھیں نہیں جو اسے نظر آجائے تو یہ ہر عضو تک بلاتکلف پہنچ رہی ہے تو جس محبوب کی نگاہ پاک فرش پر جلوہ فرما ہو کر عرش تک ملاحظہ کرے جنت کو دیکھے وہ اپنے غلام کی تکلیف ومصیبت کیونکر ملاحظہ نہ کرے اور اس مصیبت زدہ تک کیونکر نہ پہنچ جائے۔

میں قرباں اس ادائے دستگیری پر میرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ

## حضور کا حوض کوثر کو ملاحظہ فرمانا

گرامی حضرات! ملاحظہ ہو یہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ بقول ان لوگوں کے قرآن کے بعد سب سے صحیح کتاب بخاری کی روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے اہل احد پر نماز پڑھی اور پھر منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا

وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ حَوْضِیَ الْاٰنَ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۷۹)
اللہ کی قسم میں اس وقت اپنے حوض (کوثر) کو ملاحظہ فرما رہا ہوں۔

## جنت ودوزخ کو ملاحظہ فرمانا

اسی بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ

''سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے قیام فرما ہوئے اور طویل سورت پڑھی پھر رکوع فرمایا اور لمبا کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور دوسری سورت پڑھنی شروع

فرمائی پھر رکوع فرمایا یہاں تک کہ اس کو پورا کیا اور سجدہ فرمایا پھر اسی طرح دوسری رکعت میں فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ دونوں (سورج اور چاند) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ سورج گرہن تم سے دور ہو جائے (پھر فرمایا)

لَقَدْ رَئَيْتَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهٗ حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُهٗ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

(بخاری شریف جلد اول ص ۱۶۱ـ۱۶۲)

یقیناً میں نے اس مقام میں ہر شی کو دیکھا ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ جنت سے ایک خوشہ لینے کا ارادہ کر رہا ہوں جبکہ تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں میں۔ دوزخ کو دیکھا کہ اس کا بعض دوسرے بعض کو کھا رہا ہے جبکہ تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا یہی وہ شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کا طریقہ نکالا۔

تو جو آقا علیہ السلام اپنے مقام سے حوض کوثر کو ملاحظہ فرما لیں
جو آقا علیہ السلام اپنے مقام سے جنت کو ملاحظہ فرما لیں
جو آقا علیہ السلام اپنے مقام سے دوزخ کو ملاحظہ فرما لیں
وہ آقا علیہ السلام اپنے مقام سے [illegible] کو بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں اور اس کے پاس جلوہ گر بھی ہو سکتے ہیں۔

## مسئلہ حاضر و ناظر

گرامی حضرات! توجہ فرمائیے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا



لَقَدْ رَئَيْتَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهٗ

میں اپنے اس مقام میں (جہاں میں منبر پر جلوہ فرما ہوں) ہر اس شی کو دیکھا جس کا میرے ساتھ وعدہ کیا گیا۔

اب دیکھنے والے کو کہتے ہیں ناظر
اور جہاں تک وہ دیکھتا ہے وہاں تک ہے حاضر

نبی کریم علیہ السلام ہر شی کے ناظر ہیں لہٰذا ہر مقام پر حاضر ہیں مگر ظاہر نہیں۔ ظاہر وہاں ہوتے ہیں جہاں آپ چاہیں جس محفل میں چاہیں ظہور بھی فرما دیں تو جہاں ظہور فرما دیں وہاں اہل مجلس آپ کے وجود مسعود کا مشاہدہ بھی کر لیتے ہیں مگر جن کے متعلق فرمایا۔

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

(پ سورۃ الاسراء آیت نمبر ۷۲)

جو کوئی اس (دنیا) میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔
تو ایسوں کو نظر بھی نہیں آتے۔

رسول اللہ اپنی بزم میں تشریف لاتے ہیں
مگر وہ دل کے اندھوں کو نظر آیا نہیں کرتے

اور جب یہاں نظر نہیں آتے تو وہاں بھی نہیں آئیں گے اور جن کو یہاں نظر آتے ہیں وہاں بھی آئیں گے۔

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
دھن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

لہٰذا جب امام بوصیری علیہ الرحمت نے بارگاہ رسالت مآب علیہ السلام میں عرض کیا

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

## قصیدہ بردہ کی وجہ تسمیہ

تو فوراً پکار سنی گئی اور سرکار اپنے اس مصیبت زدہ غلام کے پاس جلوہ فرما ہوئے اور یوں ارشاد فرمایا کہ بوصیری ذرا وہ قصیدہ تو سناؤ عرض کیا سرکار میں نے تو کئی قصائد آپ کی مدحت وتوصیف میں عرض کئے ہیں آپ کس قصیدہ کا فرمار ہے ہیں؟ فرمایا جو قصیدہ آج لکھا ہے اور جس کا یہ شعر ہے۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

سرکار علیہ السلام نے اس قصیدہ کو بہت پسند فرمایا اور حضرت بوصیری کو انعام میں چادر عطا فرمائی چادر کو عربی میں بردہ کہتے ہیں لہٰذا اس قصیدہ کا نام ہی قصیدہ بردہ پڑ گیا اور سرکار ابد قرار علیہ السلام نے امام بوصیری کے جسم پر اپنا دست رحمت پھیرا جب بیدار ہوئے تو مکمل صحت یاب ہو چکے تھے ایسے کہ جیسے کبھی فالج ہوا ہی نہ تھا۔

### ایک اور روایت

گرامی قدر سامعین ایک اور روایت کے مطابق یہ واقعہ یوں ہے کہ جسے تاج کمپنی کی مطبوعہ دلائل الخیرات کے ص ۴۴۲ پر تحریر کیا گیا ہے وھو ھذا
شیخ الاسلام حضرت شیخ شرف الدین بوصیری ایک مرتبہ مرض فالج میں مبتلا ہوئے جس سے ان کا نصف جسم بالکل بے حس ومعطل ہو گیا متعدد حاذق اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا

کے مصداق یہ روز بروز نحیف وکمزور ہوتے چلے گئے اور اپنی صحت وتندرستی سے بالکل مایوس متفکر وغمگین رہے اور جناب باری میں دعا کرتے اس کارساز حقیقی ومسبب الاسباب نے ان کے دل میں یہ القاء کیا کہ رسالت مآب کی نعت ومدح میں ایک قصیدہ نظم کریں چنانچہ انہوں نے یہ قصیدہ نظم کیا بعد تکمیل ایک شب خواب میں دیکھا کہ وہ یہ



قصیدہ دربار رسالت میں پڑھ رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سماعت سے نہایت محظوظ ہو رہے ہیں جب وہ اس بیت پر کم ابرات الخ پہنچے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک شیخ بوصیری کے تمام جسم پر پھیرا اور صلے میں ایک بردیمانی عطا فرمائی (یمنی چادر) جب وہ بیدار ہوئے تو خود کو بالکل صحیح وتندرست اور ایسا پایا کہ جیسے انہیں کوئی مرض لاحق ہی نہ ہوا تھا اور آپ کے جسم پر فی الواقع وہ مبارک چادر موجود تھی جو شب کو عطا فرمائی گئی اس پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ خداوندی میں شکرانہ بجا لائے۔

صبح کسی ضرورت سے شیخ بوصیری بازار تشریف لے جارہے تھے راہ میں انہیں ایک بزرگ ملے اور نقل قصیدہ کی اجازت چاہی شیخ نے جواب میں کہا کہ میں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں متعدد قصائد لکھے ہیں آپ کون سے قصیدہ کی نقل چاہتے ہیں انہوں نے کہا اس کی جس کی ابتداء امن تذکر الخ سے ہوتی ہے۔ شیخ نے کہا میرے اس قصیدہ کی کسی کو اطلاع نہیں آپ کو کیسے علم ہو گیا؟ ان بزرگ نے رات کے خواب کا واقعہ من وعن بیان کیا اور یہ فرمایا کہ میں بھی اس وقت بارگاہ رسالت میں موجود تھا چنانچہ شیخ نے انہیں اس قصیدہ کی نقل دے دی۔ (دلائل الخیرات ص ۴۴۳۔۴۴۲ مطبوعہ تاج کمپنی)

### برکت اس قصیدہ کی

شدہ شدہ یہ خبر ملک طاہر کے وزیر شیخ بہاؤ الدین کو پہنچی وہ نہایت حسن عقیدت سے سروپا برہنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس قصیدے کو سنا اور اسے نہایت احترام سے اپنے سر پر رکھ کر طالب برکت ہوا۔ (دلائل الخیرات ص ۴۴۳ مطبوعہ تاج کمپنی)

### نابینا...... بینا ہو گئے

نیز سعد الدین فاروقی جو وزیر مذکور کے نائب تھے اندھے ہو گئے تھے انہوں نے ایک شب خواب میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ وزیر سے قصیدہ بردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر مل لو اس کی برکت سے خداوند قدوس تمہیں بینا فرما دے گا چنانچہ انہوں نے بتعمیل ارشاد نبوی صبح وزیر موصوف سے قصیدہ لے کر اپنی آنکھوں سے مل لیا اور فوری بینا ہو گئے۔

(دلائل الخیرات ص ۳۴۳)

گرامی قدر سامعین ان سچے واقعات سے معلوم ہوا کہ اپنے آقا کو اپنی مصیبت کے وقت

یارسول اللہ کہہ کر پکارنا بھی — درست

آپ سے یہ استعانت کرنا بھی — درست

اور جب کوئی پکار پکار کر رسول اللہ علیہ السلام سے استعانت کرے تو سرکار تشریف بھی لاتے ہیں اور اپنے دست شفقت سے مرض بھی دور فرماتے ہیں اور نابینوں کو بینا بھی فرماتے ہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں۔

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

گرامی حضرات! بیان کردہ تمام توضیح و تشریح سے پتہ چلا کہ حرف ندا کے ساتھ اپنے آقا و مولا علیہ السلام سے استعانت کرنا اور یارسول اللہ کہنا شرک نہیں ہے کیونکہ شرک کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ کسی مخلوق کو معبود جاننا۔

ہم حضور علیہ السلام کو معبود سمجھ کر یارسول اللہ ہرگز نہیں کہتے
بلکہ ہم حضور علیہ السلام کو محبوب سمجھ کر یارسول اللہ کہتے ہیں۔

اور وہ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا نہیں بلکہ اس لئے کہ کبھی کسی محب صادق نے محبوب کی بات رد نہیں کی۔ حضور علیہ السلام بھی محبوب ہیں ہم اگر ڈائریکٹ بارگاہ خداوندی میں عرض کریں تو ممکن ہے ہماری عرض سنی تو جائے مگر مقبول نہ ہو اور جب



محبوب کو عرض کریں گے تو وہ ہماری عرض اپنے معبود کے سامنے رکھیں گے تو وہ لازماً مقبول ہوگی اس لئے کہ اللہ معبود ہونے کے ساتھ ساتھ حضور علیہ السلام کا محب بھی ہے اور محبوب کی کسی بھی بات کو رد نہیں فرماتا اس لئے جس نے اپنی عرض مقبول کروانی ہو وہ اللہ کے محبوب علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کرے حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے وہ عرض ضرور مقبول ہوگی۔

## دربار محبوب میں حاضری دو

حضرات گرامی بایں وجہ اللہ کریم نے تا قیام قیامت یہ ارشاد فرمادیا کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

(پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۶۴)

اور اگر بے شک وہ جب اپنے نفسوں پر ظلم کر لیں تو آپ کے پاس حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور رسول اللہ علیہ السلام ان کیلئے سفارش فرمادیں تو البتہ ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے اور رحم فرمانے والا پائیں گے۔

## آؤ یار دے بوہے تے

ذرا توجہ طلب بات ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ ڈائریکٹ معافی مانگنے والوں کو معاف نہیں فرماتا؟

اگر فرمادیتا ہے تو یہ حکم کیوں کہ تم رسول اللہ علیہ السلام کے دربار میں حاضری دو؟

اگر حکم دے دیا ہے تو اس سے روگردانی کیوں؟

اگر رسول اللہ علیہ السلام کے دربار میں حاضری کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو آپ کو وسیلہ جان کی استعانت کرنے والے مشرک کیوں؟

مسئلہ یہی واضح ہوا کہ وہ ڈائریکٹ بھی سنتا تو ہے مگر معاف اسے کرتا ہے جو اس

کے حبیب کے وسیلہ سے معافی مانگے اور رسول اللہ اس کی سفارش فرمادیں کیونکہ میرے آقا علیہ السلام کی سفارش لازمی مقبول ہوگی۔

جناب میاں عبدالستار نیازی مرحوم نے کیا خوب ترجمانی کی۔

کر لین ظلم جدوں کوئی اپنیاں جاناں تے
رب آکھے میں بخشاں گا آؤ یار دے بوہے تے۔

## کرو نظر کرم دکھیاں دے ولے یارسول اللہ

گرامی سامعین! اب جن حضرات میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ دربار محبوب میں حاضری دیں تو وہ پھر اپنے مقام سے ہی رسول اللہ کو پکار کر اپنی معروضات پیش کریں گے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار ہے ہی نہیں۔

وہ پھر اسی طرح عرض کریں گے جیسے حضرت ابن عمر نے کیا رضی اللہ عنہ
وہ پھر اسی طرح عرض کریں گے جیسے امام زین العابدین نے کیا رضی اللہ عنہ
وہ پھر اسی طرح عرض کریں گے جیسے علامہ جامی نے عرض کیا رحمۃ اللہ علیہ
وہ پھر اسی طرح عرض کریں گے جیسے امام بوصیری نے عرض کیا رحمۃ اللہ علیہ
وہ پھر اسی طرح عرض کریں گے جیسے امام احمد رضا بریلوی نے عرض کیا رحمۃ اللہ علیہ
وہ پھر اسی طرح عرض کریں گے جیسے ایک پنجابی شاعر نے عرض کیا کہ۔

کرو نظر کرم دکھیاں دے ولے یا رسول اللہ
دکھاں درواں نے ویہڑے آن ملے یارسول اللہ

## اگر تم ایک مرتبہ یارسول اللہ کہو؟

مست بادہ قیوم حضرت مولانا روم علیہ الرحمت مثنوی شریف میں سرکار دو عالم علیہ السلام کا ارشاد ایک شعر میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا

ان تقولو امرۃ لی یا نبی
بارصد گویم جوابم امتی



اے میرے امتی اگر تو ایک مرتبہ مجھے یا نبی کہہ کر یاد کرے گا تو میں تجھے سو مرتبہ یا امتی فرما کے یاد فرماؤں گا۔

تو مجھے یاد کر — ایک مرتبہ
میں تجھے یاد فرماؤں گا — سو مرتبہ

تو جس شخص کا ہمہ وقت وظیفہ ہی یارسول اللہ ہو؟ تو پھر آقا بھی اسے ہمہ وقت اپنی نظر رحمت میں رکھتے ہیں اور جو شخص ہر وقت آقا علیہ السلام کی نظر رحمت میں ہو وہ اللہ کریم کی نظر رحمت میں بھی ہوگا جب وہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت میں ہوگا تو قہر خداوندی سے محفوظ رہے گا۔

## انور شاہ کشمیری دیوبندی کا اعتراف

(آپ) سید عبدالغفار شاہ کاشمیری کی وفات کے بعد پہلے عرس پر آپ کے عزیز انور شاہ کشمیری (شیخ الحدیث دیوبند وڈھابیل) شریک ہوئے تو تقریر کیلئے اٹھے چونکہ شاہ صاحب دیوبندی مکتب فکر کے بڑے قریب تھے اور لاہور کے عوام کا خیال تھا کہ آپ یارسول اللہ کہنے کے منکر ہیں نعرہ رسالت بلند کیا شاہ صاحب نے اس نعرہ کا انداز سمجھ کر فرمایا

"لاہور والو! میرا عقیدہ نہ پرکھو۔ میں اس سرزمین سے تعلق رکھتا ہوں جہاں کی قبریں بھی یارسول اللہ کہتی ہیں۔"

اس تقریر سے موحدین لاہور کو بڑی مایوسی ہوئی اور "دیوبند کے نور وجود" کا یہ خطاب بڑا حیران کن تھا مولوی عبدالواحد (وہابی) خطیب مسجد چینیاں والی لاہور نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ "پیر عبدالغفار کی موت سے جو بدعت ختم ہوگئی تھی انور شاہ کے طرز عمل نے پھر زندہ کر دی ہے۔"

(ماہنامہ "الاشرف" لاہور صفحہ نمبر ۲۲ شمارہ اکتوبر ۱۹۲۳ء بحوالہ "تذکرہ علماء اہلسنت و جماعت لاہور مصنف پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے ص ۲۴۴)

## اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

سامعین مکرم! آپ نے دیکھا دورنگی چال کو کہ عقیدہ تو ہے یارسول اللہ کے خلاف اور دیوبند کے شیخ الحدیث اپنے اس عقیدہ کے باوجود سنی اجتماع میں برملا اس عقیدہ کے برعکس کتنی ڈھٹائی سے ایک اور عقیدہ بمعہ اس عقیدہ کے تسلیم کر رہے ہیں وہ یہ کہ قبروں والے بھی زندہ ہیں جبھی تو کہا کہ

"میں اس سرزمین سے تعلق رکھتا ہوں جہاں کی قبریں بھی یارسول اللہ کہتی ہیں۔"

اور اگر ہم کہہ دیں کہ

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

تو ان لوگوں کی پیشانیوں پہ سوسو بل آتے ہیں اور پیٹوں میں مروڑ اٹھتے ہیں اور ہم پر فوراً فتوئ شرک جڑ دیا جاتا ہے اور انورشاہ کشمیری ان عقائد کو تسلیم کرنے کے بعد بھی شیخ الحدیث دیوبند

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

## فرشتے مطلع کرتے ہیں

ایک مولوی صاحب نے اپنی دھواں دار تقریر میں کہا کہ "ہم کب کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ نہ کہو؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام کے مواجہ شریف میں حاضری دو تو یارسول اللہ کہو اور اگر یہاں کہو تو اس نیت سے کہ فرشتے آپ کو مطلع کر دیتے ہیں۔"

## عجیب منطق ہے

میں نے عرض کیا کہ تعصب کی انتہا ہوگئی اور عداوت محبوب کھل کر سامنے آگئی دیکھیے ملاں کی عجیب منطق کہ کہتا ہے "مواجہ شریف میں یارسول اللہ کہہ سکتے ہو" اس سے



پوچھا جائے کہ آخر وہاں کہنا کیوں جائز ہے؟

جو عقیدہ پاکستان میں ہے وہ سعودیہ میں کیوں نہیں؟

اگر پاکستان میں یارسول اللہ نہیں کہہ سکتے تو مواجہ شریف میں کیوں کہہ سکتے ہیں؟

ملاں نے جواب دیا

"مواجہ شریف میں حضور علیہ السلام سنتے ہیں اور پاکستان سے نہیں سنتے اور اگر پاکستان میں کہا جائے تو فرشتہ مطلع کرتا ہے۔"

ملاں اس فرشتے کی سماعت کا اقرار کرتا ہے جو حضور علیہ السلام کا خادم اور غلام ہے کہ وہ حضور کو اطلاع کرنے کی ڈیوٹی پوری کرتا ہے مگر اس غلام کے آقا کی سماعت کا منکر ہے اس مولوی سے پوچھو کہ

اگر فرشتہ درود سن کر حضور کو مطلع کر سکتا ہے تو حضور علیہ السلام کیوں نہیں سن سکتے؟

اگر حضور علیہ السلام مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر یارسول اللہ کہنے والے کی ندا کو سماع فرماتے ہیں تو پاکستانی غلام کی ندا کو کیوں سماع نہیں فرماتے؟

ارے مولوی! انسان کا لگایا ہوا ٹیلیفون تو جہاں چاہے آواز سنوا دے اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو ہم عاصیوں کی آواز نہ سنوا سکے؟ یہ کہاں کی توحید ہے؟

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک علیہ السلام کو سماع کی قدرت و طاقت عطا فرما رکھی ہے لہٰذا

ہم یہاں سے پکاریں وہاں وہ سنیں
مصطفیٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

## پیغام پہنچایئے

گرامی قدر سامعین! کہاں سے بات چلی اور کہاں تک پہنچی بہرکیف عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ اے رسول اللہ تو اللہ کریم جب حرف

ندا سے نبی کریم علیہ السلام کو یاد فرما رہا ہے تو ہم کیوں نہ حرف ندا سے اپنے آقا کو پکاریں......تو ارشاد فرمایا

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (پ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

اے رسول پہنچایئے جو کچھ آپ کے ربّ کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا۔

اے حبیب

ان بت پرستوں کو حق پرستی کا پیغام دو
ان شراب نوشوں کو شراباً طہوراً کا جام دو
ان کی عداوتوں کو محبتوں سے بدل دو
ان کی ظلمات کو اپنے نور رسالت سے معمور منور کر دو
ان کی ضلالت کو ہدایت بنا دو
اس کفر گڑھ کو قلعہ اسلام بنا دو

لڑکیوں کی عصمت دری اور بچیوں کی زندہ درگوری کو صفحۂ ہستی سے ختم فرما دو۔

نور رسالت و نبوت سے ہر جگہ ہر مقام کو روشن فرما دو۔

بلغ

پہنچا دو قرآن کی روشنی کو
پہنچا دو پیغام الٰہی کو
پہنچا دو رشد و ہدایت کو
پہنچا دو قرآن کی ہر آیت کو

اے حبیب! یہ جو تین سو ساٹھ خداؤں کے پجاری ہیں ان کو ایک خدا کا پجاری بنا دو......اور انہیں عقیدہ توحید سے وابستہ کر دو۔

ان سب بتوں کو توڑ کر بیت اللہ کو توحید و رسالت کی رحمت سے آباد فرما دو۔



زندگی کے ہر شعبہ میں اسوۂ کامل بن کر ایک انقلاب برپا کر دو انہیں بتا دو کہ

زندگی گزارنے کا سلیقہ کیا ہے
تفہیم دین اسلام کا طریقہ کیا ہے
ماں باپ کی عظمت کیا ہے
بہن بھائیوں کی مروت کیا ہے
حقوق زوجین کیسے بجا لائے جاتے ہیں
کھانا کھانے کا ڈھنگ انہیں سکھا دو
شادی غمی میں کس طرح شرکت کرنی ہے انہیں بتا دو

بلغ

پہنچا دو جو نازل کیا گیا ہے آپ پر
زندگی کے ہر موڑ پر ان کے رہنما آپ ہیں اور بس

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ان کو معلوم ہو جائے کہ فلاح کا ایک ہی راستہ ہے بہبود کا ایک ہی ذریعہ ہے ہدایت کا ایک ہی سرچشمہ ہے اور وہ تیری ذات اور تیری کتاب ہے۔

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام

اے محبوب کہیں یہ نہ سوچ لینا کہ

## یہ نہ سوچنا

میں تنہا ہوں

کوئی مونس وغمخوار نہیں

کوئی معاون ومددگار نہیں

اے میرے پیارے حبیب میں تو دنیا کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس میرے محبوب کو کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں میں خود اس کا معاون ومددگار اور غمخوار ہوں اسی لئے تو اس کی ولادت سے پہلے باپ کا سایہ شفقت اٹھالیا گیا۔

پیدا ہوئے تو باپ کا سایہ اٹھا لیا
گھٹنوں چلے تو دادا عدم کو رواں ہوا
بڑھنے لگے تو مادر و عم ہو گئے جدا
ایک ایک سایہ یونہی اٹھتا چلا گیا
سائے پسند آئے نہ پروردگار کو
بے سایہ کر دیا گیا اس سایہ دار کو

اے پیارے! یہ سمجھ کر پیغام رسانی موقوف نہ کر دینا کہ

سارا مکہ    دشمن ہو جائے گا

سارے قبائل    جان لینے پر کمربستہ ہو جائیں گے

کیونکہ

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

## میں محافظ ہوں تیرا

اور اللہ تعالیٰ بچائے گا آپ کو لوگوں کے شر سے

بے خوف وخطر پیغام پہنچایئے..... آپ کا محافظ میں خود ہوں

دشمنوں کی قوت



کفار کے حملے

منافقین کی سازشیں

یہود ونصاریٰ کی ریشہ دوانیاں

آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی

یہ دشمن آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گے..... کیونکہ

تیرا پیچھا کرنے والا ہے    سراقہ

اور تیری حفاظت کرنے والا ہے تیرا    آقا

محبوب

ماں کی گود میں تیرا محافظ    تیرا خدا

بچپن میں تیرا محافظ    تیرا خدا

جوانی میں تیرا محافظ    تیرا خدا

مکہ کے بازاروں میں تیرا محافظ    تیرا خدا

فاران کی چوٹیوں میں تیرا محافظ    تیرا خدا

بدر٬ اُحد٬ خندق میں تیرا محافظ    تیرا خدا

تمام غزوات جنگوں میں تیرا محافظ    تیرا خدا

ہجرت کے روز وشب میں تیرا محافظ    تیرا خدا

مدینہ کی گلیوں میں تیرا محافظ    تیرا خدا

میں تجھے کبھی اکیلا نہ چھوڑوں گا بلکہ

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

تو دنیا میں ہو گا تو    محافظ میں

تو قبر انور میں ہو گا تو    محافظ میں

## سلطان نورالدین زنگی کا واقعہ

گرامی حضرات! حضرت سلطان نورالدین زنگی علیہ الرحمت کا دور سلطنت تھا۔ عیسائیوں نے سازش تیار کی کہ نبی کریم علیہ السلام کو ان کے مرقد منورہ اور گنبد خضریٰ سے نکال لیا جائے۔ علامہ الحاج عباس کرارہ مصری اپنی کتاب تاریخ حرمین میں لکھتے ہیں کہ

''۵۵۷ھ کی بات ہے کہ سلطان نورالدین محمود بن زنگی ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے دو سرخ رنگ کے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

''مجھے ان سے بچاؤ''

دوبارہ پھر آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا پھر مذکورہ آدمیوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا'' مجھے ان سے بچاؤ'' پھر تیسری مرتبہ زیارت ہوئی اور سابقہ بات کو پھر دہرایا۔

اس نے اسی وقت اپنے وزیر کو بلا کر تمام ماجرا سنایا۔ پھر انہوں نے مدینہ منورہ پہنچنے کیلئے کچھ سامان سفر لیا اور تیز رفتار سواریوں پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف گامزن ہوئے یہ کل بیس آدمی تھے شاہی خزانہ کا کافی مال و دولت ان کے پاس تھا سولہ دن میں تمام سفر طے کر کے مدینہ منورہ پہنچے وہاں جا کر مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھا پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام اہل مدینہ میرے پاس حاضر ہوں اور مال و دولت لے جائیں چنانچہ لوگ جوق در جوق آنے لگے ہر ایک آدمی اپنا نام لکھواتا اور شاہ سے کچھ مال لے کر چلا جاتا۔

بادشاہ ہر انسان کے چہرے کے خدوخال بنظر غائر دیکھتا تھا حتیٰ کہ تمام اہل مدینہ بادشاہ کا انعام لے کر واپس چلے گئے لیکن ان آدمیوں کی سراغ رسانی نہ ہو سکی۔

پھر بادشاہ نے پوچھا کوئی باقی تو نہیں رہ گیا۔

لوگوں نے جواب دیا کہ اہل مدینہ تو تمام آ چکے ہیں ہاں البتہ شہر سے باہر دو آدمی



رہتے ہیں وہ نہیں آئے۔

نہایت صالح اور پاک طینت انسان ہیں وہ کسی مغربی علاقہ کے رہنے والے ہیں ہر آنے والے کو صدقہ خیرات کرتے ہیں ان کے متعلق تو کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔

شاہ نے ان کو بلانے کا حکم دیا چنانچہ وہ ان دونوں کو لے کر بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے پوچھا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

انہوں نے جواب دیا ہم شہر سے باہر ایک جگہ پر سکونت پذیر ہیں۔

بادشاہ ان کو ساتھ لے کر ان کی قیام گاہ پر گیا وہاں جا کر دیکھا کہ بس دو خیمے ہیں ان میں کچھ کتابیں پڑی ہیں اور کچھ سیم و زر کی تھیلیاں ہیں اہل مدینہ نے ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے اور کہا کہ یہ تو فرشتہ صفت انسان ہیں لیکن بادشاہ کی متجسانہ نگاہیں مطمئن نہ ہوئیں بلکہ جستجو جاری رکھی۔

اچانک بادشاہ کو ایک چٹائی پڑی دکھائی دی اس نے اسے اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے نیچے ایک سرنگ ہے جو حجرہ شریف کی جانب کھودی ہوئی ہے یہ ماجرا دیکھ کر لوگ کانپ اٹھے بادشاہ نے ان سے کہا سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے مگر انہوں نے کچھ نہ بتایا بالآخر جلاد کو حکم دیا کہ انہیں سختی سے مارا پیٹا جائے۔

چنانچہ انہوں نے مار پٹائی کے بعد اپنی مذموم حرکت کا اعتراف کیا اور بتایا کہ ہم تو عیسائی ہیں ہم نے فرضی طور پر مسلمانوں کا روپ دھارا ہوا ہے ہمیں ایک عیسائی بادشاہ نے یہاں بھیجا ہے چنانچہ ہم حج کا بہانہ بنا کر حاجیوں کے ایک گروہ کے ساتھ یہاں پہنچے ہیں ہمیں کافی مال و دولت دیا گیا تا کہ ہم کسی مکر و فریب سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارک تک پہنچ جائیں اور آپ کے جسد اطہر کو وہاں سے اٹھا لیں اسی لئے ہم مدینہ کے قرب و جوار میں سکونت پذیر ہیں پھر ہم نے رات کے اندھیرے میں سرنگ کی کھدائی کا کام شروع کر دیا۔

ہمارے پاس چمڑے کے دو تھیلے تھے سرنگ کی کھدائی سے جو مٹی نکلتی تھی وہ ان تھیلوں میں ڈال کر جنت البقیع کی زیارت کے بہانے وہاں جا کر پھینک دیتے تھے جب ہماری سرنگ حجرہ شریف کے بالکل قریب پہنچ گئی تو بادل زور سے گرجا اور بجلی کوندی اور عظیم بھونچال آ گیا۔

اسی رات صبح کو بادشاہ وہاں پہنچا۔

ان کی باتیں سن کر بادشاہ زاروزار رونے لگا اور حکم دیا کہ ان کی گردنیں اڑا دی جائیں چنانچہ حجرہ شریف کے ساتھ جو جنگلہ تھا اس کے پاس ان کو قتل کیا گیا۔

مطری کی روایت کے مطابق مارنے کے بعد ان کی لاشیں جلا دی گئیں پھر شاہ صاحب نے حکم دیا کہ سکہ لاؤ اور حجرہ شریف کے چاروں طرف تحت الثریٰ تک خندق کھودنے کا حکم دیا پھر سکہ ڈھال کر اس میں ڈالا گیا اور اس سے خندق بھر دی گئی تو اب زمین کی پشت سے لے کر پانی تک سکہ کی دیوار بنی ہوئی ہے جو ایک نہایت مضبوط دیوار ہے۔

(تاریخ حرمین مصنف عباس کرارہ مصری مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور ص ۱۶۴۔۱۶۵۔۱۶۶۔۱۶۷ خلاصۃ الوفا ص ۳۱۴)

## اس واقعہ سے معلوم ہوا

گرامی حضرات! آپ نے حوالہ سماع فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ

۱- نبی اکرم علیہ السلام اپنی مرقد منورہ میں اس چیز کو ملاحظہ فرما رہے ہیں جو چوری چھپے (سازش) تیار کی گئی اور کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا۔

۲- یہودیوں اور عیسائیوں کو کس طرح داڑھیاں رکھوا کر مولویت کی شکل میں بھیجا گیا۔

ویسے تو ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مصطفیٰ پیارے کے مدینہ منورہ کی نیت کر کے سفر کرنا شرک ہے لیکن جب حضور علیہ السلام کی گستاخی کرنا مقصود ہو تو شکلیں بدل کر حج کے بہانہ سے جانا ان مولویوں کا طریقہ ہے۔



۳- ایسے لوگوں کی داڑھیوں اور اعمال صالحہ کا کوئی اعتبار نہیں۔

۴- ایسے لوگوں کو قتل کر کے لاشیں جلا دینی چاہئیں اور یہ کام سلطان نورالدین زنگی نے کیا۔

۵- پرانے عقائد کے مطابق سرکار کے روضہ منورہ کی حاضری اور صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز ہے۔

۶- اللہ کریم نے اپنا وعدہ پورا فرماتے ہوئے اپنے محبوب کو بچایا بادل گرجے اور بجلی کوندی فرمایا کہ

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

اور اللہ آپ کو محفوظ رکھے گا لوگوں (کے شر) سے

## ایک اور واقعہ

گرامی حضرات! ایک اور واقعہ سماع فرمائیں۔

ولید بن عبدالملک کے دور کا واقعہ ہے مسجد نبوی کی تعمیر جاری تھی تو ان دنوں میں سے ایک دن کا واقعہ ہے کہ مسلمان معمار آرام کرنے کیلئے مسجد سے باہر بیٹھ گئے اور صرف چند عیسائی معمار مسجد میں رہ گئے۔ ان میں سے ایک خبیث کہنے لگا کہ میں مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کرتا ہوں اس کے ساتھیوں نے اسے روکا اور کہا یہ نامناسب بات ہے کہ ہم مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کریں لیکن وہ خبیث اپنی ضد پر اڑا رہا اور اپنے ناپاک عزم سے باز نہ آیا۔

چنانچہ جب اس نے قبر پر آنے کا ارادہ کیا تو اسے غیبی طاقت نے ٹانگوں سے پکڑ کر سر کے بل الٹا کر زمین پر پھینک دیا جس سے اس کا دماغ پھٹ گیا اور ہلاک ہو گیا اس واقعہ کو دیکھ کر باقی کے عیسائی مسلمان ہو گئے۔

(وفاء الوفا جلد دوم ص ۵۱۹ تاریخ حرمین جلد دوم ۱۷۰۔۱۷۱)

اگر سر اقدس نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو زمین میں دھنسا دیا جائے

اگر عیسائی مولوی سرنگ حجرہ مقدس تک لے جائیں تو — بادل گرجے بجلی کوندے
اگر کوئی قبر نبی کی بے حرمتی کا ارادہ کرے تو — الٹا گرا کر دماغ پھاڑ دیا جائے

وعدہ جو ہے کہ

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

تو جو محبوب اللہ کی حفاظت میں ہو — وہ پیغام رسانی میں پیچھے نہیں رہ سکتا

## رافضیوں کے مفروضے

گرامی حضرات! بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس مقام پر حضرت مولا علی کی خلافت کا بیان ہے کہ اس کا اعلان فرما دیجئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے پیغام نہیں پہنچایا اور اگر آپ کو ان لوگوں کا خوف ہے کہ جو نقصان پہنچائیں گے تو مت خوف کریں اللہ آپ کو محفوظ رکھے گا۔

## فقیر کا جواب

فقیر کہتا ہے

سب سے پہلے ہے — توحید
توحید کے بعد ہے — رسالت
رسالت کے بعد ہے — نبوت
نبوت کے بعد ہے — خلافت

جب سارا مکہ دشمن تھا تو محبوب نے بلا خوف وخطر اعلان توحید تو فرما دیا جب اپنے بیگانے جانی دشمن تھے تو محبوب نے اعلان نبوت ورسالت تو فرما دیا۔

اور اب جبکہ ایک لاکھ کئی ہزار صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجتماع ساتھ تھا تو خلافت علی کا اعلان فرمانے سے ڈرتے رہے؟ (معاذ اللہ)

بدیں عقل و دانش بباید گریست
خرد کو جنوں کہہ دیا جنوں کو خرد



جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

جب اللہ تعالیٰ اعلان توحید کرواتے ہوئے محبوب کا محافظ خود تھا
جب اللہ تعالیٰ اعلان رسالت ونبوت کرواتے ہوئے نبوت محبوب کا محافظ آپ تھا
وہی اللہ اعلان خلافت بھی کروا دیتا تو محبوب کا محافظ خود ہی تھا

مگر اعلان خلافت علی کرنے کا نہ حکم تھا نہ سرکار نے فرمایا تھا نہ ہوا تھا لہٰذا یہ مفہوم قطعاً منشائے الٰہی اور اس آیت قرآنی کے خلاف ہے کہ اس آیت کے ان جملوں سے مراد خلافت علی کا اعلان ہے۔

اگر خلافت حیدری کا اعلان مقصود ہوتا تو میرے آقا کبھی بھی اس سے نہ رکتے اور یہ اعلان ضرور فرماتے...... خلافت کا اعلان نہ تھا ہاں ولایت علی کا اعلان ضرور اس حج کے موقع پر مقام غدیر خم پر فرمایا جس پر سینکڑوں کتب کے حوالہ جات شاہد ہیں کہ اس حجۃ الوداع کے موقع پر مقام غدیر خم پر ایک لاکھ کئی ہزار صحابہ کے اجتماع میں اونٹوں کا پالان بنا کر علی المرتضیٰ کا بازو لہرا کا سرکار ابد قرار علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا تھا اس کا علی مولا ہے

اس حدیث کی تشریح اور حوالہ جات اسرار خطابات جلد سوم ص ۲۶۳ تا ص ۲۸۰ مطبوعہ فیصل آباد اور جلد ششم ص ۲۶۵ تا ۲۷۸ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور میں ملاحظہ فرمائیں۔

تو اگر حضرت علی کی ولایت کا اعلان ہو سکتا ہے تو پھر خلافت کا کیوں نہیں ہو سکتا تھا؟

کیا جن دشمنوں کے شر کا اعلان خلافت پہ خطرہ تھا انہی کے اس شر کا اعلان ولایت پہ خطرہ نہ تھا؟

لہٰذا یہ سب رافضی لوگوں کے مفروضے ہیں ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

## اللہ تعالیٰ جانتا تھا

گرامی حضرات! اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ بے ہدایت اور گمراہ لوگ اس قسم کی باتیں کریں گے اور پھر کرتے ہی چلے جائیں گے اور ہدایت کا نور ان کی آنکھوں کا مقدر نہ بنے گا اسی لئے فرمایا کہ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (پ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

بے شک اللہ تعالیٰ قوم کفار کو ہدایت نہیں فرماتا۔

اور دوسری طرف اللہ جانتا تھا کہ بعض لوگ کہیں گے کہ ہدایت صرف اللہ ہی دیتا ہے نبی نہیں دے سکتا ان کو بھی متنبہ فرما دیا کہ

''جسے میں نے ہدایت نہ دی ہو اُسے میرا حبیب بھی نہیں دیتا''

تو کیا تم یہ بھی کہو گے کہ اللہ ہدایت نہیں دے سکتا؟

نہیں ہرگز ایسا نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ

''میں جسے ہدایت دیتا ہوں اپنے نبی کے ذریعہ دیتا ہوں؟

تو مانو کہ ہدایت میں بھی دیتا ہوں اور میرا محبوب بھی دیتا ہے۔

اسی لئے فرمایا کہ

بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

پہنچایئے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا آپ کے رب کی طرف سے

ثابت ہوا

حضور وہی کچھ پہنچاتے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا

اگر رب کی طرف سے ہدایت نازل کی گئی ہے تو حضور وہی ہدایت عطا فرماتے (پہنچاتے) ہیں



## نازل کیا گیا ہے؟

اب سوال یہ ہے کہ نازل کیا کیا گیا ہے؟

ظاہر ہے قرآن کریم ہی نازل کیا گیا ہے اور قرآن کی سورۃ بقرہ میں پہلی آیت نے بتایا کہ قرآن سرچشمہ ہدایت ہے فرمایا

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (پ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲)

وہ کتاب جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہدایت ہے متقین کیلئے

اللہ...... رسول...... کتاب ہدایت ہے متقیوں کیلئے اور قوم کافرین کیلئے فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

# تشریح لفظ نبی

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ۝ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا - صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

## درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

## آیت کریمہ کا ترجمہ

صاحب صدر، مہمانان گرامی قدر، سامعین ذی احترام آج کی اس محفل پاک میں لفظ نبی کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ عرض کرنے کی سعی جمیل کروں گا اللہ تعالیٰ مجھے صحیح بیان کرنے اور اس کے بعد ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین ثم آمین) پہلے آیت کریمہ کا ترجمہ سنئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے



یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر)

اے غیب کی خبریں دینے والے بے شک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا

## النبی

حضرات گرامی! اس آیت کریمہ میں ایک لفظ ہے النبی جس کا ترجمہ میں نے کیا ہے "غیب کی خبریں دینے والے" آئیے اب دیکھیں کہ کیا واقعی یہ ترجمہ ہی اس لفظ کا ہے؟ یا نہیں کیونکہ اگر اس لفظ کا ترجمہ نہ کیا جائے تو یہ کلام اللہ سے زیادتی ہوگی کہ سوائے اس لفظ کے ہر لفظ کا ترجمہ ہو جائے گا اور کچھ اس قسم کا رویہ ہی قرآن پاک کے ساتھ آج کل کے ماڈرن مترجمین نے کیا ہے۔

## ہر لفظ کا ترجمہ کرتے ہیں سوائے نبی کے

ذرا توجہ فرمائیے کہ ان ترجمہ کرنے والوں نے ہر لفظ کا ترجمہ کیا سوائے اَلنَّبِیُّ کے

| | |
|---|---|
| یٰۤاَیُّهَا کا ترجمہ | اے |
| اَلنَّبِیُّ کا ترجمہ | نبی |
| اِنَّاۤ کا ترجمہ | بے شک ہم نے |
| اَرْسَلْنٰكَ کا ترجمہ | آپ کو بھیجا |
| شَاهِدًا کا ترجمہ | گواہ بنا کر |

ان سے پوچھئے کہ لفظ لفظ کا ترجمہ کرتے ہو النبی کے سوا اور اس کا ترجمہ نبی ہی کرتے ہو؟

آخر کیوں؟ لفظ النبی کا ترجمہ کیوں نہیں کرتے ہو؟

## ترجمہ کنز الایمان کی انفرادیت

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اس لفظ کا ترجمہ بھی فرمایا کہ "اے غیب کی خبریں دینے والے" اسی لئے میں نے ترجمہ کرتے وقت اعلیٰ حضرت کا ترجمہ کنز الایمان سامنے رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔

## نبا کا ترجمہ خبر دینا آیت نمبر ۱

گرامی حضرات آیئے معلوم کریں کہ کیا یہ ترجمہ صحیح ہے؟

سب سے پہلے قرآن سے ہی سوال کریں کہ اس لفظ کا کیا ترجمہ ہے تو قرآن کریم میں ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے کہ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ (پ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲۷)

اور آپ پڑھ سنائیے انہیں خبر دو فرزندان آدم کی ٹھیک ٹھیک

اس مقام پر ہر مترجم نے نبأ کا ترجمہ خبر کیا ہے

## آیت نمبر ۲

اسی طرح تیسویں پارے کی پہلی آیات کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

(پ۳۰ سورۃ النبأ آیت نمبر ۱۔۲۔۳)

کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں؟ وہ بڑی خبر جس میں وہ کئی طرف ہو رہے ہیں۔(ترجمہ شاہ عبدالقادر)

## آیت نمبر ۳

ایسے ہی ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۴)

یہ خبریں غیب کی ہیں ہم بھیجتے ہیں تجھ کو (ترجمہ شاہ عبدالقادر دیوبندی)

## آیت نمبر ۴

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

اور میں خبر دیتا ہوں تمہیں جو کھا کر آؤ اور رکھ آؤ اپنے گھروں میں



ان چاروں مقامات سے پتہ چلا کہ نبأ کا معنی ہے خبر دینا اور نبی کا معنی ہے دینے والا اصطلاح شریعت میں غیب کی خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں جیسا کہ پیش کردہ آیت نمبر ۳ میں لفظ انباء الغیب سے ظاہر ہے۔

## ایک اعتراض

اب کوئی شخص بھی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ خبریں تو ریڈیو ٹی وی اور ڈش پر بھی دن رات دی جاتی ہیں تو کیا ریڈیو ٹی وی ڈش وغیرہ بھی پھر نبی ہو گئے؟ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

## اس کا جواب

تو جواب یہ ہے کہ ایک تو یہ اس اصطلاح شریعت میں نہیں آتے جو نبی کیلئے خاص ہے دوسرے یہ تو فرش کی خبریں دے سکتے ہیں اور بس مگر نبی فرش پر بیٹھ کر عرش کی خبریں دیتے ہیں ایک عاشق رسول نے کیا خوب کہا کہ

اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب نبی جو
اَللّٰہُ اَللّٰہ    اَللّٰہُ ھُوْ    لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

## جب نہ خدا ہی چھپا

اور میرے آقا علیہ السلام نے تو اس غیب کی خبر دی جسے آج تک کوئی نہیں دیکھ سکا اور نہ قیامت تک دیکھ سکے گا وہ غیب الغیب خود ذات باری تعالیٰ ہے جسے اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرما کر حضور علیہ السلام نے اس کی خبر دی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

## یہ ترجمہ بالکل درست ہے

تو ارشاد فرمایا یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے غیب کی خبریں دینے والے اور یہ ترجمہ بالکل درست ہے احادیث کی کتب میں اس کی تائید و تصدیق موجود ہے میرے آقا علیہ السلام کی مبارک نظریں تو نیچی ہوتیں مگر خبریں تمام کائنات کی معلوم ہوتیں۔

اک ماہ مدن گورا سا بدن دکھا کے پھبن لوٹ لیا مورا تن من دھن

اور...... نیچی نظریں کل کی خبریں...... میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

اگر عرش پر ہوں تو فرش کی خبریں معلوم

اگر فرش پر ہوں تو عرش کی خبریں معلوم

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

سرِ عرش سے ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

## عرش و فرش کی خبریں رکھنے والا

نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ[1] سے فرمایا کہ میں

[1] جامع الترمذی میں ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِي الخ

(جامع الترمذی جلد دوم ص ۲۰۹)

صبح ہوئی تو نبی کریم علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے بلال وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے تو جنت میں مجھ سے پہلے چلا گیا میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو تیری آہٹ کو اپنے آگے میں نے سماع فرمایا الخ

ملاحظہ ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ الخ

جو اللہ سے جنت کا سوال تین مرتبہ کرے تو جنت کہتی ہے یا اللہ اسے جنت میں داخل فرما تو اس سے پتہ چلا حضور فرش پر جنت کی آواز سماع فرماتے ہیں۔



نے جنت میں تیرے قدموں کی آہٹ کو سنا ہے...... جنت میں فرش کی خبر رکھنے والے نبی نے حضرت بلال کو یہ خبر دے کر میرے اور تمام اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی تائید فرمادی کہ اگر آقا عرش پر ہوں تو فرش کی خبر رکھتے ہیں اور پھر نماز پڑھاتے ہوئے آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹے تو فرمایا کہ میں نے اپنے اس مقام سے جنت و جہنم کا ملاحظہ و مشاہدہ فرمایا تو اس عقیدہ پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ میرے حبیب فرش پر عرش کی خبر رکھتے ہیں۔

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

## مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنَ کی خبر

حضرات محترم! اسی طرح میرے نبی علیہ السلام جو کچھ پہلے ہو چکا اس کی اور جو آئندہ ہونے والا ہے اس کی خبر بھی بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبِاِعْلَامِهٖ رکھتے ہیں اور یہ عقیدہ دیوبندی مکتبِ فکر کے مولانا شبیر احمد عثمانی نے بھی ارقام فرمایا ہے ملاحظہ ہو ان کی تفسیر عثمانی آیت کریمہ

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پ۳۰ سورۃ التکویر آیت نمبر)

اور وہ (پیغمبر) غیب بتانے پر بخیل نہیں ہے۔

کے حاشیہ میں عثمانی صاحب لکھتے ہیں

"یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے خواہ ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے"

ابھی ماضی کہتے ہیں گزشتہ زمانے کو اور مستقبل کہتے ہیں آئندہ زمانے کو گزشتہ زمانہ کا تعلق مَا كَانَ سے ہے اور مستقبل کا مَا يَكُوْنُ سے تو گویا کہ فی الحقیقت ممدوح دیوبند مولانا عثمانی نے سرکار علیہ السلام کا علم ما کان اور مایکون تحریر فرما دیا جو آج کل کے ماڈرن مولویوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔

## اگر حضور علیہ السلام کو نبی تسلیم کرتے ہو

گرامی قدر حضرات! مخالفین علم مصطفیٰ یہ بڑی ڈھٹائی سے حضور علیہ السلام کو نبی

بھی تسلیم کرتے ہیں اور آپ کے مطلع علی الغیب باعلام اللہ ہونے کا انکار بھی کرتے ہیں
فقیر حیران ہے کہ

اگر میرے آقا کو نبی تسلیم کرتے ہو تو آپکے مطلع علی الغیب ہونے کا انکار کیوں؟
اگر اطلاع علی الغیب کے منکر بھی ہو تو آپ کو نبی تسلیم کرنا کیسا؟

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

یہ لوگ اکثر کہا کرتے ہیں کہ دیکھئے جی یہ کتنی معتبر روایت میں ہے کہ لڑکیاں حضور علیہ السلام کے سامنے کچھ گا رہی تھیں کیونکہ حضور علیہ السلام کی آمد کی خوشی کا موقع تھا تو ان لڑکیوں نے گاتے ہوئے ایک مصرعہ بولا کہ ''ہم میں وہ نبی موجود ہیں جو کل کی خبریں دیتے ہیں'' تو حضور علیہ السلام نے ان کو منع فرمادیا کہ ایسا نہ کہو اگر یہ عقیدہ درست ہوتا تو نبی کریم علیہ السلام لڑکیوں کو اس سے منع کیوں فرماتے؟

بھلا ان عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ گانے بجانے میں عقیدہ کا کیا کام؟

نبی کریم علیہ السلام نے اسی لئے تو منع فرمایا کہ لہو ولعب میں عقیدے کی بات نہ کرو اور اگر کھیلنا گانا بجانا ہی ہے تو اس میں عقیدہ بیان کرنا ہرگز مناسب نہیں عقیدہ کا بیان کرنا ہے تو کھیل کود گانا بجانا موقوف کرو اور ماحول ایسا بناؤ کہ جو عقیدہ بیان کرنے کیلئے موزوں ہوتا کہ توجہ سے بیان بھی ہو اور سنا بھیجائے۔ اگر بات ایسی ہوتی جیسے یار لوگ سمجھے تو پھر نبی کریم علیہ السلام جس بات سے منع فرمائیں دوسرے وقت میں اسی بات کو خود معرض وجود میں لائیں یہ ذات نبوت سے کیا ممکن ہے اور کیا فرامین رسالت مآب میں تضاد ہو سکتا ہے؟

## کل کی بات کا علم

گرامی حضرات! لڑکیوں کو تو حضور علیہ السلام اس عقیدہ سے منع فرمائیں اور خود خیبر کے موقع پر ارشاد فرمایا جائے کہ



لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يَفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ

(بخاری شریف جلد نمبر ا ص ۴۲۲)

البتہ ضرور بالضرور کل میں اسے جھنڈا عطا کروں گا جس کے ہاتھوں پر فتح ہو جائے گی۔

فرمایا غدا کل دوں گا

اگر کل کی بات نہیں جانتے تو خصوصاً لفظ غدا کیوں فرمایا؟

وہاں لڑکیوں کو اس عقیدہ سے روکا
خیبر میں خود اس عقیدہ کو واضح فرمایا

تو پتہ چل گیا کہ روکنے کی وجہ کیا تھی؟

وجہ یہ نہیں تھی کہ یہ عقیدہ رکھنا غلط ہے بلکہ یہ وجہ تھی کہ عقیدہ کا اظہار مناسب مقام پر ہونا چاہئے نہ کہ کھیل کود یا گانے بجانے میں

## صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

گرامی سامعین! چلیے نبی کریم علیہ السلام نے اگر ارشاد فرمادیا تھا کہ کل میں جھنڈا اسے دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی تو صحابہ ہی عرض کر دیتے حضور آپ کل کی بات کیسے جانتے ہیں؟

مگر بخاری کے اندر اسی حوالہ کو بار بار پڑھیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرز عمل کیا تھا ملاحظہ ہو۔

فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ

(بخاری جلد اول ص ۴۲۲)

لوگوں نے یہ سوچتے ہوئے رات گزاری کہ دیکھیں صبح کسے جھنڈا ملتا ہے اور تمام اس کی تمنا رکھتے تھے تمام صحابہ چاہتے تھے کہ جھنڈا انہیں دیا جائے

کیوں؟

اسی لئے کہ ان کا عقیدہ تھا نبی کریم نے فرمادیا ہے کل میں جسے جھنڈا عطا کروں گا اس کے ہاتھوں پہ خیبر فتح ہوگا۔

اب سورج مشرق کی بجائے مغرب کی طرف سے طلوع ہو سکتا ہے مگر فرمانِ رسول غلط نہیں ہو سکتا۔

کل جھنڈا جسے بھی ملے فتح یقینی ہے اس لئے ہر کوئی (صحابی) یہ چاہتے تھے کہ جھنڈا مجھے ملے اور اگلے دن جھنڈا مولائے کائنات کو دیا گیا اور خیبر فتح ہو گیا۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
جو ہونے والی تھی آخر وہ بات ہو کے رہی
کہا جو رات کو دن تو دن نکل آیا
کہا جو دن کو رات تو رات ہو کے رہی۔

## گزشتہ و آئندہ زمانہ کی خبریں

حضرات محترم! ملاحظہ ہو حدیث پاک جس میں سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام ماکان اور مایکون کی خبریں ارشاد فرما رہے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں اور جامع الترمذی میں یہ حدیث پاک موجود ہے ارشاد نبوی ہے کہ

تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَوْ اِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلُ ذٰلِكَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۸۹ سطر نمبر ۱)

## دوسری روایت

یہودی اکہتر فرقوں میں بٹ گئے یا بہتر میں اسی طرح نصرانی (بھی بٹ گئے) اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

اور دوسری حدیث جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں



ملاحظہ ہو فرمایا:

اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۸۹ سطر نمبر ۵-۶)

بے شک بنی اسرائیل بہتر ملتوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر ملتوں میں بٹ جائے گی ہر ملت جہنمی ہوگی سوائے ایک کے (وہ جنتی ہوگی) صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوں گے۔

گرامی سامعین غور کیجئے۔

۱- یہود و نصاریٰ کے اکہتر یا بہتر فرقوں کی خبر دینا علم ماضی ہے۔

۲- اپنی امت کے تہتر فرقوں کی خبر دینا علم مستقبل ہے۔

۳- ان میں سے صرف ایک کا جنتی ہونے کی خبر دینا اور باقیوں کے جہنمی ہونے کی علم قیامت اور علم اہل بہشت اور علم اہل نار ہے۔

## وہ اہلسنّت و جماعت ہوں گے

بلکہ ایک اور روایت میں اس جنتی گروہ کے نام کی خبر فرمادی ملاحظہ ہو علامہ عبدالکریم شہرستانی فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا

هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ (الملل والنحل)

وہ اہلسنّت و جماعت ہوں گے۔

اور سابقہ حدیث سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ ہے سنت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے جماعت فرمایا کہ جنتی وہ ہی ملت ہوگی جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی یعنی اہلسنّت و جماعت ہوگی۔ اہلسنّت و جماعت ہی حضور

علیہ السلام کو مطلع علی الغیب مانتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے نبی ہونے پر یقیناً انہیں کا
ایمان ہے اس لئے تاجدار اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمت نے ترجمہ
یوں فرمایا کہ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اے غیب کی خبریں دینے والے

اگر حضور غیب کی خبروں پر مطلع ہیں تو یہ خبریں دیتے ہیں لیکن منکرین کہتے ہیں کہ
مطلع ہی نہیں کیونکہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا اگر مطلع فرمادے تو مخلوق اس
کے علم میں شریک ہوگی اور اس طرح یہ شرک ہوجائے گا حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ
اللہ تعالیٰ غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا

## مولویو! آیت پوری پڑھو

فقیر کہتا ہے...... مولویو! چوہوں کی طرح آیات نہ کاٹو جس طرح وہ بوریاں کترتا
ہے خدا کا خوف کرو اور پوری آیت پڑھو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ
مَنْ یَّشَآءُ

اللہ تعالیٰ کسی کو غیب پر مطلع نہیں فرماتا ہاں رسولوں میں سے جس کو چاہے
اس کو چن لیتا ہے۔

اعلیٰ حضرت ترجمہ فرماتے ہیں۔

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا
ہے جسے چاہے اپنے رسولوں سے۔ اسی آیت کے حاشیہ میں محشی قرآن صدر الافاضل
حضرت مولانا علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمت رقم فرماتے ہیں کہ

''تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ
وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت



آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے
علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں''؟

(حاشیہ خزائن العرفان علی ترجمہ کنز الایمان ماتحت آیت مذکورہ)

## احادیث مبارکہ

لہٰذا نبی کا معنی ہوا ''غیب کی خبریں دینے والا'' اب اس کے اثبات میں مزید
احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں ملاحظہ ہو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔

## پہلی حدیث پاک

آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان المبارک کی زکوٰۃ
یعنی فطرانہ کے مال پر محافظ مقرر فرمایا تو میں (رات کو) اس کی حفاظت پر مامور تھا کہ ایک
آنے والا آیا اور اس نے اس مال (کھجوروں) سے لپ بھرنی چاہی تو میں نے اسے پکڑ
لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں البتہ ضرور پیش کروں گا۔
اس نے کہا میں محتاج ہوں اور کثیر العیال ہوں اور شدید حاجت مند فرماتے ہیں کہ
میں نے اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو (میں حاضر بارگاہ نبوت ہوا تو) آپ نے فرمایا اے
ابوہریرہ گزشتہ رات تمہارے چور نے کیا کیا۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اپنی کثیر العیالی اور شدید حاجت کی شکایت کرتا تھا
مجھے اس پر رحم آگیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا تو آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا پس میں نے یقین کرلیا کہ
وہ ضرور (آج پھر) آئے گا واسطے فرمان رسول علیہ السلام کے

## غور فرمایئے

غور فرمایئے...... سامعین حضرات!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر ابھی رات کا واقعہ بیان نہیں فرماتے سرکار علیہ السلام اس سے قبل ہی فرماتے ہیں ''اے ابو ہریرہ مَافَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ کیا کیا آپ کے رات والے چور نے---

حضرت ابو ہریرہ نے یہ عرض نہیں کیا کہ آپ کو کیسے خبر ہو گئی؟

ادھر سرکار نے فرمایا وَسَیَعُوْدُ اے ابو ہریرہ آج وہ چور پھر آئے گا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں کہا آپ کو کیا معلوم کہ آج کیا ہو گا؟ کیونکہ وہ صحابی رسول تھے اور ان کا عقیدہ تھا حضور علیہ السلام گزشتہ کل کو بھی جانتے ہیں اور آئندہ کل کیا ہو گا یہ بھی سرکار کو معلوم ہے مگر آج کا وہابی اس کے برعکس کہتا ہے کہ حضور کو نہ گزشتہ کا علم ہے نہ آئندہ کا سامعین بتائیے!

## صحابی کا عقیدہ درست ہے یا وہابی کا

سرکار علیہ السلام نے فرمایا جنتی ملت وہ ہو گی جو میرے صحابہ کے طریقہ پر ہو گی تو پھر آج کون ہے جو صحابی کے عقیدہ کے مطابق سرکار کو عالم بالغیب باذن اللہ مانتے ہیں یقیناً وہی جنتی ہیں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ آج وہ چور پھر آئے گا کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرما دیا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی تاک میں تھے کہ وہ پھر آیا اور لپ بھرنے لگا فرماتے ہیں کہ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے (آج تو) ضرور حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے جاؤں گا۔

اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں اور صاحب عیال ہوں میں پھر نہیں آؤں گا مجھے رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا صبح جب دربار ختم نبوت میں حاضر ہوا تو سرکار نے پھر اسی طرح فرمایا حسب سابق میں نے پھر وہی جواب دیا تو فرمایا کہ آج وہ پھر آئے گا مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا چنانچہ میں منتظر تھا کہ وہ آ گیا اور لپ بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا آج تو تیسری مرتبہ آیا ہے جبکہ تو کہتا تھا کہ میں اب نہیں آؤں گا اور تو پھر آ گیا ہے لہٰذا میں آج تجھے ضرور حضور کے پاس لے جاؤں گا۔



اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ آپ سوتے وقت جب اپنے بستر پر جائیں تو وہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے آپ کو نفع دے گا پس اس نے آیت الکرسی پڑھی اور پوری آیت حی القیوم سے آگے تک (پڑھ کر کہا) کہ جب کہ آپ یہ پڑھ کر سوئیں گے تو جب تک سوتے رہیں گے اللہ آپ کا ایک محافظ مقرر فرما دے گا اور صبح تک آپ کے قریب شیطان نہ آئے گا پس میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو (میں حاضر بارگاہ رسالت ہوا) سرکار نے فرمایا رات آپ کے چور نے کیا کیا میں نے عرض کیا اس نے مجھے ایسے کلمات سکھائے جن کی بدولت اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔ فرمایا ''ہے جھوٹا مگر بات سچی کر گیا'' (اے ابو ہریرہ) جانتے ہو تین دن تک تم کس سے مخاطب ہوتے رہے عرض کیا نہیں فرمایا وہ شیطان تھا اسے بخاری نے روایت کیا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۵)

## ہے شیطان سکھاتا ہے وظیفے

حضرات گرامی!

حیران آپ بھی ہوں گے اور یقیناً حضرت ابو ہریرہ بھی کہ عجیب بات ہے کہ ''ہے شیطان اور سکھاتا ہے وظیفہ'' تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو شیطان سے بھی تبلیغ کا کام لے لیتا ہے۔ ہوتا ہے شیطان اور

گلی گلی میں

قریہ قریہ میں

گاؤں گاؤں میں

شہر شہر میں

بستر اٹھائے

کندھے پہ سجائے

تبلیغ کرتا پھرتا ہے

**مگر پھر بھی شیطان کا شیطان**

کیونکہ اس کا عقیدہ درست نہیں وہ اللہ کے محبوب کو اپنے سے کمتر سمجھتا ہے اپنے آپ کو تو وہ آدم سے بہتر سمجھتا ہے اور کہتا ہے انا خیر منہ میں اس سے بہتر ہوں۔

ایسے ہی یہ شیطان کے شاگرد
تبلیغ کرتے ہیں
وظیفے پڑھتے پڑھاتے ہیں
نمازی روزے دار حاجی تو ہوتے ہیں مگر ہیں وہی

کیونکہ اپنے آپ کو تو عالم کہتے ہیں کہلواتے ہیں مگر حضور علیہ السلام کو لاعلم کہتے ہیں اور معاذ اللہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کو تو "دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

اور ان کا ایمان ہے کہ حضور کو عالم غیب کہنے والے مشرک ہیں۔

مگر صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار علیہ السلام کو کل گزشتہ اور آئندہ کا عالم سمجھا اسی لئے تو یقین رکھا کہ وہ چور کل بھی آیا تھا اور آج بھی ضرور آئے گا اور ایسا ہرگز نہ کہا کہ آپ کو کیا معلوم کہ وہ آیا تھا یا آج پھر آئے گا جیسا کہ یہ شاتمان رسالت کہا کرتے ہیں کہ

"اگر علم ہوتا تو ایسے کیوں ہوتا"
"اگر علم ہوتا تو آپ یوں کیوں فرماتے"

صحابہ کرام تو بے چون وچرا سرکار علیہ السلام کے کمالات کے قائل تھے۔ اہلسنت و جماعت بھی بغیر کسی جرح وقدح کے اپنے آقا کے تمام فضائل ومحامد کو برحق تسلیم کرتے ہیں اور یہ اہلسنّت کا طرہ امتیاز ہے اسی لئے ان کا ترجمہ القرآن ایک علیحدہ اور امتیازی حیثیت کا حامل ہے اور انہوں نے لفظ نبی کا ترجمہ کیا "غیب کی خبریں دینے والے"

## دوسری حدیث پاک

ملاحظہ ہو دوسری حدیث پاک اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث کو امام ترمذی



علیہ الرحمت نے جس باب میں نقل کیا ہے اس باب کا نام ہی یہ رکھا۔

بَابُ مَا اَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَہٗ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (جامع الترمذی المجلد الثانی ص ۴۴)

باب اس کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ حدیث نبی علیہ السلام کے علم مایکون الی یوم القیامت کے قائل تھے یہ نئے فرقے پیدا ہوئے جو اس کا انکار کرتے ہیں۔

گرامی حضرات! حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ہمیں نماز عصر پڑھائی اور

ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِہٖ حَفِظَہٗ مِنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مِنْ نَسِیَہٗ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۴۲)

پھر سرکار قیام فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے پس آپ نے قیام قیامت تک ایسی کوئی شے نہ چھوڑی جس کی ہمیں خبر نہ دی ہو یاد رہا یہ جس کو یاد رہا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ

(بخاری شریف جلد اول ص ۴۵۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر مخلوق کو ابتدا سے بیان کرنا شروع فرمایا حتیٰ کہ جنتی اپنے منازل میں اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے اس کو کسی نے یاد رکھا اور کسی نے یاد نہ

رکھا۔

استاذ محترم شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

قَوْلُہٗ قَامَ فِیْنَا علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا امام محمد اور مسلم احمد نے ابوزر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام میں منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا آپ نے منبر سے اتر کر ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے آئے اور خطبہ دیا پھر عصر کی نماز پڑھی حتیٰ کہ سورج غائب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خطابات میں جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب بیان فرمایا ہم سے زیادہ عالم ان کو یاد کرنے والا تھا۔

(تفہیم البخاری جلد پنجم ص ۸)

قاضی سلیمان منصور پوری کہتے ہیں کہ

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور حضور نے ہر ایک بات جو قیامت تک ہونے والی تھی بیان فرما دی جسے یاد ہے اسے یاد ہے جو بھول گیا وہ بھول گیا میرے سامنے بھی جب ایسا واقعہ آ جاتا ہے جو میں بھول چکا تھا اسے دیکھتے ہی سمجھ جاتا ہوں جیسے ہم کسی شخص کو بھول جایا کرتے ہیں اور پھر اس کا منہ دیکھ کر اسے پہچان لیا کرتے ہیں۔

(بخاری و مسلم) (مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۹۰)

(رحمۃ للعالمین جلد سوم ص ۱۶۳ قاضی سلیمان منصور پوری)

یاد رہے کہ قاضی سلیمان منصور پوری اہلحدیث مکتب فکر کے چوٹی کے عالم ہیں۔

## اگر علم ہی نہ تھا

گرامی قدر سامعین!

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ سرکار عالیاں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتداء خلق سے تا قیامت ہر چیز بیان فرما دی اگر علم ہی نہ تھا تو کیسے بیان فرما دی؟



مخلوق کی ابتداء سب سرکار کے نور سے ہوئی فرمایا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا گیا تو پتہ چلا نبی کریم علیہ السلام نے اپنے نور پاک سے مخلوق کی ابتداء کا بیان شروع فرمایا اور قیام قیامت تک بلکہ اس کے بعد تمام جنتیوں کا جنت اور دوزخیوں کا دوزخ میں داخلہ تک بیان فرما دیا۔

| | |
|---|---|
| اسی بیان میں | لوح و قلم |
| اسی بیان میں | عرش و کرسی |
| اسی بیان میں | مشرق و مغرب |
| اسی بیان میں | جنوب و شمال |
| اسی بیان میں | بحر و بر |
| اسی بیان میں | خشک و تر |
| اسی بیان میں | شمس و قمر |
| اسی بیان میں | چودہ طبق |
| اسی بیان میں | جنت و دوزخ |

تو پھر عقیدہ اہلسنت کا ٹھیک اور درست ہے کہ آقا
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

## یہ ممکن ہے

اگر کوئی مخبوط الحواس ملاں یہ کہے کہ اتنا صدیوں پر محیط طویل و عریض بیان اس تھوڑے سے وقت میں بیان کیسے ہو گیا؟ یہ محال ہے۔ اتنے قلیل وقت میں قیامت تک ہونے والی ہر شے کا بیان کرنا عقل سے بعید ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہ میرے آقا علیہ السلام کا معجزہ ہے اور معجزہ ہوتا ہی وہ ہے جسے عقل تسلیم نہ کرے جیسا کہ معراج مصطفیٰ میں ہزاروں سال کی طوالت کو لیلاً رات کے قلیل ترین حصہ میں بند کر دیا اور اسے محبوب کا معجزہ قرار دیا اور یہ عین ممکن ہے بلکہ واقع

ہو چکا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے جو کہ استاذی المکرم حضرت علامہ شیخ الحدیث علیہ الرحمت نے تحریر فرمایا کہ

"جو عقل کے نزدیک محال ہو ضروری نہیں کہ وہ شرعاً بھی محال ہو خرق والتیام عقلاً محال ہے۔ شرعاً ممکن اور جائز ہے ورنہ باب نبوت مسدود ہوگا کیونکہ جبرائیل علیہ السلام تمام آسمانوں میں سے گزرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لاتے تھے اور معراج کی شب میں اُم ہانی کے مکان کی چھت کو پھاڑ کر داخل ہوئے جو خود بخود مل گئی۔

جب یہ ثابت ہے کہ جو عقلاً محال ہے ضروری نہیں کہ وہ شرعاً بھی محال ہو تو قیامت تک ہونے والے تمام امور بیان کرنا ممکن ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اشعۃ اللمعات میں ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سوار ہونے لگتے اور رقاب پر قدم رکھ کر قرآن شریف پڑھنا شروع کرتے تو دوسرا قدم دوسری رقاب میں رکھنے تک سارا قرآن کریم ختم کر لیتے تھے حالانکہ عقل کے نزدیک یہ بعید تر ہے جب اقل قلیل وقت میں سارے قرآن کریم کی تلاوت ممکن ہے تو صبح سے مغرب تک قیامت تک کے احوال کر دینے بھی ممکن اور جائز ہیں یہ اعجاز ہے لَا یُصَادِمُهُ الْعَقْلُ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمْ

(تفہیم البخاری جلد پنجم ۸۔۹ از علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمت)

## عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

سامعین گرامی قدر! یہ میرے آقا کا معجزہ ہے کہ اب جو اس کو عقل کے ترازو میں تولے یقیناً بے وقوف ہے۔

اگر کوئی سونے کو بجائے کنڈی کے بہت بڑے کنڈے پر تولے اور کنڈے والی چیز کو ایک چھوٹی سے کنڈی میں تولے

تو وہ بے وقوف ہوگا۔



اسی طرح میرے آقا کے اس عظیم الشان معجزہ کو اگر کوئی اپنی عقل کی کنڈی پر تولے تو اس سے بڑا بے وقوف کون ہوگا۔

اس معجزہ کو دیکھنے کے لیے عشق بلال چاہیے
اس معجزہ کو دیکھنے کے لیے چشم صدیق چاہیے

عقل است غلام من عشق است امام من

معجزۂ معراج کی تکذیب کی ابوجہل نے
اس کی تصدیق کی صدیق اکبر نے

معجزۂ علم غیب کا انکار کرتے ہیں وہابی خارجی اور اس عظیم معجزہ کی تصدیق کرتے ہیں سنی حنفی

کیونکہ

خارجی دیکھتا ہے عقل کی آنکھ سے
سنی دیکھتا ہے عشق کی آنکھ سے

علامہ اقبال کہتے ہیں

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

اور پنجابی کے شاعر نے کہا

عشق دے جھلے ای نمبر لے گئے
عقل منداں اینویں عمراں گالیاں

## تیسری حدیث پاک

حضرات محترم!

یہ حدیث پاک بخاری مسلم اور صحاح کی دیگر کتب میں بھی موجود ہے جسے امام الوہابیہ قاضی سلیمان منصور پوری نے نقل کیا ہے ملاحظہ ہو وہ لکھتے ہیں کہ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حرامؓ کے گھر میں آرام فرمایا جب بیدار ہوئے تو حضور ہنس رہے تھے۔ ام حرامؓ نے وجہ پوچھی فرمایا مجھے میری امت کے وہ غازی دکھلائے گئے جو سمندر میں جہاد کریں گے وہ اپنے جہازوں پر ایسے بیٹھے ہوں گے جیسے اپنے اپنے تخت پر نشست کرتے ہیں۔

ام حرام نے عرض کی میرے لئے بھی دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے حضورؐ نے دعا کی اور پھر لیٹ گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے فرمایا مجھے میری امت کے دوسرے غازی جہازوں پر سوار ہوکر جہاد کرتے دکھلائے گئے ام حرام نے کہا دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اہل فرمائے۔ فرمایا نہیں تو پہلے لوگوں میں ہے۔

امیر معاویہ کے زمانہ میں جب عبادہ بن صامتؓ بحری جہاد کو گئے تو یہ ام حرام بھی اپنے شوہر کے ساتھ گئیں غزوہ سے واپسی کے وقت ام حرام کیلئے سواری لائی گئی وہ سوار ہونے لگیں تو جانور نے لات ماری اور ان کا انتقال وہیں ہوگیا۔

(رحمۃ للعالمین جلد سوم ص۱۶۴۔۱۶۵ از قاضی سلیمان منصور پوریؒ)

## اطلاع اخبار مستقبلہ

گرامی حضرات! توجہ فرمایئے۔

ا۔ پہلا جہاد جو نبی کریم علیہ السلام نے اپنی اس خبر غیب میں ارشاد فرمایا وہ خلافت عثمانی میں ہوا اور

كَانَ اَمِيْرُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ فِىْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ

(اسد الغابہ جلد نمبر ۵ ص)

---

۱ "یا لکھنا منع ہے اور ہم نے حوالہ میں جیسے لکھا ہے ویسے ہی لکھ دیا ہے ورنہ ہم رضہ کو پورا رضی اللہ عنہ اور ص کو پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں فقیر قادری غفی عنہ

۲ بخاری شریف جلد اول ص۳۹۱ ص۳۹۲ مسلم شریف جلد ثانی ص۱۴۲

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں اور اس جہاد میں ان کے ساتھ گئی تھیں۔



خلافت عثمانی نبی کریم علیہ السلام کی رحلت سے پندرہ سال بعد شروع ہوئی گویا پندرہ سال پہلے سرکار خبر دے رہے ہیں۔

۲۔ دوسرا بیڑا خود امارت امیر معاویہ میں گیا جس کی دوسرے خواب کے بعد حضور علیہ السلام خبر دے رہے ہیں یا پھر متعدد سال بعد جہاز ایجاد ہوا گویا اس کی خبر دے رہے ہیں۔

۳۔ ام حرام بنت ملحان کو شہادت کی خبر دے رہے ہیں۔

یار لوگ کہتے ہیں نبی کو اپنے خاتمہ کا (معاذ اللہ) علم نہیں دوسروں کی کیا خبر ہوگی؟

قاضی سلیمان منصور پوری نے بحری جہاز کا لکھا ہے گویا کہ اس کی خبر دے رہے ہیں تو پھر نبی کا معنی غیب کی خبر دینے والا کیوں نہیں کرتے؟

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح ترجمہ فرمایا...... اے غیب کی خبریں دینے والے۔

کسی شاعر نے کہا

تو عالم ماکان و مایکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

## اپنی وفات کی خبر

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے میری لخت جگر

اِنَّ جِبْرَائِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِىْ الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاَنَّهٗ يُعَارِضُنِى الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا اَجَلِىْ (بخاری شریف جلد اول ص۵۱۲)

جبریل (علیہ السلام) ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اس سال دو مرتبہ کیا ہے جس سے میں خیال کرتا ہوں کہ میری اجل (وفات) آ پہنچی۔

## سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر

میرے آقا نے مزید اپنی شہزادی کی اس پریشانی کو (کہ اب لمحات افتراق اور صدمات جدائی آگئے) دور کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي (بخاری شریف جلد اول ص ۵۱۲)

میری اہل بیت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملوگی (میرے بعد تمہاری وفات ہوگی)

## ام المساکین سیدہ زینب کی وفات کی خبر

حضرات محترم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتی ہیں کہ

اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَتْ طُوْلَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۹۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم سے کونسی بیوی آپ سے جلد ملے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کا ہاتھ لمبا ہے انہوں نے چھڑی کے ساتھ ہاتھ ناپنے شروع کئے۔ ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے لمبا تھا ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ ہے وہ ہم سب سے پہلے آپ سے ملیں وہ صدقہ سے بہت محبت کرتی تھیں۔

## حدیث پاک کی توضیح وتشریح

حضرات گرامی! حدیث پاک کی تشریح ملاحظہ فرمائیں میرے استاذ محترم استاذ



المحدثین علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ (شارح بخاری) فرماتے ہیں کہ

"سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد ام المومنین کے سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا حالانکہ واقع میں اس طرح نہیں کیونکہ ام المومنین سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۴ ہجری کو شوال کے مہینہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد امارت میں فوت ہوئیں اور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۰ ہجری کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئیں۔ ابن سعد نے کہا کہ واقدی نے کہا کہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہ حدیث وہم ہے ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن میں سب سے پہلے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فوت ہوئی تھیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ نے عائشہ بن طلحہ سے روایت کی کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ زینب کا ہاتھ لمبا تھا کیونکہ آپ دستکاری کیا کرتی تھیں اور صدقات و خیرات بکثرت کرتی تھیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں اس کی تائید حاکم کی مستدرک میں عمرہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہوتی ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی سے فرمایا تم میں سے لمبے ہاتھ والی سب سے پہلے مجھے ملے گی۔ ام المومنین نے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ایک بیوی کے گھر میں ہاتھ ناپا کرتی تھیں حتیٰ کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا وہ ہم سے لمبی نہیں تھیں اس وقت ہم نے جانا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ جو زیادہ صدقہ کرتی ہے وہ سب سے پہلے ملے گی زینب دستکاری کیا کرتی تھیں اور اللہ کی راہ میں بہت خرچ کرتی تھیں۔

(تفہیم البخاری جلد دوم ص ۴۲۵-۴۲۶)

## کیا جواب جرم دو گے مصطفیٰ کے سامنے

حضرات سامعین! مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ جو لوگ صحیح بخاری، صحیح بخاری کی رٹیں لگاتے ہوئے نہیں تھکتے ان کو صحیح بخاری میں یہ روایات نظر نہیں آتیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

| | |
|---|---|
| اپنی وفات کی | خبر دی |
| سیدہ فاطمہ کی وفات کی | خبر دی |
| سیدہ زینب ام المومنین کی وفات کی | خبر دی |

اور اگر وہ ان روایات کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو حضور علیہ السلام کے مطلع باخبار الغیب ہونے کا انکار کیوں؟ اور اگر اس عقیدہ کا اقرار ہے تو نبی کا ترجمہ "غیب کی خبریں دینے والا" کرتے ہوئے کونسی قیامت ان پر ٹوٹتی ہے کہ وہ لفظ نبی کا ترجمہ نبی ہی کرتے ہیں۔

کیا لفظ کا ترجمہ نہ کرنا اس لفظ سے خیانت نہیں ہے؟

اور قرآن کریم کے الفاظ سے خیانت کرنا ان الفاظ کے متکلم سے خیانت نہیں ہے؟

اور متکلم قرآن سے خیانت کرنا خسارہ دنیا و آخرت کا باعث نہیں ہے؟

مولویو! ہوش کرو

جب وہ پوچھیں گے سر محشر بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے مصطفیٰ کے سامنے

## چوتھی حدیث پاک

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ جَآءَهُ اٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ



بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْحَلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ نَفْسِيْ فَاَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرٰى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّ وَلَدًا اُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرٰى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِلْاَ كَفِّهٖ

(بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۷-۵۰۸ ابوالقاسم)

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے فاقہ کی شکایت کی پھر ایک دوسرا شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے ڈاکہ زنی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عدی! تم نے حیرہ شہر دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اسے نہیں دیکھا لیکن مجھے اس کی خبر دی گئی

ہے آپ نے فرمایا اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تو عورت کو دیکھے گا کہ وہ حیرہ سے چلے گی حتیٰ کہ کعبہ کا طواف کرے گی اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ طی کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے؟ جنہوں نے تمام شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ اے عدی اگر تیری زندگی طویل ہوئی تو تم کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے میں نے عرض کیا کسریٰ بن ہرمز کے خزانے؟ آپ نے فرمایا کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کرو گے (اے عدی) اگر تیری حیاتی دراز ہوئی تو تم کسی شخص کو دیکھو گے کہ وہ سونے چاندی کی مٹھی بھر کر نکلے گا اور ان لوگوں کو تلاش کرے گا جو اسے قبول کریں لیکن وہ ایسا کوئی شخص نہ پائے گا جو اسے قبول کرے اور یقیناً تم میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ سے ملے گا جس روز اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا جو اسے ترجمہ سمجھائے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تمہیں میرا حکم پہنچایا ہو وہ کہے گا کیوں نہیں؟ (رسول تشریف لائے ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال و دولت نہیں دی تھی؟ کیا میں نے تجھے فضیلت نہیں دی تھی۔

وہ کہے گا کیوں نہیں (سب کچھ دیا تھا) پھر وہ اپنے دائیں نظر کرے گا تو سوائے دوزخ کے اسے کچھ نظر نہ آئے گا پھر بائیں جانب دیکھے گا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا۔

عدی نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا صدقہ کر کے بچو اور جو کوئی کھجور کا ٹکڑا نہ پائے تو لوگوں سے اچھی بات کہہ کر ہی بچے عدی نے کہا میں نے عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے چلتی حتیٰ کہ کعبہ شریف کا طواف کرتی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتی تھی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں



نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے تھے اور اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم وہ دیکھو گے جو ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے چاندی کی مٹھی بھر کر نکلے گا۔ (تفہیم البخاری جلد نمبر۵ ص ۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲)

## غیب کی باتیں

گرامی قدر سامعین! اس حدیث پاک میں سرکار عالم علیہ السلام نے تین غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں۔

۱- ایک عورت حیرہ سے نکلے گی کعبہ کا طواف کرے گی اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے گی۔

۲- اے عدی تم کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کرو گے۔

۳- وہ شخص جس کی مٹھی میں سونے چاندی کے خزانے ہوں گے اور وہ اس کو تلاش کرے گا جو شخص اسے قبول کرے مگر کوئی بھی اسے قبول کرنے والا نہ ملے گا۔

## حضرت عدی کی تصدیق

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے پھر ان غیب کی خبروں کو اپنے اپنے وقت میں واقع ہوتے ملاحظہ فرمایا اور تصدیق فرمائی کہ

۱- میں نے اس عورت کو بھی دیکھا۔

۲- میں ان حضرات میں سے تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے۔

۳- تیسری خبر کو (فرمایا) تم پورا ہوتے ہوئے دیکھو گے۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ یہ نبی غیب دان ہیں اور جو کچھ فرما رہے ہیں وہ ہو کر رہے گا چاہے ہماری ظاہری حیات میں ہو یا ہماری وفات کے بعد۔

## تیسری بات بھی پوری ہوگئی

مکتب اہلحدیث کے مایہ ناز عالم اور رائٹر قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ

''امام بیہقی کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز کی سلطنت میں تیسری بات بھی پوری ہو گئی کہ زکوۃ دینے والے کو تلاش سے بھی کوئی فقیر نہ ملتا تھا اور وہ اپنا مال گھر واپس لے جایا کرتا تھا۔'' (رحمۃ للعالمین جلد سوم ص ۱۶۵ از قاضی سلیمان منصور پوری)

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

## پانچویں حدیث پاک

اس حدیث پاک کو بھی قاضی صاحب نے نقل کیا وہ لکھتے ہیں کہ ''بیہقی و ابونعیم نے براء بن عازبؓ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے کہ خندق کھودتے ہوئے ایک بہت بڑا اور بہت سخت پتھر نکل آیا جس پر کدال کا اثر نہ ہوتا تھا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال عرض کیا۔ حضورؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پتھر کو دیکھا کدال کو ہاتھ میں لیا اور بسم پڑھ کر ضرب لگائی ایک تہائی پتھر ٹوٹ گیا اسی وقت حضورؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْفَارِسِ وَاللّٰہِ لَاَبْصُرُ قَصْرَ الْمَدَائِنِ الْاَبْیَضِ

مجھے ملک فارس کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میں اس وقت مدائن کے سفید محل کو دیکھ رہا ہوں پھر دوسری ضرب لگائی اور ایک تہائی پتھر ٹوٹ گیا پھر فرمایا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الشَّامِ

مجھے ملک شام کے خزانے یا کنجیاں عطا کی گئیں بخدا میں نے وہاں کے سرخ محلات کو ابھی دیکھ لیا ہے پھر تیسری ضرب لگائی اور سارا پتھر چکنا چور کر دیا اور فرمایا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْیَمَنِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَبْصُرُ اَبْوَابَ صُنْعَاءَ مِنْ مَّکَانِیْ السَّاعَۃَ

مجھے ملک یمن کی کنجیاں عطا کی گئی واللہ میں یہاں سے اس وقت شہر صنعاء کے دروازوں کو دیکھ رہا ہوں۔

یہ پیش گوئی اس وقت فرمائی تھی جب مدینہ پر کفار کے عساکر حملہ آور ہو رہے تھے



اور ان سے بچاؤ کیلئے شہر کے اردگرد خندق کھودی جا رہی تھی ایسے ضعف کی حالت میں اتنے ممالک کی فتوحات کی اطلاع دینا اللہ کے نبی کا کام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرف بحرف پورا فرمایا۔ (رحمۃ للعالمین جلد سوم ص ۱۶۶ از قاضی سلیمان منصور پوری)

## آخری الفاظ نے ثابت کر دیا

گرامی حضرات! اس مقام پر آخر میں قاضی صاحب کے ان الفاظ کہ ''ایسے ضعف کی حالت میں اتنے ممالک کی فتوحات کی اطلاع دینا اللہ کے نبی کا کام ہے'' نے ثابت کر دیا کہ نبی کا معنی ہے غیب کی خبریں دینے والا...... مزیداری کی بات یہ ہے کہ

اعلیٰ حضرت ایسا فرمائیں تو — شرک کا فتویٰ
محدث اعظم ایسا فرمائیں تو — شرک کا فتویٰ
امام خطابت ایسا فرمائیں تو — شرک کا فتویٰ
اہلسنت کے علماء ایسا فرمائیں تو — شرک کا فتویٰ

مگر قاضی صاحب پر آج تک کسی نے فتویٰ شرک نہیں دیا گویا

اگر قاضی صاحب نبی کو عالم غیب مانیں تو — موحد ہیں
اگر کوئی اور صاحب نبی کو عالم غیب مانیں تو — مشرک ہیں
فعل ایک اور فتوے دو — کیا انصاف ہے؟ کیا دیانت ہے؟

تم جو بھی کرو جائز ہے اور روا ہے
وہی ہم جو کریں ناجائز اور گناہ ہے

بہرکیف قاضی صاحب کے قلم سے ثابت ہو گیا کہ نبی کا معنی ہے غیب کی خبریں دینے والا...... اور پتہ چل گیا کہ

یہ ترجمہ کوئی — نیا نہیں ہے
یہ ترجمہ کوئی — آج تیار نہیں ہوا
بلکہ یہ ترجمہ بہت ہی — پرانا ترجمہ ہے

یہ ترجمہ بالکل صحیح ترجمہ ہے

## قاضی صاحب مزید فرماتے ہیں

یہی قاضی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا

كَيْفَ بِكَ اِذَا لَبِسْتَ سَوَارَىْ كِسْرٰى (بیہقی من طریق ابن حبیبہ)

تیری کیا شان ہوگی جب تجھے کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے

بیہقی کی دوسری روایت میں ہے کہ جب عمر فاروقؓ (رضی اللہ عنہ) کے پاس فتح ایران کے مال غنیمت میں کسریٰ کے کنگن پہنچے تو انہوں نے سراقہ بن مالک کو بلایا اور اسے وہ کنگن پہنائے جو سراقہ کے بازوؤں کے اوپر تک پہنچے۔

فاروقؓ (رضی اللہ عنہ) نے کنگن پہنا کر زبان سے کہا! اللہ کا شکر ہے جس نے کسریٰ بن ہرمز سے جو اپنے آپ کو رب الناس کہلاتا تھا یہ کنگن چھین لئے اور آج سراقہ بن مالک مدلجی کو پہنائے امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے تحریر کیا ہے کہ یہ کنگن سراقہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کی تعمیل میں پہنائے گئے تھے۔

حدیث بالا کے مختصر فقرہ پر غور کرو جو تین پیش گوئیوں پر مشتمل ہے۔

۱- خلافت فاروقی کی صداقت پر جس نے نبی اللہ کے ارشاد کو پورا کیا۔

۲- فتح ایران پر

۳- فتح ایران تک سراقہ کے زندہ رہنے پر کتاب الاستیعاب سے واضح ہے کہ سراقہ نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی تھی یعنی فتح ایران کے صرف چند سال بعد وہ زندہ رہے۔ (رحمۃ للعالمین جلد سوم ص ۱۶۷-۱۶۸)

ذرا توجہ فرمائیں

## ذرا توجہ فرمایئے

حضرت سامعین! ذرا توجہ فرمائیں کہ قاضی صاحب نے میرے آقا نبی اکرم صلی



اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ واضح کر دیا کہ

۱- سرکار علیہ السلام کو اپنی امت کی فتوحات کا بھی علم ہے۔

۲- سرکار علیہ السلام کو اپنی امت کے خلفاء کا بھی علم ہے۔

۳- سرکار علیہ السلام کو اپنی امت کی عمروں کا بھی علم ہے۔

اب بھی کوئی اگر سرکار کو عالم اور مطلع بالغیب تسلیم نہ کرے اور ایسے عقائد رکھنے والوں کو مشرک کہے تو

اس کے دماغ کی شرارت ہے

اس کے دل کی شقاوت ہے

اور اس کو میرے نبی سے عداوت ہے

اور یہ بدعقیدگی اس کیلئے دنیا و آخرت میں باعث ہلاکت ہے۔

## اگر سرکار کو نبی مانتے ہو تو؟

ہم اہلسنّت وجماعت حنفی ہیں اور ہمارا عقیدہ وہی ہے جو قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمت نے بیان فرمایا ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اے غیب کی خبریں دینے والے

ہم جبکہ نبی تسلیم کرتے ہیں تو عقیدہ ہمیں یہ رکھنا پڑے گا

اگر یہ عقیدہ نہیں رکھیں گے تو نبی تسلیم کرنے سے انکار لازم آئے گا۔

اس لئے

اگر سرکار کو نبی تسلیم کرتے ہو تو غیب داں بھی تسلیم کرو

اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب

غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب

نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

# اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ — صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
مالک دوسرا اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے
روح کون و مکاں پہ نکھار آ گیا سب کی بے چینیوں کو قرار آ گیا
مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا آمد مصطفیٰ تیری کیا بات ہے

## یاد امام خطابت

واجب الاحترام علماء کرام وسامعین ذی احتشام! خطباء کا مجمع ہے اور ملک کے



نامور خطباء کثرت سے یہاں جلوہ افروز ہیں جن میں سے کچھ میرے بزرگ ہیں اور کچھ میرے دوست اور آج سب کا یہ تقاضا ہے کہ حضرت امام خطابت علیہ الرحمت کی یاد تازہ کی جائے مگر میں عرض کردوں کہ مجھ ہیچمدان کے دامن میں تو ایک فیصد بھی اس میں سے نہیں ہے جو کچھ خداوند قدوس جل وعلا نے حضرت امام خطابت علیہ الرحمت کو ودیعت فرما رکھا تھا اور اگر میں کچھ کوشش اپنی سی کروں بھی تو بقول شاعر

کہاں سے لائے گا قاصد دین میرا زباں میری
یہی بہتر ہے خود مجھ ہی سے سن لو داستاں میری

گرامی حضرات! مجھ ناتواں میں تو

نہ وہ ذوق جنوں
نہ وہ جذبہ فزوں
نہ وہ فصاحت وبلاغت
نہ وہ عشق رسالت
نہ میری زباں میں وہ تاثیر ہے
نہ میری لبوں پہ وہ طرز تقریر ہے
نہ آواز میں وہ سوز ہے
نہ بیان میں وہ گداز ہے

یہ قوم اب صدیاں اس محسن عظیم کو یاد کرتی رہے گی اور ان کی بے لوث خدمت دین متین کو خراج تحسین پیش کرتی رہے گی مگر ان جیسا مخلص عالم دین پیدا نہ کر سکے گی سچ فرمایا علامہ اقبال مرحوم نے کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اور کسی پنجابی کے شاعر نے بے مثال مصرعہ کہا کہ

نئیں لبھناں ہن لال گواچا اینویں مٹی نہ پھرول جوگیا

سچی بات ہے کہ وہ

عشق رسول میں لاجواب　　گوہر افشانی فرما گئے

اور

مسلک اعلیٰ حضرت کی　　ترجمانی فرما گئے

اور کلام رضا خوب سمجھا دیا
شیدائے اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام
جس کے خطبوں سے باطل لرزتا رہا
اس امام خطابت پہ لاکھوں سلام
شاہ نقش لاثانی کے عکس جمیل
بحر رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

## میں موضوع سے نہیں ہٹا

تو گرامی حضرات! میں موضوع سے ہٹا نہیں ہوں بلکہ یہی تمہید میرے موضوع کو اجاگر کر رہی ہے کہ غور سے ملاحظہ کیجئے۔

یہ غلام رسول اپنے دور کے واعظین و خطباء میں سب سے اعلیٰ

اس کا رسول کائنات کے سب رسولوں اور تمام انبیاء میں سب سے اعلیٰ

آج میں موضوع کو ایک نرالے انداز میں پیش کرنا چاہتا ہوں تا کہ کچھ نہ کچھ حضرت امام خطابت کی یاد تازہ ہوتی رہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے آقا و مولا تاجدار انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی مدحت با کمال بھی جاری ہے تو سنیے

ثنائے　　رسول

بلہجہ　　غلام رسول

بزبان　　محمد مقبول



## تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ

تو معزز سامعین! میرے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ برتر و بالا ہیں امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

آپ سب بھی مدحت رسول میں شامل ہو کر غلامی رسالت مآب کا اظہار اپنی زبانوں سے کریں اور کہہ دیں

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## سراپا کمالات و معجزات

یہی بات کسی فارسی کے شاعر نے بڑے پیارے انداز میں کہی ہے کہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ یوں کہے کہ

دیگر انبیاء آتے رہے　　خوبیاں لے کر آتے رہے
میرے آقا تشریف لائے　　تو سراپا خوبی بن کر آئے
دیگر انبیاء آئے　　کمالات لے کر آئے
میرے مولیٰ آئے　　سراپا کمالات بن کر آئے
دیگر انبیاء آئے　　معجزات لے کر آئے
میرے حبیب آئے　　سراپا معجزہ بن کر آئے

فرمایا: قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ (پ ۶ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۵)

تحقیق تمہارے پاس معجزہ (سراپا) آ گیا

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## سب مومن میرے آقا سب کا ایمان

معزز سامعین ذرا توجہ فرمایئے!

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام بھی نبی ہیں بلکہ ابوالانبیاء ہیں اور ہم ان کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ تمام انبیاء و رسول کی نبوتوں اور رسالتوں پر ہمارا ایمان ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے ان سب کی تصدیق فرمائی ہے۔

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۰)

اور یہ تمام انبیاء مومن میرے آقا سب کا ایمان

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ

میرے آقا سب کے مصدق (صیغہ اسم فاعل) — تمام نبی حضور کے مصدق (صیغہ اسم مفعول)

میرے آقا سب کا ایمان — تمام نبی حضور کے مومن

میرے نبی تصدیق نہ کرتے تو آج کوئی — نبی نہ ہوتا

اور یہ تمام انبیاء ایمان نہ بھی لاتے تو کائنات پھر بھی حضور کی مومن ہوتی

پتہ چل گیا

ساری کائنات — حضور کی محتاج

حضور صرف اور صرف — اپنے خالق کے محتاج

تمام انبیاء نبی ہونے میں تصدیق مصطفوی کے محتاج

میرے آقا اپنے نبی ہونے میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے محتاج

تو معلوم ہوا کہ

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی



## آدم علیہ السلام سے اعلیٰ

تو عرض کر رہا تھا کہ ہم حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور ان کو خالق کائنات نے یہ کمال عطا فرمایا کہ اپنا خلیفہ بنا کر فرشتوں سے سجدہ کروایا اور ان کو حکم فرمایا کہ

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۴)

تمام (ملائکہ نوری) آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو

فرشتو! تم نوری ہو مگر سجدہ کرو آدم کو

اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل تم سید الملائکہ ہو اور میرا آدم ابوالبشر ہے تم اسے سجدہ کرو کیونکہ اس کی پیشانی نور مصطفویہ سے روشن ہو چکی ہے۔

كَانَ فِي جَبْهَتِهٖ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تفسیر کبیر امام رازی)

تا کہ کائنات کو معلوم ہو جائے کہ

یہ تمام ملائکہ کے سردار — سب ملائکہ سے اعلیٰ

آدم علیہ السلام — ان رسل ملائکہ سے اعلیٰ

اور میرا حبیب — آدم سے بھی اعلیٰ

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## اللہ اور ملائکہ درود پڑھتے ہیں

سامعین توجہ رہے!

آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو — ملائکہ نے

اللہ کریم اس سجدہ کرنے سے پاک ہے — لہٰذا اس نے نہیں کیا

مگر جب محبوب کی باری آئی تو فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۶)

میں بھی — درود پڑھتا ہوں
یہ ملائکہ بھی — درود پڑھتے ہیں
آدم کو سجدہ کرے — جبریل
آدم کو سجدہ کرے — میکائیل
آدم کو سجدہ کرے — اسرافیل
آدم کو سجدہ کرے — عزرائیل
مگر اے محبوب پر درود پڑھے خود — رب جلیل

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## مومنو! تم بھی درود پڑھو

فرمایا اے ایمان والو تم بھی درود پڑھو
اب جو ملائکہ نوری کا ساتھی بننا چاہے تو — درود پڑھے
بلکہ جو اللہ تعالیٰ کا ساتھی بننا چاہے تو — درود پڑھے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

مومنو! درود پڑھو اس نبی پر (جس پر خدا اور فرشتے درود پڑھتے ہیں) اور سلام پڑھو
جب تم اس پر درود و سلام پڑھو گے جس محبوب پر میں اور میرے فرشتے درود پڑھتے ہیں تو میں تم پر بھی درود پڑھوں گا۔

جو اس محبوب پر جان — نچھاور کرے گا
جو اس محبوب کی خاطر — ابتلاؤں پر صبر کرے گا
جو اس محبوب کی خاطر — مصائب برداشت کرے گا
اس کو انعام یہ دوں گا

اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۷)



یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی جانب سے صلوٰت اور رحمتیں (نازل ہوتی) ہیں

رب کا درود ان پر — جو مصطفیٰ پر درود بھیجیں
رب کا درود ان پر — جو حبیب پر جان قربان کردیں
رب کی صلوٰۃ و رحمت ان پر — جو محبوب کی خاطر مصیبتیں جھیلیں

اور فرمایا:

یَا مُحَمَّدُ اَلَا تَرْضٰی مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ (دلائل الخیرات الحدیث)

اے محبوب کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ جو آپ کا امتی ایک مرتبہ آپ پر درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے۔

## فقیر کہتا ہے

فقیر کہتا ہے!

یقیناً جب امت مصطفویہ کا یہ انعام انبیاء نے دیکھا تو خواہش کی کہ مولائے کریم ہم سے نبوت لے لے اور ہمیں اپنے محبوب کا امتی بنا دے۔

لوگو! جس کا امتی بننے کیلئے انبیاء بارگاہ خداوندی میں ملتجی رہیں اس رسول کا کیا مقام ہوگا۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
او رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## مجھے حضور کا امتی بنا دے موسیٰ علیہ السلام کی عرض

گرامی حضرات! محدث ابن جوزی علیہ الرحمت نے حدیث پاک نقل کی ہے کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہ ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَتِ التَّوْرٰةُ وَقَرَءَهَا وَجَدَ فِيْهَا ذِكْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

جبکہ موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی تو انہوں نے اسے پڑھا اور اس میں اس امت (محمدیہ) کا ذکر پایا تو عرض کیا

رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ الْمَشْفُوْعُ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ

اے میرے ربّ میں توریت کی تختیوں میں ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جو آخری ہوں گے
پہلے ہوں گے اور ان کی شفاعت کی جائے گی انہیں میری امت بنادے تو

قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فرمایا وہ تو امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْمُسْتَجِيْبُوْنَ الْمُسْتَجَابُ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ

عرض کیا اے مولا میں الواح تورات میں ایک ایسی امت (کا ذکر) پاتا ہوں جن کی کوئی دعا رد نہ ہوگی تمام دعائیں مقبول و مستجاب ہوں گی اسے میری امت بنادے۔

قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فرمایا وہ امت محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اَنَاجِيْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ يَقْرَءُوْنَهٗ ظَاهِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ

عرض کی اے خالق کائنات میں نے توریت کی تختیوں میں ایک ایسی امت کو پایا جن کی انجیلیں (قرآن پاک) ان کے سینوں میں ہوگا اور وہ بظاہر



ان کی تلاوت بھی کریں گے ان کو میری امتی بنادے۔

قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فرمایا یہ امت محمد ہوگی (صلی اللہ علیہ وسلم)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً يَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ يُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ

عرض کیا پروردگار! میں ایک ایسی امت کو الواح تورات میں پاتا ہوں جو صدقات اپنے ہی پیٹوں میں ڈالیں گے پھر بھی انہیں اس پر اجر دیا جائے گا پس اسے میری امت بنادے۔

قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فرمایا یہ امت محمدیہ ہوگی (صلی اللہ علیہ وسلم)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا هَمَّ اَحَدُهُمْ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ

یا اللہ میں نے تورایت میں ایک ایسی امت کا بھی (ذکر) پایا جن کا کوئی ایک (فرد) برائی کا ارادہ کرے تو جب تک عمل نہ کرے اس وقت تک لکھی نہ جائے گی اس پر اور اگر اس نے عملاً گناہ کر لیا تو ایک ہی لکھا جائے گا اس امت کو ہی میری امت بنادے۔

فرمایا:

تِلْكَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ بھی امت مصطفویہ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً يُؤْتَوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْاٰخِرَ يَقْتُلُوْنَ قَرْنَ الضَّلَالَةِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ

اے مالک میں نے توریت میں ایسی امت کا ذکر بھی پایا جو علمِ اول وآخر عطا کی جائے گی اور گمراہی کے مرکز مسیح دجال کو قتل کریں گے ان کو میرا امتی بنا ڈال (گمراہی کا سینگھ)

قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

فرمایا یہ بھی امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگی

قَالَ رَبِّ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

عرض کیا یا اللہ پھر مجھے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا (امتی بنا ڈال اور) ان کی امت میں سے کردے۔ (الوفا جلد نمبر ۱ ص ۳۹۔۴۰ لابن جوزی)

حضرات محترم! میں اس حدیث پاک پر طویل وعریض تبصرہ نہیں کرتا سوائے اس کے کہ یہ بھی میرے اس موضوع کی بہت ظاہر وباہر دلیل ہے کہ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## میرا سینہ کھول دے

حضرات محترم! یہی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بارگاہ لم یزل میں عرض کرتے ہیں

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ○

(سورۂ طٰہٰ آیت ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹)

میرے لئے میرے رب میرا سینہ کھول اور میرے امر کو آسان فرما میری زبان کی گرہ کھول اور میرا قول (سمجھنا) آسان فرمادے اور میرے خاندان سے میرا وزیر (بوجھ بانٹنے والا) مقرر فرما۔

موسیٰ علیہ السلام نے چار چیزیں طلب کیں



۱۔ میرا سینہ کھول دے

۲۔ میرا امر آسان فرمادے

۳۔ میری زبان کی گرہ کھول دے اور قول آسان فرما

۴۔ میرا بوجھ بانٹنے والا مقرر فرما

مگر موسیٰ علیہ السلام نے یہ عرض بارگاہ خداوندی میں کی اب وہ بے نیاز بھی تو ہے چاہے عرض کو قبول کرے یا نہ کرے؟

مگر محبوب علیہ السلام نے یہ معروضات نہیں کیں اللہ کریم بغیر دست سوال دراز کرنے کے ہی فرمارہا ہے کہ

| | |
|---|---|
| ۱۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ | کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھولا |
| ۲۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ | اور کیا آپ کا بوجھ آپ سے نہیں اٹھالیا |
| ۳۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا | آپ کو ہر تنگی کے ساتھ کئی آسانیاں عطا کردیں |
| ۴۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى | اور نہیں نطق فرماتے وہ خواہش سے مگر وہی جو ان کو وحی کی جائے |
| ۵۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ | اور یہ قول رسول کریم |

## اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

حضرات گرامی!

| | |
|---|---|
| کلیم کہتے ہیں | میرا سینہ کھول دے |
| اور حبیب کو ارشاد ہوتا ہے | کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا |

کسی عاشق نے کیا خوب کہا کہ

لاڈلے تھے خدا کے کلیم خدا فرق ہے پر کلیم اور محبوب میں
وہ کلام حق کا لینے گئے طور پر ان کے گھر خود خدا کا کلام آگیا

عشاقانِ رسالت کیلئے ایک نکتہ اس آیت میں یہ بھی ہے کہ فرمایا اے حبیب تیرا

سینہ متن ہے اور اس کا شارح میں ہوں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کتابوں کا متن اور اردگرد ان کی شرح فرمایا میرے محبوب کا سینہ متن ہے اور

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے آپ کے سینہ کی شرح نہیں فرمائی۔

سینے کی صفت ہے اَلَمْ نَشْرَحْ تیری ذات صفا کا کیا کہنا

اور اگر اس سے مراد شق صدر ہے تو پھر حیات النبی کو تسلیم کرو...... بلکہ شب معراج

| | |
|---|---|
| سینہ مبارک | کھولا گیا |
| دل مبارک | نکالا گیا |
| سونے کے طشت میں | رکھا گیا |
| سرکار ملاحظہ فرما کر | مسکرا رہے ہیں |

کسی بشر کا

کسی انسان کا

سینہ پھاڑ کر دل نکالو...... وہ مر جائے گا

مگر میرے آقا اپنے قلب مبارک کو سونے کے طشت میں ملاحظہ فرما کر مسکرا رہے ہیں۔

پتہ چل گیا

ہر انسان

ہر بشر

زندگی کیلئے دل کا محتاج ہے

مگر کملی والا دل کا محتاج نہیں بلکہ دل اپنی زندگی کیلئے میرے آقا کا محتاج ہے۔

سینہ کی صفت ہے اَلَمْ نَشْرَحْ تیری ذات صفا کا کیا کہنا



## مسئلہ حیات النبی

گرامی قدر سامعین! توجہ کیجئے

یہ شق صدر اور حیات النبی کا مسئلہ کیوں رکھا گیا اسی لئے کہ دلیل بن جائے اس دعویٰ کی کہ

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام کی حیات سے میرے نبی کی حیات بے شمار درجہ اعلیٰ و افضل ہے کیونکہ وہ دل سمیت زندہ ہیں اور میرا نبی اتنا لطیف کہ شب معراج بغیر دل کے زندہ اپنے دل کو ملاحظہ فرماتے رہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

## کلیم وحبیب

گرامی قدر سامعین! یہی کلیم اللہ علیہ السلام یہ شان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا مگر کوہ طور پر اور حجاب سے کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ

(پ ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۵۱)

بشر میں یہ طاقت نہیں کہ اس سے اللہ کلام فرمائے مگر وحی کے ساتھ یا پردہ کے پیچھے سے تو جب موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے کہ

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (پ ۶ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۶۴)

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا

جس آیت کو فقیر نے عنوان تقریر بنایا ہے اس میں فرمایا کہ

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ

ان انبیاء میں سے وہ بھی ہے جس سے اللہ نے کلام فرمایا

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۳)

اوران میں سے بھی بعض کے درجات کو بلند فرمایا

تو موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو — حجاب میں

موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو — کوہ طور پر

محبوب پاک علیہ السلام سے کلام فرمایا تو — بے حجاب

محبوب علیہ السلام سے کلام فرمایا تو — عرش اعلیٰ سے بھی آگے قرب خاص میں

اور دیگر انبیاء کے تو درجات بلند فرمائے — وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

مگر محبوب کا ذکر بلند فرمایا — وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

پتہ چلا

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## عصائے کلیم

گرامی سامعین! قوم موسیٰ علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک درخواست کی جسے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے استسقاء طلب کی۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۶۰)

اور اے محبوب یاد فرمایئے جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کیلئے پانی (بارش) طلب کیا تو ہم نے فرمایا اپنے عصا کو پتھر پر مار تو پھوٹ نکلے اس



پتھر سے بارہ چشمے

## پنجاب رحمت

مگر میرے آقا علیہ السلام کو عصا پتھر پہ مارنے کی احتیاج نہیں وہ اپنے مبارک لوٹا پر مبارک دست رحمت رکھ دیں تو پانچوں مبارک انگلیوں سے پانچ چشمے بہہ نکلیں (ملاحظہ ہو شفا قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمت)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

جو عصا پتھر پر مارے — اس سے چشمے پھوٹیں — وہ ہے کلیم اللہ
جو دست اقدس کوزہ پر رکھے — اس سے چشمے پھوٹیں — وہ ہے حبیب اللہ

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

بلکہ میرے آقا حبشی غلام کے مشکیزے کے منہ پر دست رحمت رکھیں تو اس پانی سے چودہ پندرہ سو صحابی بمعہ سواریوں کے سیر ہو جائیں اور غسل بھی فرمالیں۔

صاحب کتاب شرف النبی کہتے ہیں کہ

"ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابی ہمسفر تھے پانی ختم ہو گیا پیاس کی وجہ سے لوگ مرنے کے قریب ہو گئے۔ صحابہ نے حضور سے شکایت کی حضور نبی کریم نے فرمایا ہم نے اللہ پر توکل کر لیا ہے آپ نے ایک مشکیزہ منگوایا اس میں اتنا پانی تھا کہ چند لوگ پی سکتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مشکیزے کے منہ کے سامنے رکھا اور انگلیوں کے درمیان سے پانی بہانا شروع کر دیا۔

اعلان کیا کہ پہلے انسان پانی پئیں پھر چار پائیوں کو پلائیں اس سفر میں ایک ہزار

افراد تھے سب کے سب سیر ہو گئے حضور نے فرمایا: اَشْھَدُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقٌّ" (شرف النبی ص۱۶۲)

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## تخلیقِ آدم و سرورِ عالم

گرامی حضرات! حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو خالقِ کائنات نے آب و گل سے تخلیق فرمایا ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ (پ۲۳ سورہ ص آیت نمبر ۷۱)

بے شک میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کو مٹی سے

مگر میرے حبیب پاک آقائے نامدار مدینہ کے تاجدار علیہ السلام کو اپنے نور سے پیدا فرمایا سرکار خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

(مدارج النبوت و معارج النبوت جلد اول ص۲۴۹ اردو)

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ (پ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵)

حضرت آدم کے بدن کا سایہ تھا

میرے آقا علیہ السلام کا وجود بے سایہ تھا

میرے مدنی کریم علیہ السلام کا جسد نوری اندھیری رات میں روشنی پھیلاتا اور آپ کو شب تاریک میں ایسے ہی پہچان لیا جاتا جیسے دن کی روشنی میں۔

(معارج النبوت جلد اول ص۲۴۹)

میرے محبوب اندھیرے میں ہر چیز کو ایسے ہی ملاحظہ فرما لیتے جیسے آفتاب کی روشنی میں ثابت ہوا کہ آپ تخلیقاً نور ہیں۔ (معارج النبوت جلد اول ص۲۴۹)

بایں وجہ ہی آپ



آسمانوں کو — نیچے چھوڑ کر
سدرۃ المنتہیٰ کو — نیچے چھوڑ کر
مقامات لاحوت ناسوت کو — نیچے چھوڑ کر
کرہ ناری و زمہریری کو — نیچے چھوڑ کر
عرش اعظم کی بلندیوں کو — نیچے چھوڑ کر

مقام قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پر جلوہ افروز ہوئے اور اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے انعام سے نوازے گئے۔

یہ اس لئے تھا کہ آپ کا جسم نور سے بنایا گیا اگر آپ وگل سے ہوتا تو ایسا نہ ہوسکتا۔

میرے آقا جیسے آگے دیکھتے ایسے ہی پیچھے دیکھتے یہ بھی دلیل ہے کہ آپ نور مجسم تھے آب وگل سے تخلیق نہ تھے۔

میرے مدنی کریم علیہ التحیہ والتسلیم بیداری اور نیند میں یکساں تھے۔

تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ

آپ کی آنکھیں سوتیں مگر دل بیدار رہتا (معارج النبوت اول ص۲۴۹)

پتہ چلا — تخلیق آدم — آب و خاک سے
اور — تخلیق سید عالم — نور پاک سے

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## توجہ کیجئے

گرامی حضرات! توجہ کیجئے

اگرچہ آدم علیہ السلام کو ید قدرت نے خود بنایا تھا اور چالیس ہزار سال اپنی نگاہ خاص میں رکھا۔ ارشاد ہوتا ہے: خَمَّرْتُ طِیْنَةَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا

میں نے آدم کی طینت کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور چالیس ہزار سال اپنی نگاہ میں رکھا

لیکن میرے آقا علیہ السلام کے نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے تین لاکھ پچاس ہزار سال پہلے اپنے نور احدیت سے پیدا فرمایا...... ارشاد نبوی ہے (معارج)

اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَكُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ (مدارج)

اَنَا مِنَ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ

كُنْتُ اَنَا نُوْرًا فِیْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ يُخْلَقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَرْبَعَةَ اَلْفَ عَامٍ (الریاض النضرہ جلد اول)

میں اللہ کے نور سے — تمام مخلوق میرے نور سے

میں اللہ کی طرف سے — اور تمام مومنین میری طرف سے

میں یمین عرش میں ایک نور تھا تخلیق آدم سے چودہ ہزار سال پہلے

آدم علیہ السلام — میرے مولیٰ کی نگاہ میں چالیس ہزار سال

میرے آقا علیہ السلام — اس سے تین لاکھ سال قبل موجود

میرے آقا اس سے — چودہ ہزار برس قبل موجود

بلکہ وہ ہر مخلوق سے — پہلے موجود

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ (مدارج)

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

آدم علیہ السلام کی مٹی کو جنت سے لیا گیا

امام الانبیاء علیہ السلام کو آب رحمت سے ترتیب دیا گیا۔

(معارج النبوت جلد اول ص ۲۵۰)

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (پ۲۳ سورہ ص آیت نمبر ۷۲)

لیکن اپنے حبیب کے متعلق یوں فرمایا



وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا (پ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۵۲)

اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ایک جانفزا چیز اپنے امر سے

یاد رہے کہ اللہ فرماتا ہے

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

تو آدم میں پھونکی — اپنی روح

مگر محبوب کو وحی فرمایا — اپنا امر

حضرت آدم کی روح پر بدن کا قالب بنا دیا گیا

حضور علیہ السلام کی روح پر نور کا حالہ استوار کیا گیا تا کہ روح کی نشوونما ہو سکے

(معارج ایضاً)

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء کی تعلیم دی

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۱)

مگر حبیب پاک کو قرآن کی تعلیم دی

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت نمبر ۱۔۲)

آدم علیہ السلام قبلہ فرشتگان تھے

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۴)

مگر حبیب پاک علیہ السلام کو فرشتوں' نبیوں' رسولوں کا امام بنایا تمام نے آپ کی متابعت کی

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

آدم علیہ السلام نے روز اول ایک سجدہ کیا۔

مگر میرے آقا نے مقام محمود' حوض مورود' خضر مشہود اور لقائے معبود

کے مقامات پر سجدے فرمائے۔

آدم علیہ السلام کا تخت فرشتوں کی گردنوں پر رکھا گیا اور تمام آپ کے تخت کے ماتحت کھڑے تھے مگر بروزِ محشر میرے آقا علیہ السلام کے پاس وہ علم ہوگا کہ تمام اولیاء و انبیاء اور مقربانِ حق تعالیٰ اسی لواء الحمد کے سایہ میں ہوں گے۔

اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَآئِیْ

آدم اور دوسرے تمام میرے جھنڈے ہی کے نیچے ہوں گے۔

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حضرت آدم علیہ السلام کو آسمانوں سے گزار کر بہشت میں لے جایا گیا...... مگر ہمارے آقا علیہ السلام کو آسمان اور بہشت میں مقامِ قیام عطا فرمایا اور آخر کار مقامِ قدس میں قیام پذیر ہوئے۔

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (پ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۸۔۹)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم

شیطان نے آدم علیہ السلام کو ورغلایا اور آپ لغزش کے مرتکب ہوئے۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ (پ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۰)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت عطا ہوئی اور آپ کے ہاتھ پر آپ کا شیطان مسلمان ہوا۔

اَسْلَمَ الشَّیْطَانُ بِیَدِیْ (معارج)

میرے شیطان نفس نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا

آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو آپ کی شہرت چاروانگ عالم میں پھیل گئی۔

وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۱)



مگر آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو کسی لغزش اور گناہ کے مرتکب ہوئے بلکہ آپ کی مغفرت اور رحمت کی شہرت اقطار و اکناف عالم میں پھیلتی گئی۔

لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (پ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۲)

حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے عتاب ہوا پھر عفو (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۲۱)

وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَهَدٰی

اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی پھر اس کے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قربِ خاص کی راہ دکھلائی۔

مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی عفو حاصل ہوگئی۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۴۳)

اللہ تمہیں معاف کرے تو نے انہیں کیوں اذن دیدیا الخ

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہی لغزش سے جنت سے باہر نکال دیا گیا لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ہزاروں گناہوں اور لغزشوں کے باوجود جنت میں جگہ دی گئی۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (پ ۲۴ سورہ الزمر آیت نمبر ۵۳)

تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہی لغزش پر لباس سے محروم (عریاں) ہونا پڑا۔

یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا (پ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۷)

اتر وادیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں نظر پڑیں۔

مگر سید ابرار علیہ السلام کے گناہگار غلاموں کو ہزاروں گناہوں کے ہوتے ہوئے رسوانہیں کیا گیا۔

مَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے۔ (پ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۳۰)

حضرت آدم علیہ السلام ایک لغزش پر بائیس سال روتے رہے پھر جاکر توبہ قبول ہوئی مگر ہمارے آقائے دوجہاں کی امت کے بائیس سالہ گناہ ایک ندامت اور توبہ سے معاف فرمادیئے جائیں گے

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ اور اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (معارج)

حضرت آدم علیہ السلام سے ایک غلطی سرزد ہوئی تو آپ کو حرم کعبہ میں جاکر توبہ کرنے کو کہا گیا پھر وہاں جاکر توبہ قبول ہوئی مگر خواجہ کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آپ کی گناہگار امت کو اس کی ضرورت نہیں وہ اپنے گھر بیٹھے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرسکتے ہیں۔

مَتٰى قُلْتَ اَسَأْتُ اَقُوْلُ غَفَرْتُ (معارج)

تو جب کہے گا میں نے گناہ کیا تو میں فرماؤں گا میں نے معاف کیا

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی



حضرت آدم علیہ السلام کو تمام انسانی قالبوں (بدنوں) کا باپ بنایا اور روز میثاق تمام بدنوں سے عہد لیا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (پ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲)

اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور ان سے عہد لیا

ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام روحوں کا باپ قرار دیا گیا اور تمام صالحین کو آپ کے نور سے ہی پیدا کیا گیا۔

اَنَا مِنَ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّيْ

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں قالب روح پر غالب آ گیا اور دنیا حضرت آدم کے طفیل عالم پاک سے عالم خاک کی طرف آئی۔

اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۸)

تم سب جنت سے اتر آؤ

مگر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روح کو بدن پر فوقیت دی اور یہ خاکی وجود (قالب) ولایت خاک سے ذات پاک تک رسائی حاصل کرنے لگا

دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (پ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۸-۹)

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں ایک نورانی فرشتہ (ابلیس) مردود اور ظلمانی دیو بن گیا۔

اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۴)

اس نے غرور کیا اور کافر ہو گیا

مگر ہمارے آقا علیہ السلام کے زمانہ میں دیو (نفس) بھی نورانی پیکر بن گیا

اَسْلَمَ شَيْطَانِيْ عَلٰى يَدَيَّ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت آتش حکمت کو دیگدان خلقت میں رکھا گیا اور ایک جہان جوش مارنے لگا اور کونین ایک نئے انداز سے ابھرے حضرت آدم خمیر زمین سے تیار کئے گئے اور ابلیس آسمان کی راندۂ درگاہ شخصیت بن گیا اب حضرت آدم کی خاکی طینت تو آسمان پر جا پہنچی

يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (پ ا سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۵)

اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو

لیکن آسمان کی مخلوق کو زمین پر گرا دیا گیا

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (پ ۲۳ سورہ ص آیت نمبر ۷۷)

فرمایا تو جنت سے نکل جا کر تو راندھا (لعنت کیا) گیا ہے

پھر آدم علیہ السلام کی سرشت زمینی تھی بہشت میں ایک امتحان اور آزمائش سے دوچار ہوئے چونکہ خاکی پستی ایک غلطی کی مرتکب ہوئی تو حکم ہوا

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا (پ ا سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۸)

ہم نے فرمایا تم سب جنت سے اتر آؤ

اسی حضرت آدم کے اندر جو روح اور خلاصہ تھا وہ عرش اعلیٰ سے بھی بلندتر ہوتا گیا

سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا

(معارج النبوت جلد اول ص ۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲ اردو)

معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ درست بلکہ عین ایمان ہے کہ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

سب پڑھ لیجئے

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی



## سب نبیوں سے بلند درجہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۳)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا

یعنی

رسولوں میں بعض بعضوں سے — اعلیٰ

ان میں سے کلام کرنے والا ان سے — اعلیٰ

پھر ان میں سے کلام کرنے والے سے میرے آقا — اعلیٰ

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## عیسیٰ علیہ السلام کو بلند فرمایا

ارشاد باری ہے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا (پ ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۵)

## ادریس علیہ السلام کو بلند فرمایا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (پ ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۵۷)

اور ہم نے بلند کیا ان کو بہت اونچے مقام پر

## محبوب علیہ السلام کے ذکر کو بلند فرمایا

اور محبوب علیہ السلام کے ذکر پاک کو بلند فرمایا ارشاد باری ہے کہ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ۳۰ سورۃ الانشراح آیت نمبر۴)

اور ہم نے آپ کیلئے آپ کا ذکر بلند فرمایا

عیسیٰ علیہ لاسلام کی ذات کو بلند فرمایا

ادریس علیہ السلام کی ذات کو بلند فرمایا

مگر محبوب علیہ السلام کی صفات کو بلند فرمایا

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

## حسن یوسف

گرامی حضرات!

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن پاک دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے قرآن کریم میں موجود ہے کہ

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَا لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هُوَّ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (پ ۱۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۳۱)

پس جب انہوں نے (ان عورتوں) نے حسن یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اس کی (عظمت حسن) کی قائل ہوگئیں اور (وارفتگی کے عالم میں) کاٹ بیٹھیں اپنے ہاتھ

## حسن مصطفیٰ

مگر میرے آقا کا حسن دیکھنے والے مردوں نے اپنی گردنیں کٹوادیں اس مقام پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ علیک السلام



حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

یوسف علیہ السلام کو قحط زدہ بھوکوں نے دیکھا تو سیر ہوگئے مگر میرے آقا کو دیکھنے والے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سیر ہوگئے۔

تن مہینے رجی خلقت ویکھ یوسف کنعانی

جہاں محمد عربی ڈٹھا رج گئے دو ہیں جہانیں

حضرت بابا بلھے شاہ قصوری علیہ الرحمت نے کیا خوب فرمایا کہ

دل نبی دے نظارے کولوں رجدا ای نہیں

سوہناں جگ وچہ ایہو جیہا لبھدا ای نہیں

## حضرت حسان بن ثابت کا عقیدہ

یہی عقیدہ صحابی مصطفیٰ ثنا خوان رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے آپ فرماتے ہیں

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

یارسول اللہ علیک السلام آپ سے زیادہ حسین ہرگز کوئی میری آنکھ نے دیکھا نہیں (اور اس پر دلیل یہ ہے کہ) آپ سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

میری آنکھ نے تو آپ سے زیادہ حسین دیکھا نہیں دیکھے کیسے؟

کسی عورت نے ایسا لال جنا نہیں اگر کوئی جنا ہوتو میری آنکھ دیکھے۔

اب سوال ہے کہ کسی عورت نے ایسا حسین جنا کیوں نہیں؟

فرمایا

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا

جس عورت نے جنا تو عیب دار جنا

مگر میرے نبی کی والدہ کی گود میں آیا تو بے عیب آیا تو ایسا کیوں ہوا؟ فرمایا

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا کیونکہ آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق تخلیق کیا گیا تو کب کوئی یہ چاہتا ہے کہ مجھ میں کوئی عیب ہو

لہٰذا اعلیٰ حضرت کا عقیدہ بمطابق عقیدہ صحابی رسول ہے کہ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ



# درود شریف پڑھنے والے

اَلْحَمْدُ لِاَھْلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ لِاَھْلِھَا

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرَ صَلَوٰتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشَرَ خَطِیْئَاتٍ

وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشَرَ دَرَجٰتٍ صَدَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

درود پاک آقا پر جو پڑھتے ہیں عقیدت سے

اسے خود آپ سنتے ہیں بڑے فرط محبت سے

## ایک درود تیس انعامات

نہایت ہی واجب الاحترام بزرگوار! نوجوان ساتھیو! ذی احترام ماؤ اور بہنو! آج کے اس خطبۂ جمعۃ المبارک میں درود شریف پڑھنے والوں پر جو انعامات خداوندی کی

بارش برستی ہے اس کا بیان کیا جائے گا۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس بارش سے مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

گرامی قدر حضرات! آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلٰوۃٍ

جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ

اور اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں

وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ

اور اس کے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ۸۶)

## دس رحمتیں

حضرات محترم! تین انعامات صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے مل گئے۔

۱-دس درجے بلند

۲-دس گناہ معاف

۳-دس رحمتیں اللہ تعالیٰ کی

ذرا توجہ کیجیے اور سوچیے کہ اللہ کریم کی تو ایک رحمت کا ایک چھینٹا ہی ساری کائنات کے سارے گناہ مٹانے کو کافی ہے تو جس کو ایک نہیں دس رحمتیں مل جائیں پھر وہ جنتی کیوں نہ ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (پ۲۴ سورۃ الزمر آیت نمبر ۵۳)

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا



جس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو رحمتیں اسے مل گئیں دس

ایک رحمت والا ناامید نہیں تو دس والا کیسے ہوگا؟

## ایک رحمت کی وسعت

اس کی شان رحمت یہ ہے کہ اس نے خود ارشاد فرمایا

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (پ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۶)

میری رحمت ہر شے سے وسیع ہے۔

ایک رحمت چودہ طبق سے وسیع ہے تو جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو دس رحمتیں ملتی ہیں وہ کتنی وسعت پالے گا کیا کسی کو اس کا اندازہ ہو سکتا ہے؟

## مجسمہ رحمت وجود مصطفیٰ

گرامی حضرات! پھر اس کی رحمت کا مجسم ظہور ذات مصطفویہ ہے فرمایا کہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۸۹)

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر عالمین کیلئے رحمت بنا کر

ثابت ہوا جس شخص نے درود شریف پڑھا تو اس کو رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم مل جائیں گے

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی

مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

درود شریف پڑھ ایک مرتبہ، دس گناہ معاف

درود شریف پڑھ ایک مرتبہ، دس درجے بلند

درود شریف پڑھ ایک مرتبہ، دس رحمتیں ملیں گی

ایک رحمت جسے ملے، وہ ناامید نہیں

ایک رحمت جسے ملے — وہ ہر شے سے زیادہ وسعت کا پانے والا
ایک رحمت جسے ملے — وہ رحمت مجسم علیہ السلام کا پانے والا

شکر خدا محمدی ہم کو بنایا امتی
کس کو ملا یہ مرتبہ صلی علی محمد

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

## تمام گناہوں کی مغفرت

حضرات گرامی! غور فرمائیں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کو کیا اجر و ثواب ملتا ہے ملاحظہ ہو امام صفوری علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"جب بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو ایک ندا دینے والا کہتا ہے تم پر دس مرتبہ اللہ کی رحمت اور درود ہو"۔

جب پہلے آسمان والے فرشتے اس درود کو سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تم پر سو مرتبہ درود ہو۔

جب دوسرے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا درود تم پر دو سو مرتبہ ہو۔

جب تیسرے آسمان والے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تم پر ایک ہزار مرتبہ درود ہو۔

اسی طرح چوتھے آسمان والے دو ہزار مرتبہ' پانچویں والے چار ہزار مرتبہ' چھٹے والے چھ ہزار مرتبہ اور ساتویں آسمان کے ملائکہ سات ہزار مرتبہ درود اس ایک مرتبہ درود پڑھنے والے پر پڑھتے ہیں۔

پھر خداوند اقدس فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس بندے کے درود کا ثواب میرے ذمہ پر رہنے دو جس ادب و احترام محبت و ذوق کے ساتھ اس نے میرے حبیب علیہ السلام پر درود پڑھا ہے اس پر میرے کرم کا تقاضا یہ ہے کہ میں اس کے تمام گناہ معاف



فرمادوں۔"

(نزہت المجالس جلد نمبر ۲ ص ۹۰ بحوالہ جام کوثر ص ۳۹)

سبحان اللہ! منادی دس درود کا ثواب ایک درود پڑھنے والے کیلئے ملنے کی ندا کرتا ہے پھر آسمانی ملائکہ کہتے ہیں کہ

ایک مرتبہ پڑھو درود — دس سے بڑھ کر سو درود کا ثواب
ایک مرتبہ پڑھو درود — دس سے بڑھ کر دو سو مرتبہ کا ثواب
ایک مرتبہ پڑھو درود — دس سے بڑھ کر ایک ہزار مرتبہ کا ثواب
ایک مرتبہ پڑھو درود — دس سے بڑھ کر دو ہزار' تین ہزار' چار' پانچ' چھ سات ہزار کا ثواب

بلکہ اللہ فرماتا ہے کہ گنتی ختم کرو۔

یہ ایک درود پڑھنے والا اس قدر رحمت کا مستحق ہو گیا کہ اس کے تمام گناہ بخش گئے۔

مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

## درود شریف کا لامتناہی ثواب

گرامی حضرات! آقائے دوجہاں نبی رحمت علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

"جب کوئی مسلمان مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اس درود شریف کو حضرت عزرائیل علیہ السلام اللہ کریم کے اذن سے میرے مزار مقدسہ تک پہنچا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی امت میں سے فلاں بن فلاں نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میری طرف سے بھی اسے دس درود پہنچاؤ اور اسے کہہ دو کہ میری شفاعت اس کیلئے حلال ہوگئی ہے۔

پھر وہ فرشتہ آسمان پر جاتا ہے اور عرش مجید پر جا کر عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں بن فلاں نے تیرے حبیب علیہ السلام پر درود بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری طرف سے اسے دس درود پہنچاؤ اور پھر حکم دیتا ہے کہ اس درود خوان کے درود کو اعلیٰ علیین میں مقام دو پھر رب کریم اس درود شریف کے ہر حرف کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے تین سو ساٹھ سر ہوتے ہیں ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہر چہرے میں تین ساٹھ منہ ہر منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں وہ فرشتہ ہر زبان سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کی ان تمام تسبیحات کا ثواب اس درود شریف پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے۔''

(نزہت المجالس جلد دوم ص ۹۰)

## بارگاہِ محبوب میں ذکرِ درود خواں

گرامی حضرات! پہلے تو یہ ہی کیا کم ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا ذکر سرکار علیہ السلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہوتا ہے۔

مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے کہ جو تیری محفل میں ہے

پھر یہ جملہ عشاق کی جان ہے کہ

''میں فرماتا ہوں میری طرف سے اس درود پڑھنے والے کو دس درود پہنچادو''

ہم نے مولانا جامی جیسے عشاق کی زبانی سنا اور پڑھا کہ ''ہم ساری عمر درود وسلام بھیجتے ہیں اس آس پر کہ ایک مرتبہ ادھر سے بھی سلام کا جواب آئے۔''

## جوابِ تلخ می زیبد

حضرت شیخ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے عرض کی کہ حضور میں دیار حبیب میں بارگاہ نبوی کی حاضری کیلئے جارہا ہوں تو آپ نے فرمایا میرا وہاں سلام عرض کرنا اور جو جواب آئے وہ مجھے بتانا۔

جب وہ واپس آیا تو فرمایا کیا تم نے میرا سلام عرض کیا تھا؟



عرض کیا کہ جناب عرض کیا تھا

فرمایا پھر کیا جواب آیا؟

عرض کیا کہ جواب یہ آیا تھا ''اپنے بدعتی پیر کو بھی میرا اسلام کہہ دینا''

شاہ ابو المعالی کو وجد آ گیا

عرض کیا حضور! آپ کو تو بدعتی فرمایا گیا ہے اور آپ وجد فرما رہے ہیں۔

فرمایا

جواب تلخ می زیبد لب ولعل شکر خارا

میٹھے میٹھے لبوں مبارکوں سے جواب تلخ کتنا خوبصورت لگتا ہے؟

## میرا ذکر ہے اس کی محفل میں

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو ایک آدمی نے عرض کیا کہ آج جب آپ کوہ طور پر جائیں تو میرے متعلق بھی پوچھیں کہ میں اللہ کریم کے ہاں کس درجہ کا ہوں۔

جب حضرت کلیم اللہ علیہ السلام واپس ہوئے تو اس آدمی نے پوچھا فرمایئے کہ کیا جواب ملا۔

فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے بارے پوچھا تو اللہ نے فرمایا کہ وہ تو جہنمی ہے۔

وہ آدمی کھڑا ہو کر رقص کرنے لگا

فرمایا تو رقص کرتا ہے حالانکہ تو جہنمی ہے؟

عرض کیا حضور

جہنم ہو کہ جنت جو بھی ہو گا فیصلہ ہو گا

یہ کیا کم ہے کہ ان کا اور میرا سامنا ہو گا

میں جہنمی ہوں یا جنتی...... کیا یہ کم ہے کہ میں اس کے ہاں مذکور ہوں۔ اس کی محفل میں میرا ذکر تو ہو رہا ہے نا

## علم حبیب علیہ السلام

توگرامی حضرات! درود پڑھنے والے کاذکر بارگاہ محبوب میں ہوتا ہے اور نام لے کر ہوتا ہے کہ یارسول اللہ

فلاں کے بیٹے فلاں نے آپ پر درود پڑھا ہے۔

معلوم ہوا کہ عزرائیل علیہ السلام اس درود پڑھنے والے کو اس کے باپ کو جانتے ہیں تو جب نبی کریم علیہ السلام کے غلام ہو کر اس قدر جانتے ہیں تو نبی کریم کس قدر جانتے ہوں گے۔

## محبت والوں کا درود

سرکار علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا

اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ (دلائل الخیرات شریف)

اہل محبت کا درود میں خود سنتا اور ان کو پہچانتا ہوں

یہاں سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ

جو بغیر محبت کے پڑھتے ہیں ان کا درود عزرائیل کے ذریعہ پہنچتا ہے

جو محبت والفت سے پڑھتے ہیں ان کا درود حضور خود سماع فرماتے ہیں

بے محبتوں کا تعارف عزرائیل کرواتے ہیں

محبت والوں کو سرکار خود پہچانتے ہیں

فرمایا درود محبت والوں کا میں سنتا اور ان کو پہچانتا ہوں وتعرض علٰی غیرھم بے محبتوں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

محبت والے کو ڈائریکٹ سنتے اور پہچانتے ہیں اسی لئے اہل محبت ڈائریکٹر پڑھتے ہیں کہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بے محبتوں کا درود ڈائریکٹ نہیں سنتے اسی لئے وہ ڈائریکٹ بھیجتے بھی نہیں



## یہ حضور کا اعزاز واکرام ہے

اگر کوئی کہے کہ جب حضور علیہ السلام خود سنتے ہیں تو فرشتہ کی ڈیوٹی کیوں لگائی ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حبیب پاک علیہ السلام کا اعزاز واکرام ہے جیسے کہ ایک بادشاہ تخت پر بیٹھا ہو تو اس کے درباری اور دربان وغیرہ وہاں موجود ہوتے ہیں جو بھی سائل آئے تو وہ درباری اس بادشاہ کو اطلاع کرتے ہیں تو پھر بادشاہ انہیں اس کی ملاقات کا فرمان جاری کرتا ہے۔

اور اگر کوئی بادشاہ کا مقرب آجائے تو اسے دربانوں سے کہنے کی ضرورت نہیں بادشاہ خود ہی اسے اپنے پاس بلا کر خاص قرب مقام بخش دیتا ہے۔

ایسے ہی یہ فرشتہ دربان دربار مصطفویہ ہے جب کوئی درود پہنچانا ہوتا ہے تو حضور علیہ السلام کے پاس درود پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے مگر جو کوئی حضور علیہ السلام سے محبت رکھنے والا مقرب ہوتا ہے تو اسے یہ دربان بھی نہیں روک سکتا بلکہ نبی کریم علیہ السلام خود اجازت رحمت فرماتے ہیں تو وہ درود ڈائریکٹ اور کبھی اگر کرم ہو جائے تو درود پڑھنے والا بھی دربار رسالت میں بلا لیا جاتا ہے۔

## مقام درود پڑھنے والے کا

حضرات! لیجئے مولوی ذکریا صاحب تبلیغی نصاب اور حافظ ابن قیم جلاء الافہام میں لکھتے ہیں ذرا محبت سے سنیئے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ابن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے عظیم محدث گزرے ہیں ان کے زمانے میں ایک درویش کا نام نامی اسم گرامی حضرت شبلی تھا مولوی ذکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

''علامہ سخاویؒ (رحمۃ اللہ علیہ) ابوبکر بن محمدؒ (رحمۃ اللہ علیہ) سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر ابن مجاہدؒ (رحمتہ اللہ علیہ) کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلیؒ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور کی خدمت میں شبلیؒ حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورہ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیك یا محمد صلی اللہ علیك یا محمد صلی اللہ علیك یا محمد پڑھتا ہے ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہ ہی بتایا ایک اور صاحب سے اسی قسم کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔"

(تبلیغی نصاب فضائل درود شریف ص ۱۱۷ مطبوعہ رائے ونڈ)

اور یہی واقعہ ابن قیم نے جلاء الافہام ص ۱۵۸ مطبوعہ فیصل آباد پر لکھا ہے۔

## ایک اور روایت

مولوی ذکریا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ابو القاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ابوبکر کے شاگردوں میں اس کا چرچہ ہوا انہوں نے استاد سے عرض کیا آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کیلئے آپ کھڑے ہو گئے انہوں نے



فرمایا کہ میں ایسے شخص کیلئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں اس کے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا ابوبکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلی کا یہ اعزاز آپ کے ہاں کس وجہ سے ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الخ اور ۸۰ برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ (تبلیغی نصاب رسالہ فضائل درود شریف ص ۱۱۷۔۱۱۸ مطبوعہ رائے ونڈ)

## مولوی ذکریا اور شرکیہ عقائد

حضرات گرامی! یہ مولانا ذکریا اسی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ

غیر اللہ کی تعظیم کرنا شرک

غیر اللہ کے ہاتھوں پاؤں وغیرہ کو بوسہ دینا شرک

یا محمد یا رسول اللہ کہنا شرک

نبی (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں ملنے والے

نبی کو کوئی علم نہیں وہ تو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں رکھتے

مگر بیان کردہ حکایت میں مولوی ذکریا صاحب نے یہ تمام شرکیہ عقائد بثبوت تحریر کر دیئے کہ

ابوبکر ابن مجاہد رضی اللہ عنہ نے حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کی تعظیم کی اور کھڑے ہو گئے

اور ان کی پیشانی پر بوسہ بھی دیا

یہ بھی تحریر کیا کہ

حضرت شبلی یا محمد ہر نماز کے بعد تین تین مرتبہ کہا کرتے تھے

یہ بھی تسلیم کیا کہ

حضور علیہ السلام زندہ اور اپنی امت کے احوال کو جانتے ہیں

مدعی لاکھ یہ بھاری ہے گواہی تیری

اور ان کی تحریر سے یہ بھی پتہ چلا کہ لوگ عاشقوں کو پاگل سمجھتے ہیں مگر دربار رسالت میں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ جب وہ دربار رسالت میں حاضر ہوں تو خود رسول اللہ علیہ السلام ان کی تعظیم فرماتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

نہ چھیڑ کے چپ کیتے نوں کولوں دی لنگھ جا چپ کر کے

ایناں دیاں وکھریاں رمزاں نیں اہناں دیاں وکھریاں باتاں نیں

## مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے

گرامی حضرات! یہ ہے محبت سے درود پڑھنے والے کا مقام کہ اسے لقاء حبیب علیہ السلام سے شریف کر دیا جاتا ہے بتایئے جسے خود حبیب خدا زیارت کا شرف عطا کریں اسے اور کیا چاہئے۔

فضل رب العلاء اور کیا چاہئے

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے

دامن مصطفیٰ جن کے ہاتھوں میں ہے

ان کو روز جزا اور کیا چاہئے

حضرات محترم میں ایک حدیث پاک آپ کو سنا رہا تھا کہ جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسا فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے



| | |
|---|---|
| تین سو ساٹھ | سر |
| ہر سر کے تین سو ساٹھ | چہرے |
| ہر چہرے کے تین سو ساٹھ | منہ |
| ہر منہ میں تین سو ساٹھ | زبانیں |

تو گویا کہ اس فرشتہ کے تین سو ساٹھ سروں کے 129600 چہرے ہوئے اور 46656000 منہ ہوئے اور 16796160000 زبانیں ہوئیں اور اتنی زبانوں سے وہ ہر وقت اللہ کی تسبیح پڑھتا ہے اور پڑھتا رہے گا جس کا ثواب اس ایک درود شریف پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا تو جو خوش قسمت درود شریف پڑھتا ہی رہتا ہے اس کے نامہ اعمال میں کتنا ثواب درج ہوگا۔

اس لئے فرمایا کہ اس درود پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ جنتی ہو جاتا ہے۔

## درود پڑھنے والا جنتی ہے

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ کَانَ عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَهْلِ النُّوْرِ لَمْ یَکُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ (دلائل الخیرات ص ۳۲)

مجھ پر درود بھیجنے والے کیلئے پل صراط پر ایک نور ہوگا اور جو پل صراط کے نور والوں سے ہوگا وہ اہل نار سے نہ ہوگا۔

تو اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ درود شریف پڑھنے والا جہنمی نہیں ہو سکتا۔

## تا قیامت درود بھیجنے والا فرشتہ

ایک حدیث پاک میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میرے حق میں میری تعظیم کرتے ہوئے درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس قول سے ایک ایسا فرشتہ پیدا کرے گا جس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا بازو مغرب میں ہوتا ہے

اور اس کے پاؤں ساتویں زمین میں ہوتے ہیں جو سب سے نیچے ہے اور اس کی گردن عرش کے نیچے لگی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ عزوجل اسے فرمائے گا میرے بندے پر درود بھیج جس طرح اس نے میرے نبی پر درود بھیجا ہے تو وہ قیامت تک اس بندے پر درود بھیجتا رہے گا۔ (دلائل الخیرات ص ۴۵۔۴۵)

## مبارک ہوا ے درود خواں

مبارک ہو نبی رحمت پر درود پڑھنے والے

| | |
|---|---|
| تو نے درود بھیجا | ایک مرتبہ |
| تجھ پر درود پڑھا جائے گا | قیامت تک |
| تو نے درود بھیجا | ایک مرتبہ |
| تجھ پر درود پڑھا جائے گا | 16796160000 مرتبہ |
| تو نے درود بھیجا | ایک مرتبہ |
| رب تجھ پر درود بھیجے گا | دس مرتبہ |
| تو نے درود بھیجا | ایک مرتبہ |
| تیرا نبی درود بھیجے گا | دس مرتبہ |
| درود پڑھا | تو نے |
| پل صراط پر نور بنایا | خدا نے |
| درود پڑھا | تو نے |
| تمام گناہوں کو معاف فرمایا | خدا نے |
| درود پڑھا | تو نے |
| فرشتوں سے تجھ پر پڑھوایا | خدا نے |
| درود پڑھا | تو نے |
| تجھے جنتی بنایا | خدا نے |



وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ

## درود خوانوں کی مغفرت

صاحب کتاب جام کوثر میرے استاد گرامی کے لخت جگر محقق دوراں علامہ قاری محمد رضاء المصطفیٰ نے ایک ایمان افروز روایت نقل فرمائی وہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں چار مقرب فرشتے حاضر ہوئے ان میں سے جبرائیل (علیہ السلام) نے عرض کیا

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا جو امتی آپ پر روزانہ دس مرتبہ درود پڑھنے والا ہوگا میں اسے پل صراط سے برق خاطف کی طرح گزار دوں گا۔

میکائیل علیہ السلام نے عرض کیا

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ایسا کرے گا (یعنی دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا) میں اسے حوض کوثر سے سیراب کردوں گا۔

اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ اس (دس مرتبہ درود شریف پڑھنے والے) کی مغفرت نہیں فرما دے گا۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس (دس مرتبہ درود پڑھنے والے) کی روح اس طرح قبض کروں گا جس طرح انبیاء کی روحیں قبض کرتا ہوں۔

(جام کوثر ص ۲۳-۲۴)

## خاص انعامات باری تعالیٰ

گرامی سامعین! دس مرتبہ محبت سے میرے آقا علیہ السلام پر درود پڑھنے والا

پلِ صراط سے کوندتی بجلی کی طرح گزر جائے گا

حوضِ کوثر کے جام سے سیراب ہوگا

مغفرت خداوندی پالے گا

اس کی روح بآسانی اس جسدِ فانی سے نکل جائے گی

تو جن لوگوں نے درود شریف پڑھنے میں ہی ساری زندگیاں صرف کر دیں ان کے اجر و ثواب کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کو اللہ کریم سے یہ خاص انعام ملے گا۔

ادھر ان کی روح آسانی سے قبض ہوئی — ادھر وہ جنت میں پہنچے

نہ ان کو پلِ صراط ہی — دیکھنی پڑی

نہ ان کو پیاس نے ہی — تنگ کیا

نہ ان کو حساب و کتاب — دینا پڑا

نہ ان کو میزان پر — جانا پڑا

نہ ان کو گرمی محشر سے — پالا پڑا

وہ درود پڑھ رہے تھے کہ حضرت عزرائیل آگئے اور اپنے اس قول کے مطابق کہ

''میں ان کی ارواح کو اس طرح قبض کروں گا جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواحِ طیبات کو قبض کرتا ہوں۔''

ان درود خوانوں کی ارواح کو قبض کیا

اب وہ قبر سے اٹھے تو — درود پڑھتے ہوئے

محشر میں گئے تو — درود پڑھتے ہوئے



جنت میں پہنچے تو — درود پڑھتے ہوئے

کیونکہ سرکارِ ابد قرار علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد پاک ہے کہ انسان کو جس حال میں موت آئے گی وہ اسی حالت میں اٹھایا جائے گا لہٰذا

درود شریف پڑھتے ہوئے ہی — موت آئی

درود شریف پڑھتے ہوئے ہی — اٹھایا گیا

تو فرمانِ خداوندی ہوگا فرشتو! ذرا میرے بندے کو دیکھو یہ کیا کر رہا ہے؟

ملائکہ کہیں گے اے مولا! یہ تو وہی کر رہا ہے جو ہم کر رہے ہیں

اچھا تو تم کیا کرتے ہو؟

یا باری تعالیٰ ہم تو وہی کرتے ہیں جو تو بھی فرماتا ہے۔

تو اے ملائکہ میں کیا فرماتا ہوں؟

فرشتے گونج گونج کر عرض کریں گے مولا تو بھی پڑھتا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ہم بھی پڑھتے ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اور تیرا یہ بندہ بھی پڑھ رہا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

آوازِ قدرت آئے گی

یہ تو میری ہی پارٹی کا — بندہ ہے

یہ تو ملائکہ ہی کی پارٹی کا — بندہ ہے

یہ تو اس پارٹی کا بندہ ہے جسے میرا حکم ہے کہ تم بھی درود پڑھو۔

فرشتو! یاد کرو کیا یہ میرا ارشاد نہیں ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (علیہ السلام) پر درود پڑھتے ہیں

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۶)

اے ایمان والو درود پڑھو تم اس نبی (علیہ السلام پر جس پر خدا بھی اور ملائکہ بھی درود پڑھتے ہیں) اور سلام پڑھو

تو جب میں بھی — درود پڑھتا ہوں
تم بھی تمام کے تمام — درود پڑھتے ہو
اور یہ بھی آج — درود پڑھ رہا ہے
تو پھر ہوا نہ نوریوں کی پارٹی سے
میں خود — نور
تمہیں بنایا — نور
تو یہ درود پڑھنے والا ہے تو — بشر
مگر پارٹی ہے — نوریوں کی
تو اب جہاں اس کی ہوگی — پارٹی
وہی اس کی ہوگی — منزل
نوریو! — تم بھی ہو جنتی
اور یہ بشر بھی ہے — جنتی
نوریوں نے تو گناہ کیا ہی نہ تھا

اس بشر نے گناہ کئے تھے مگر جب یہ درود پڑھتا تو وہ درود اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے تمام گناہوں کو اس کے پڑھے ہوئے درود شریف نے مٹا دیا اور اور آج یہ جنتی ہو گیا میرے آقا علیہ السلام کا ارشاد اس بات کا مظہر ہے ملاحظہ ہو۔



## گناہوں کا کفارہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ وَزَکَاۃٌ

(القول البدیع ص ۱۰۳ از امام سخاوی علیہ الرحمت)

مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے بدن کی زکوٰۃ (طہارت) ہے۔

تو جب پڑھا — درود پاک
تمام گناہوں کا ہو گیا — کفارہ
جب ادا ہوا کفارہ — تو ہو گئی اللہ کی رحمت
جب اللہ کی رحمت ہوئی — تو ہو گئی درود خوان کی مغفرت
جب ہو گئی مغفرت — تو وہ ہو گیا جنتی

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا
فردوس میں رسول ہمارا نہ جائے گا
جب تک کہ ایک ایک امتی بخشا نہ جائے گا

## حضور شفاعت فرمائیں گے

حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَهَبَ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ عِنْدَ الْاِسْتِغْفَارِ فَمَنِ اسْتَغْفَرَ بِنِیَّةٍ صَادِقَةٍ غُفِرَلَهٗ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَجَحَ مِیْزَانُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

(جواہر البحار جلد نمبر ۴ ص ۱۶۶ // القول البدیع ص ۲۱۳ اردو)

معافی مانگنے کے وقت اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادیتا ہے پس جو شخص سچے دل سے معافی مانگے گا اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جو لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا رہوں گا اس کا پلہ میزان پر بھاری ہوگا اور جو شخص مجھ پر درود پڑھے میں بروز قیامت اس کا شفیع ہوگا۔

گناہگاروں کا روز محشر شفیع خیر الانام ہو گا
دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبی علیہ السلام ہو گا

## بروز محشر حضور علیہ السلام سے مصافحہ

امام سخاوی علیہ الرحمت نے نقل فرمایا کہ نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(القول البدیع ص۳۶۱ از امام سخاوی)

جس شخص نے ایک دن میں پچاس مرتبہ مجھ پر درود پڑھا میں بروز قیامت اس سے مصافحہ فرماؤں گا۔

درود پڑھو    شفاعت ہوگی
درود پڑھو    نبی کریم علیہ السلام سے مصافحہ ہوگا
جس سے نبی کریم مصافحہ فرمائیں وہ یقیناً    جنتی ہی ہوگا

## رحمانی پارٹی اور شیطانی پارٹی

گرامی حضرات! کچھ لوگ درود شریف پڑھنے سے روکتے بھی ہیں دراصل وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب

ہم درود نہ پڑھیں گے    تو ہماری شفاعت نہ ہوگی
ہم درود نہ پڑھیں گے    تو ہماری مغفرت نہ ہوگی



ہم درود نہ پڑھیں گے    تو ہمارے ساتھ سرکار کا مصافحہ نہ ہوگا
ہم درود نہ پڑھیں گے    تو ہم جہنمی ہوجائیں گے

تو ہم اکیلے کیوں رہیں...... اپنی پوری پارٹی بنائیں تا کہ وہاں بھی کچھ رونق ہو......

تو شیطان نے انہیں اپنی پارٹی بڑھانے کیلئے اس طرف لگادیا تو

درود پڑھنے والی ہے    رحمانی پارٹی
منع کرنے والی ہے    شیطانی پارٹی
رحمانی پارٹی    درود پڑھتی ہے کیونکہ    رحمان بھی پڑھتا ہے
شیطانی پارٹی    منع کرتی ہے کیونکہ    شیطان بھی منع کرتا ہے
اب آپ کی مرضی ہے    رحمانی پارٹی بنیں یا    شیطانی پارٹی

اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ